(مؤلف)

(ہومیو) ڈاکٹر محمد یونس

Marfat.com

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے
بادلو ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں، دامنِ کہسار میں میدان میں ہے
بحر میں ہر موج کے آغوش میں طوفان میں ہے

چین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شان رفعنا لک ذکرک دیکھے

(اقبال ؒ)

اُن کے نام سے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

موت ہوتی ہے کہاں جب ہو اُن کے نام سے
یہاں کی جدائی ہوتی ہے وصل کی آگاہی اُن کے نام سے

باقی ہے کسی کا جو کچھ بھی آخر یہاں
رہتا ہے جاوداں تیری اُلفت و محبت کے نام سے

وہ جو حقیقت میں کچھ نہ تھے مگر
رُشد و ہدایت کے ستارے بنے اُن کے نام سے

پھوٹتی ہوئی کونپل میں رنگ دلُواں کے نام سے
گلزارِ ہستی کے سحر و شام اُن کے نام سے

تھا جن راہوں پہ نقشِ پا اُن کا
سلام بول اُٹھے حجر و شجر اُن کے نام سے

کیا وہ فلک وکیا یہ باشندوں کی زمین
کسی کو کیا خبر کیوں سجے ہیں کس کے نام سے

جس سہانی گھڑی اُن کے دامن سے ملی خوشبو
غمِ دوجہاں بھی خوشی بن گیا اُن کے نام سے

اُن کی اِک نگاہِ کرم کا کمال حسن تھا آخر
پھیلی ہر سُو رحمت کی خوشبو اُن کے نام سے

گنبدِ خضریٰ کے دامن میں مقیم ہیں وہ
جو کرتے تھے فدا اپنی جان و مال اُن کے نام سے

(محمد یونس)

نام کتاب : خوشبوئے رحمۃ اللعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ہدیہ : فی سبیل اللہ
پرنٹر: گنج شکر پریس، ریٹیگن روڈ لاہور

Marfat.com

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْهِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرِ

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

نذرِ عقیدت

دستورِ زمانہ کے مطابق مصنّف اپنی تصنیف و تالیف کو اپنے کسی محسن کے نام منسوب کر کے اپنی فرطِ محبّت اور دلی عقیدت کا اظہار کرتا ہے مگر یہ عاصی اور ناچیز انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ بارگاہِ رسالت مآب حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کر کے شفاعت و نجات کا طلب گار ہوتا ہے

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اے کہ تھا نوحؑ کو طوفان میں سہارا تیرا
اور ابراہیمؑ کو آتش میں بھروسا تیرا

اے کہ مشعل تھا ترا عالمِ ظلمت میں وجُود
اور نورِ نگہِ عرش تھا سایہ تیرا

اے کہ پرتو ہے ترے ہاتھ کا مہتاب کا نوُر
چاند بھی چاند بنا پا کے اشارہ تیرا

گرچہ پوشیدہ رہا حُسن ترا پردوں میں
ہے عیاں معنیٔ لولاک سے پایہ تیرا

ناز تھا حضرت مُوسٰی کو یدِ بیضا پر
سو تجلّی کا محل نقشِ کفِ پا تیرا

چشمِ ہستی عفت، دیدۂ اعمٰی ہوتی
دیدہ کُن میں اگر نورُ نہ ہوتا تیرا

(راز بلرام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
صلّی اللہ علیٰ حبیبہٖ وآلہٖ وبارک وسلّم

حرفِ تمنّا

الحمد للہ وکفی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد! ربّ العزت کی حمد وثنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو ربّ العالمین کی حمد وثنا اُس کی مخلوقات نباتات، حیوانات وجمادات غرضیکہ ہر جان دار وبے جان ہمہ وقت کر رہے ہیں۔ اُس وحدہ لاشریک کی تعریف وتوصیف کماحقہ، نامکمل ہے فرمان اللہ جل شانہ ہے کہ تمام درخت قلمیں بن جائیں، سمندر سیاہی بن جائیں، پھر بھی میری حمد وثنا بیان نہیں ہو سکتی۔ تمام کائنات میں اللہ تعالیٰ کے بعد مرتبہ رکھنے والے بعد از بزرگ توئی کے مصداق سیّد الانبیاء کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" تمام دُنیا والوں کے لئے کامل نمونۂ حیات ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وپیروی میں دُنیا وآخرت کی فلاح مضمر ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں میں نے یہ اسلوب اپنایا ہے کہ ربِّ کریم کی وحدانیت حاکمیت، رزاقیت اور اوصافِ جمیلہ کا ذکر کر کے اِنسان کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی فکر کی جائے۔ آخرت کی نجات کا وسیلہ اور ذریعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور پیروی میں ہے۔

ناچیز نہ کوئی عالم ہے اور نہ ہی ادیب اور نہ ہی پاکی داماں کا دعویدار بضاعتی علم اور کم مائیگی عمل کو خوب جانتا ہے لیکن بایں ہمہ اس گلدستہ میں سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت محرک بنی ہے۔ یہ تو بہت ہی حقیر اور پُر تقصیر بندہ ہے جس نے

ان چند اوراق کو نامکمل کیا ہے، یہ خالصتاً اپنے اسی جذبہ اور عقیدت کا اظہار ہے کہ بخشش اور نجاتِ اُخروی کا ذریعہ بن جائے۔

چونکہ میرے لئے درود و سلام سے زیادہ دُنیا و مافیہا میں اور کوئی چیز مرغوب محبوب نہیں ہے اور اسی کو اپنی دُنیا و آخرت کا ماحصل سمجھتا ہوں، حقیقت یہ ہے کہ جنہوں نے بھی حضور علیہ السلام کی اُمت میں درود و سلام کو اپنا وظیفہ اور مشغلِ حیات بنایا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دونوں جہانوں میں کامیاب ہو گئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو درود پاک سے بڑھ کر کوئی وظیفہ محبوب نہیں اور ملائکہ کا ورد بھی ہے۔

میرا یہ شوق حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد لمحہ بہ لمحہ بڑھتا گیا، دل کے ان جذبات نے ذہن میں ایک کتاب کو ترتیب دیا جسے اب نوکِ قلم پر لے آیا اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو اپنے کمال فضل و کرم سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور زندگی کے سیئات کا کفارہ بنائے اور طالبِ دُعا کو اپنی طلبِ محبت اور پیارے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی محبت و چاہت میں رکھے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم پر اپنا رحم فرمائے وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ٥

آخر میں احباب سے عرض ہے کہ کتاب ہذا میں نقائص اور خامیوں کی نشاندہی فرمائیں اور قیمتی مشوروں سے براہِ کرم رہنمائی فرمائیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جائے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ

یہ کتاب ہم مسلمین عامہ کی خدمت میں تحفۃً پیش کر رہے ہیں، خدا کرے کہ یہ کتاب ہم سب کی بھلائی اور نجاتِ اُخروی کا باعث بن جائے۔

جو حضرات اس کتاب کو اللہ کی رضا اور اپنے اعزہ کے ایصالِ ثواب کے لئے چھپوا کر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں، وہ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

وَ آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکپائے رحمۃ للعالمین

احقر محمد یونس
الداعی الخیر
پوسٹ بیگ ۲۵۷۷ جی پی او لاہور
پنجاب پاکستان

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

چلتا ہے ہر چمن میں بہار و خزاں کا دور ؛ لیکن سدا بہار ہے گلزارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَاۤءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ

وَّ آلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط

تمام حمد اُس ذاتِ اقدس کی جو یکتا ہے خالق و مالکِ دوجہاں ہے!

اَمَّا بَعۡدُ!

صلوٰۃ بھیجنے والے اللہ جلّ شانہٗ کی کبریائی کا اظہار

چنانچہ ارشادِ ربّانی ہے: وَعِنۡدَہٗ مَفَاتِحُ الۡغَیۡبِ لَا یَعۡلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ط وَیَعۡلَمُ مَا فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ط وَمَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعۡلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡاَرۡضِ وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ○ (وَاِذَا سَمِعُوۡا پ الانعام ۶ آیت ۵۹)

ترجمہ: اور اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، جن کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اُسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے کوئی پتا نہیں جھڑتا،

مگر وہ اُس کو جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی تر یا خشک ایسا نہیں ہے جو کتاب مبین میں لکھا ہوا نہ ہو

اللہ جل شانہٗ وہ ذات وہستی ہے جو مکمل طور پہ ازل سے ابد تک دائمی تنہا ہے اس قادرِ مطلق کے لامحدود ولامتناہی اوصاف ارض وسما میں موجود ہیں جن کی کوئی حد مقرر ہی نہیں ہے اور وہ اپنے اختیارات میں وحدہٗ لاشریک وصمد ہے وہ لافانی، لاثانی، لاکون ومکاں ہے اُسی کو دوام وبقا ہے۔ وہ قادر ہستی مصور ہستِ عرش وفرش ہے اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (سورہ فاطر ۳۵ آیت نمبر ۴۱) وُہی زمین اور آسمان کو تھامے ہوئے ہے اُس کے اٹل قوانین جاری وساری ہیں وہی معبودِ واحد اور اُسی کے قبضے میں ہر چیز ہے وہ عیاں بھی ہے اور پنہاں بھی ہے وہ یہاں بھی ہے وہ وہاں بھی ہے، درحقیقت وہ ہر جگہ موجود ہے۔ ہر جگہ اُسی کی تسبیح وحمد دائمی ہو رہی ہے۔ اُس حقیقت کا اظہار یُوں بھی کیا جا رہا ہے

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ

(آیت ۴۴ پ ۱۵ بنی اسرائیل)

ساتوں آسمان اور زمین میں اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان ہے اُسی کے واسطے تسبیح کرتے ہیں۔

ہر چیز حمد کے ساتھ تسبیح کر رہی ہے مگر تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھ سکتے) ہر ذرّہ اُس کی شانِ کبریائی کا منہ بولتا ثبوت پیش کر رہا ہے

اور اُس کی عظمت کی شہادت دے رہا ہے۔

اوست در ارض و سماء و لامکاں　　اوست در ہر ذرہ پیدا و نہاں

زمین و آسمان اور لامکاں میں وہی ذاتِ اقدس ہے اور وہی ہر ایک ذرہ میں ظاہر و پوشیدہ ہے

اللہ تعالیٰ کا کرمِ خاص

اِنسان بے چارہ اُس ذاتِ مقدس کی کیا حمد و ثناء کر سکتا ہے ؟ جو بذاتِ خود، عاجز، ناتواں، بے کس اور محتاج ہے۔ اُس کے پاس اپنا کیا ہے ؟ جو اُس ہستی کی حمد میں پیش کر سکے۔ جو اُس کی شانِ شایان ہو، یہ تو صرف اُس کا کرم خاص اور فیضِ عام ہے۔ جو اُس نے صدقہ نبی کریم و نبی مبین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عطا فرمایا ہُوا ہے۔

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خُدائے بخشندہ

آخر اللہ جل شانہٗ کیا ہیں ؟ اُس کی حقیقت خُدائی کیا ہے ؟
اللہ جل شانہٗ اپنی حمد میں اپنی مثل آپ ہیں۔

اللہ جل جلالہٗ اپنے اللہ واحد ہونے کا ثبوت ذاتِ الٰہی خود ہی ہیں۔ کتاب اللہ میں فرمانِ الٰہی ہے :

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ

اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ (اتل ما اوحی پ۲۱ سورہ لقمٰن آیت ۲۷)

اگر یوں ہو کہ زمین میں جتنے ہی درخت ہیں وہ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر کا تمام پانی سیاہی ہو جائے اور اس کے بعد سات سمندر اور سیاہی ہو جائیں تو اللہ جل شانہ کی (باتیں) یعنی صفتیں اور اوصاف ختم نہ ہوں بے شک وہ زبردست اور دانا ہستی ہے۔

دائمی حکمران

اس کارخانہ ارض وسما کے حیرت انگیز اور پیچیدہ نظام کو وہی لاثانی بے مثل ہستی چلا رہی ہے جو علی کل شئی قدیر و کل شئی علیم ہے وہ کلی کنٹرول کا مالک دو جہاں ہے کوئی بھی ارض وسما میں اُسے عاجز نہیں کر سکتا یہ جہان فانی اس کی ہر چیز فانی ہے وہ اپنی پاور میں ہر سُو حکمران اعلیٰ ہے اُس کی حقیقت کو جاننا ذرا مشکل کام ہے۔ وہ ذات اپنی تعریف عظمت و حیثیت میں خود آپ ہی مثل ہیں۔

اللہ جلّ شانہ کی حیثیت وعظمت عرش وفرش پر

حقیقتِ خدائی کتابِ مبین وکتاب اللہ کی روشنی میں: چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ

وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ (پ۳ البقرہ آیت ۲۵۵)

اللہ تعالیٰ وہ معبودِ برحق ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ اُسے نہ اُونگھ اور نہ نیند آتی ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اُسی کا ہے کون ہے کہ جو اُس کی اجازت کے بغیر اُس سے کسی کی سفارش کر سکے، جو کچھ لوگوں کے رُوبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہو چکا ہے اُسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے۔ ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے اُسی قدر معلوم کرا دیتا ہے۔ اُس کی بادشاہی اور علم آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور اُسے اُن کی حفاظت کچھ بھی دُشوار نہیں، وہ بڑا عالی مرتبہ اور جلیل القدر ہے۔

(میزبانِ کائنات)

اِس گلشنِ کائنات کا وُہی باغبان ہے وُہی اِس کی فلک سے آبیاری فرماتا ہے۔ وُہی گلوں میں رنگ و بُو، تازگی و نرم و نازکی فرماتا ہے وہی لامحدود ثمرات اپنی مخلوق کو شب و روز عطا فرماتا ہے، اُسی کا دسترخوان کائنات میں جاری و ساری ہے۔ اُسی کے قبضہ قدرت میں رزق ہے اور وہی ذات رازقِ حقیقی ہے وُہی میزبانِ کائنات ہے، چنانچہ وُہ ذاتِ اقدس خود ہی رزاقیتِ حقیقی کو بیان فرما رہی ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

يَقْدِرُ ۚ بِيَكَانَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ

Marfat.com

تعجب ہے خدا ہی تو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

چنانچہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کہتے ہیں۔

جہد رزق ار کنی و گر نکنی — برساند خدائے عزّ و جلّ

در روی در دہان شیر و پلنگ — نخورندت مگر بروز اجلّ

ترجمہ: روزی کی کوشش خواہ تو کرے یا نہ کرے۔ خدائے بزرگ و برتر تجھے پہنچا دے گا اور اگر تو شیر اور تیندوے کے منہ میں چلا جائے گا موت کے دن بغیر وہ تجھے نہ کھائیں گے۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿شوریٰ آیت ۲۷﴾

اگر اللہ اپنے سب بندوں کو کھلا رزق دے دیتا تو وہ زمین میں سرکشی کا طوفان برپا کر دیتے، مگر وہ ایک حساب سے جتنا چاہتا ہے عطا کرتا ہے یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور اُن پر نگاہ رکھتا ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿شوریٰ آیت نمبر ۱۲﴾

آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اُس کے پاس ہیں جسے چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تُلا دیتا ہے اُسے ہر چیز کا علم ہے۔

ربّ وحدانیت کا عرش فرش پر چیلنج

ربّ العزت ۔ قادرِ مطلق ۔ شہنشاہِ ارض وسما اور علیٰ کُلّ شئیٍ قدیر ہُونے اپنی وحدانیت ۔ معبودیت ۔ تخلیقیت ۔ قادریت ۔ رزاقیت ۔ باقیت ۔ قدوسیت ۔ رحیمیّت ۔ رحمانیت ۔ غفاریت ۔ حاکمیت کا چیلنج اور اعلان ارض وسما میں کیا ہُوا ہے کہ وُہ ازل سے ابد تک ارض وسما کا باختیار حاکمِ کُل ہے ۔ اِن دونوں کی تخلیق اور اِن کی حفاظت بھی میرے قبضۂ قدرت میں ہے ۔ چنانچہ اس اعلان اور چیلنج کو اللہ جل شانہٗ نے کتابِ مُبین اور کتاب اللہ میں ابد سے قیامت تک قائم و دائم اور جاری وساری ہر لمحہ ہر ساعت عرش وفرش پر کیا ہُوا ہے ۔ چُنانچہ اللہ جل جلالہٗ اپنے چیلنج کو خود ارشاد فرماتے ہیں :

اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَمَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ پ ۲۰ النمل آیت ۶۴

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ (النمل آیت ۶۴)

ترجمہ: بھلا کون خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے۔ یہ سب کچھ خُدا کرتا ہے تو کیا خُدا کے ساتھ کوئی معبود بھی ہے؟ ہر گز نہیں آپ فرمادیں کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔

س نوحید تو یہ ہے کہ خُدا حشر میں کہہ دے

یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لئے ہے

(اقبالؒ)

کائنات میں رزق کی فراہمی

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ (پ الانعام آیت ۱۵۱)

اور اپنی اولاد کو افلاس کی بناء پر قتل نہ کرو ہم ہی تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں

مفلسی اور افلاس وغربت کی بناء پر نسلِ انسانی کی افزائش کے خلاف جو بھی بین الاقوامی طور پر جتنے بھی منصوبے بنائے گئے اور بنائے جائیں گے، وہ رب العالمین کی مشیّتِ ایزدی اور شانِ رزاقیت کے خلاف کھلم کھلا جنگ وجدل ہے اس لئے اقتصادی اور معاشی قوانین بنانے سے پہلے یہ بھی سوچا جائے کہ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ (یہ سماعت اور بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں۔ اگر وہ ذاتِ اقدس

تمہیں رزق عطا کر سکتی ہے تو کیا وہ تمہاری اولاد کو رزق نہیں دے سکتی ہے، کیا تم اپنے آپ کو اُن کے رازق سمجھتے ہو۔ کیا وہ تمہارے رزق کی بنا پر زندہ رہتے ہیں، جس کی وجہ سے اپنے رزق کی فکر لاحق ہوتی ہے کہ کہیں افلاس میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اِسی افلاس کے خوف کی وجہ سے قتلِ انسانی کے لیئے مختلف منصوبہ بندیاں عمل میں لائی جاتی ہیں، اُن کا مار ڈالنا بہت بڑا گناہ ہے۔

کیونکہ خوش حالی اور فلاحِ اُخروی کے احکام کی مکمل اطاعت اور تابعداری کے اندر مخفی ہے۔ ذاتِ اللہ کی قوت کاملہ عالم تو یہ ہے کہ وہ جب چاہے آنِ واحد میں اِس جہان کو صاف کر دے۔ اور نئی مخلوق سے اِس جہان کو دوبارہ آباد فرما دے۔ چنانچہ اِس حقیقت کی شہادت اور تصدیق ربِ ذُوالجلال فرما رہے ہیں۔

ارشادِ الٰہی اِن یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ ابراہیم آیت ۱۹

گر وُہ چاہے تم کو لے جائے اور نئی خلق کو آباد کر دے۔

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِیْرًا ۝

۱۵ نساء آیت ۱۳۳ ترجمہ اے لوگو! اگر وہ چاہے تم کو اِس دُنیا سے لے جائے۔ اور لوگ لے آوے اور اللہ تعالیٰ اِس کے اوپر قادر ہے۔

جنہوں نے اِس کے فرمان سے دائمی روگردانی کی اُس نے انکو ہمیشہ

کیلئے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اور اُنکے نام ونشان کو عبرت کیلئے قائم رکھا۔ اُس نے اپنا خاص فضل وکرم اور اپنے ابرِ رحمت کے سائے کو اُن کے لئے دائمی سائبان بنا کر رکھا ہوا ہے۔ جو اِس کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھتے ہیں اور وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ (النساء آیت ۱۴۶)

اللہ تعالیٰ کے دامن کو مضبوط پکڑ کر محبت کی تصویر بنے رہتے ہیں۔

ربّ العالمین تمام مخلوق کا رزق رساں ہے اُس نے مفسوصیتِ رزق کا ایسا منظم منصوبہ بنایا ہوا ہے کہ ہر ایک مخلوق کو صبح وشام اِس کی مقسوم شدہ روزی عطا ہوتی رہتی ہے اس میں کمی و بیشی کا انحصار اور دارومدار اُسی موجد کائنات کی حکمتوں پر مبنی ہے۔ جو تقسیم کار اور انتظام فرما رہا ہے۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ (السجدہ آیت ۵)

وہی آسمان سے زمین تک ہر کام کا انتظام فرماتا ہے۔

اُسی ذات وحدہ لاشریک نے وسیع وعریض سات آسمان و زمین کو چھ دن میں بنایا ہے آسمان جس کی لمبائی۔ چوڑائی اور بلندی وسعت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ زمین جس کی لمبائی چوڑائی کی وسعت کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے ان دونوں کے درمیان فاصلہ ہے اِس کا کسی کو علم نہیں ہے۔ وہی ہواؤں کو چلاتا ہے وہی جہاں جہاں چاہیں۔ جیسا چاہیں جس وقت چاہیں آسمان سے مردہ زمین کی آبیاری فرماتے ہیں۔ زمین سے ہر قسموں کے اناج گوناں گوں

رنگوں اور ذائقوں کے پھل اور نباتات کو پیدا فرماتا ہے۔

انسانی زندگی۔ حیوانی زندگی اور نباتاتی زندگی۔ حشراتی زندگی کا سامان زیست اُسی کی جانب سے عطا ہو رہا ہے۔ جس کی تصدیق خود فرما رہے ہیں۔

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا (مریم آیت ۴۰)

ہم ہی زمین کے اور جو کوئی زمین پر ہے اُن کے وارث ہیں۔

وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ (الحجر آیت ۲۳)

اور تحقیق ہم ہی زندگی اور موت دیتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں۔

نعمت ہائے صدہا عطا کی کس نے
گلستانِ جہاں کو بہار دی کس نے

یہ اُسی ذات کی کارگری ہے اِس میں کسی کو دخل واسطہ نہیں ہے وہی نظام عالم کی تدبیر فرما رہا ہے۔ اور آسمان اور زمین سے رزق کی عطائیگی ہر لمحہ مسلسل جاری و ساری ہے۔ وہی دانہ گندم کو مٹی کی تاریکیوں میں مناسب ہوا پانی اور حرارت دے کر نشو و نما کی قوت عطا فرماتا ہے۔ جس کی شہادت کتاب مبین بیان فرما رہی ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝۶۳ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝۶۴ (الواقعہ آیت)

کیا تم نے غور سے دیکھا جو تم بوتے ہو کیا تم اُسکو اگاتے ہو یا ہم ہی اُسکو اگانے والے ہیں۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

بادل اور ہوا چاند اور سورج آسمان اپنا اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں تاکہ تو روزی حاصل کرے اور غفلت سے نہ کھائے۔ غرضکہ زمین و آسمان میں انسانی اور حیوانی زندگی کی ہزار ہا ضرورتیں مخفی ہیں جو قدرت الٰہی مناسب وقت پر پورا فرماتی رہتی ہے۔ چنانچہ اس کی تصدیق خود ذات اقدس فرما رہی ہے۔

اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ۝
ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝

(پ ۲۷ سورۃ الواقعہ)

کیا تم نے غور سے دیکھا پانی جو تم پیتے ہو کیا تم نے اس کو بادل سے اتارا یا ہم اس کو اتارنے والے ہیں۔۔

وُہی ذاتِ اقدس شمس و قمر اور لیل و نہار کے نظم و نسق فرما رہی ہے، اُسی نے آسمانوں کو ستاروں اور شمس و قمر سے مزین کیا اور بغیر ستونوں کے (بغیر عمدٍ) بنایا ہُوا ہے۔

اُسی علیم و خبیر ہستی نے ہر قسم کے میوہ جات۔ اجناس، نباتات وغیرہ کو پیدا فرمایا ہے۔ جس کی شہادت کتابِ مبین فرما رہی ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝ الحجر آیت ۱۹ اور ہم نے اُگائی اس کے بیچ (زمین میں) ہر ایک چیز وزن والی۔
غرض کہ ربّ العزت نے انسان زندگی کے تمام وسائل کو مہیا فرما

دیا ہے۔ اگرچہ معاشیات کا ایسا بندوبست فرمایا ہوا ہے کہ حیوانات کی خوراک کا بھی نظم و نسق کیا ہوا ہے۔ چنانچہ جس کی صداقت کتاب مبین بیان فرما رہی ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ۝
(الحجر آیت ۲۰)

ذرا انسان اپنی حقیقتِ پیدائش کو دیکھے کہ اُس کی پیدائش سے قبل ہی اُس کی خوراک دودھ کا انتظام (ماں کے سینے میں) اللہ تعالیٰ خود فرما دیتے ہیں۔ اور اسی طرح سانس لینے کے لئے آکسیجن کا لمحہ بہ لمحہ انتظام فرماتا رہتا ہے ورنہ زندگی ناممکن ہے۔ یہ ربّ العالمین نے ہی انتظام و انصرام فرمایا ہوا ہے۔ انسان اس کائنات میں خالی ہاتھ پیدا ہوا ہے اور جب اس دُنیائے فانی سے کُوچ کرتا ہے تو اُس وقت بھی خالی ہاتھ ہوتا ہے اور یہ سازو سامان اِس دُنیا میں ہی رہ جاتا ہے۔ اس کا مالک اور وارث وہی ذات ہے جس کے قبضہ قدرت میں زندگی اور موت ہے۔ تمام انسانی معاملات کو وُہی ذات چلا رہی ہے۔ اِن میں تغیّر و تبدل بھی اُسی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے، یہ تو زمانہ کا نشیب و فراز ہے کہ کبھی خوش حالی اور کبھی فاقہ کشی، کبھی مسرت اور کبھی آہ و فغاں کا دَور دَورہ ہوتا ہے۔ یہ گردشِ ایام چلتے رہتے ہیں، اس لیے تنگی و تنگ دستی میں صبر کا دامن چھوڑ نہیں دینا چاہیے۔ کتاب اللہ گردشِ ایام کی حقیقت کو بیان فرما رہی ہے۔

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ آلِ عمران آیت ۱۴۰

یہ زمانہ کے نشیب و فراز ہیں انہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔

بغیر گمان کے رزق

وہ ذاتِ اقدس تو انسان کو رزق دائمی دے رہی جس کا اُس کو کوئی گمان بھی نہ ہے وَیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِهٖ (پ۲۸ الطلاق ۶۵ آیت نمبر ۳) اور وُہ اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے۔ جہاں سے اُس کو گمان تک نہیں ہوتا اور جو خوش نصیب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو اُس کے لئے وہ کافی ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پُورا کرنے والے ہیں۔

اِن مختلف منصوبوں کو بنانے سے قبل خدا کا خوف سامنے رکھنا چاہیے اسی میں تقویٰ اور پرہیز گاری ہے۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہونا چاہیئے۔ اِس لئے رزق کی کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے جس میں اُس کی خاص مصلحتیں پنہاں ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ کو تو وہی لوگ پسند ہیں جو اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں، جہاں تک ایمان والوں کا تعلق ہے اُن کا تو خاص کر صرف اللہ تعالیٰ پر ہی مکمل بھروسہ ہونا چاہیئے۔ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (پ۴ آلِ عمران آیت ۱۶۰) اور اللہ پر ہی مومنوں کو توکل کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

ایسے مذموم منصوبوں کو نہیں بنانا چاہیئے جن میں نسل کشی ہو کیونکہ اقتصادی بدحالی اس طرح کبھی بھی آج تک کسی قوم کی دُور نہیں ہو سکی بلکہ خدائے واحد کے مقرر کردہ قوانین کے اندر ہی دُوری مخفی و پوشیدہ ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ (سُبحٰنَ الذی پ۱۵ بنی اسرائیل ۱۷، آیت ۳۱)

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو، کیونکہ اُن کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں، کچھ شک نہیں کہ اُن کا قتل سخت گناہ ہے۔

ظہورِ اسلام سے قبل ربع مسکون یعنی دُنیا کو کفر و شرک اور گمراہی کی تاریکیوں نے ڈھانپ لیا تھا کہ نورِ الٰہی کی کوئی کرن کہیں نظر نہ آتی تھی۔ سفاکی، درندگی، دختر کشی، مار دھاڑ، قتل و غارت اور افراتفری کا عالم تھا۔ چوری ڈاکہ شعار تھا۔ کفر و جہالت کا ایسا دَور دَورہ تھا کہ اپنے ہی لختِ جگر کو اپنے اُوپر بوجھ سمجھتے ہُوئے زندہ درگور کر دیتے تھے۔ انسانیت کے ساتھ ظلم کی انتہا ہو چکی تھی۔ اپنوں سے ہمدردی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ رحمتِ الٰہی جوش میں آئی اور نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہانِ عالم کی تاریکیوں کو اُس کی نورانی کرنوں سے دُور کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رُوئے زمین کے لوگوں کو قیامت کے لئے خبردار اور متنبع کر دیا ہے کہ ہم ہی رزاقِ دوجہاں، خالقِ دوجہاں، مالکِ دوجہاں

اور معبودِ دوجہاں ہیں۔ اس لئے غربت، تنگ دستی و افلاس کی بنا پر اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم تم کو بھی اور تمہاری اولاد کو بھی رزق دیتے ہیں قبل از اسلام بُری رسم تھی اُس کو اختیار نہ کرو۔

کائنات کا رزّاق حقیقی

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○ (پ۱۲ سورہ ہود مکی آیت ۶)

اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں، مگر اُس کا رزق اللہ کے ذمّے ہے وہ جہاں رہتا ہے وہ اُسے بھی جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اُسے بھی یہ سب کچھ کتاب روشن میں لکھا ہوا ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (اتل ما اوحی پ۲۱ سورہ العنکبوت مکی آیت ۶۰)

اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے خدا ہی اُن کو دیتا ہے اور تم کو بھی۔ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ (واذا سمعوا سورۃ الانعام ۶ آیت ۱۴)

آپ فرمایئے کیا بغیر اللہ تعالیٰ کے کسی کو اپنا معبود بناؤں وہ اللہ جو

پیدا کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھلایا جاتا۔

خدائی ضابطہ کی پیروی

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے اُس کی صفات کا علم ہونا ضروری ہے تاکہ خدائی ضابطہ کی پیروی کرکے اُس کی خوشنودی حاصل ہو جائے قبل ازیں اللہ جل جلالہٗ کی ربوبیت، وحدانیت، عظمت اور حقانیت کا بیان اس لئے بہت ضروری سمجھا ہے تاکہ اُس کے ربّ العالمین اور قادرِ مطلق ہونے کی حقیقت ہر کس کے عقل و شعور میں سما جائے کہ وہ ایسا غالب اور کارساز ہستی ہے کہ اُس کے فیصلے اور قوانین ٹھوس قطعی اور دائمی ہیں۔ جن میں قیامت تک نہ ہی کوئی تغیّر ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی تبدّل۔ جیسا کہ اس کی تصدیق خود ربّ ذوالجلال فرما رہے ہیں۔

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا ۝ (پ۲۲ فاطر ۳۵ آیت ۴۳)

تو سُنتِ الٰہی میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور سنتِ الٰہی میں کوئی تغیّر پائے گا۔

Marfat.com

مقصدِ حیات

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ مَآ اُرِیْدُ مِنْھُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ (سورہ الذاریات آیت ۵۶، ۵۷)

میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری بندگی کریں۔ میں اُن سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔

لبّ لباب یہ ہے کہ انسان شب و روز رزق کے چکر میں سرگرداں ہے اور اپنا خون پسینہ ایک کرنے پر تلا ہوا ہے اور اُسے یہ حقیقتِ رزق اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور اپنے مقصدِ حیات پر گامزن ہوجائے۔

آج ذرا ہم دل کی گہرائیوں سے غور و فکر کریں اور حقیقت کی آنکھ سے حقیقتِ دُنیا کو دیکھیں کہ حقیقی اور کامیاب زندگی کا انحصار اور دار و مدار اعمال پر نہ کہ مال پر مبنی ہے۔ آج مال و دولت کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے اور شب و روز صرف اسی کو حاصل کرنے پر جد و جہد و کوشش ہو رہی ہے۔ زندگی کے قیمتی لمحات صرف اسی دولت کی محبت میں نثار ہو رہے ہیں اس کا حصول حُبِّ دُنیا کی بناء پر ہے، مگر صرف اس تصوّر پر کہ مال بغیر عیش و عشرت آرام و سکون میسّر نہیں آسکتا ہے۔ جب کہ اعمال کی کوئی پرواہ نہیں ہے اس کی اہمیت دل سے نکل گئی ہے

اعمال صرف حُبِّ آخرت پر مبنی ہیں۔ اللہ جل شانہٗ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ومحبت میں سرانجام پاتے ہیں۔ اعمالِ اُخروی زندگی کا سرمایہ ہیں۔ ان کی وجہ سے ہی راحت وسکون میسّر آئے گا۔ ان کو حاصل کرنے کا سب سے بڑا مرکز خانہ خدا یعنی مسجد ہے جہاں سے شب و روز اذان کی روح پرور اور فلک بوس صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ یہی دارالفلاح ہے۔ مسجد ہی مسلم کی حقیقی تربیت گاہ ہے۔ یہاں سے دین و دُنیا کا سرمایہ حاصل ہوتا ہے اور ایمانی قوت نشوونما پاتی ہے، دِل کی تاریکیاں ختم ہوتی ہیں۔ حقیقت یہی ہے مسجد ہی فلاح کا منبع ہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (یعنی فلاح کی طرف آؤ) کی صدا ہر وقت فلک بوس ہوتی ہے۔ جہاں سے دولتِ دوجہاں دائمی حاصل ہوتی ہے

اسی طرح اگر دیکھا جائے تو ماہِ صیام بھی حقیقت میں اعمال کا سب سے بڑا منبع و سرچشمہ ہے، مگر دُنیا کے پرستار اعمال کی بجائے مال کو ترجیح دیتے ہیں۔ اب یہ حقیقت عیاں ہو گی کہ کامیاب زندگی اعمال پر ہے تو پھر نصرتِ الٰہی اور رضائے الٰہی بھی اِن ہی کی بنا پر نصیب ہوتی ہے اور پھر

اللہ جل شانہٗ بھی محسنین، صدیقین اور صابرین کو اپنا دوست رکھتا ہے اور اُن کی خود رہنمائی فرماتا رہتا ہے۔ جس کی شہادت اللہ خود فرما رہے ہیں۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرہ آیت ۲۵۷)

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے اور اُن کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔

اور جو اہلِ ایمان صرف رضائے الٰہی کی خاطر دینِ الٰہی کی تبلیغ و اشاعت اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور ایسی بے مثال جدوجہد اور کوشش کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ راستے میں حائل چٹانیں بھی اُن جوانمردوں کے قدموں کی دُھول سے پارہ پارہ ہو جاتی ہیں اور آخری سانس تک ثابت قدم رہتے ہیں، تو پھر ربّ ذوالجلال بھی ایسے صالحین کو مصائب اور پریشانیوں سے ہمیشہ بچاتے رہتے ہیں، اور اُن کو اپنی جانب آگے بڑھنے کے راستوں کو بھی روشن و صاف کر دیتے ہیں۔ جس کی گواہی کتاب مبین خود فرما رہی ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ پ۲۱ العنکبوت آیت ۶۹

اور جن لوگوں نے ہمارے راستے میں جدوجہد کی البتہ ہم اُن کو اپنی راہ دکھا دیں گے اور تحقیق اللہ تعالیٰ محسنین کے ساتھ ہے۔

درود پاک
سنّتِ پاک اللہ جلّ شانہٗ وملائکہ ہے

محمدؐ کا ہمسر جہاں میں نہیں ہے ❊ زمیں میں نہیں، آسماں میں نہیں ہے

تمام مخلوقِ ارض وسما اللہ جلّ شانہٗ کی تسبیح وحمد میں ہر لمحہ مشغول ہے اور ربّ ذوالجلال اپنے نبی امیؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود میں محو ہیں۔ اور درود بھیج رہے ہیں، خود درود بھیجنے کے ساتھ ساتھ درود وسلام کے حکم کا اعلان بھی ارض وسما میں فرما رہے ہیں۔ اس درود کا حکم ازل یا درفل ہستی باقی ودائمی کا ہے جو صرف کن فیکون فرماتا ہے۔ درود ربّ ذوالجلال کی سنّت دائمی ہے اور وہ اپنی سنت کی تکمیل چاہتا ہے اس حقیقت کی عکاسی اللہ جل شانہ، خود فرما رہے ہیں، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (سورہ الاحزاب آیت ۵۶)

اللہ جل شانہٗ اور اُس کے ملائکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم بھی اُن پر درود وسلام خوب بھیجو۔

اللہ تبارک تعالیٰ جل شانہ، خالق عرش و فرش ہر دم، ہر ساعت الغرض کہ ہر لمحہ محبِ کائنات محسن ارض و سما نبی آخر الزماں و خاتم النبیین صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم پر دائمی درود بھیج رہے ہیں اور اپنے پیارے نبی اُمّی صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم پر رحمتوں کی شب و روز نہ ختم ہونے والی ابدی و لامتناہی بارش برسا رہے ہیں۔ اِس کے علاوہ اُس ذاتِ واحد جل شانہٗ کے نوری ملائکہ بھی ہمیشہ بعینہٖ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ثناخوانی میں رطب اللسان ہیں۔

اہلِ ایمان کو بھی امر دیا ہے کہ وُہ بھی اللہ جل جلالہٗ اور اُس کے ملائکہ کے اِس مشترکہ عمل متبرک میں شامل رہیں اور ہر دم ہر آن اپنی زندگی کا لمحہ بہ لمحہ ثنائے مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم میں رہیں، بارگاہِ رسالت صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم میں بڑی عاجزی و انکساری اور پختہ یقین کے ساتھ دل و جان سے درود و سلام پیش کریں —— اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت ایمان کی علامت ہے اور اِس میں فلاحِ مومن ہے کثرتِ درود و سلام ہی باطن میں پاکیزگی اور نورِ ایمان پیدا کرتا ہے۔ اور آپ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے رُوحانی تعلق کا سبب بنتا ہے۔

Marfat.com

درود وسلام رموزِ الٰہی کی کلید ہے

درود وسلام رموزِ الٰہی کی کلید ہے۔

درود وسلام سے خدائے ذوالجلال کی متبرک دائمی سنت پر عمل ہوتا ہے جو رضائے الٰہی کا منبع ہے۔

درود وسلام سے اسرارِ ربانی کی راہیں کھلتی ہیں۔

درود وسلام سے اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم اور رحمت عطا ہوتی ہے۔ رُوحانیت کی منزل آسان ہوجاتی ہے۔

درود وسلام کی بدولت تقویٰ اور قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔

درود وسلام دائمی و اُخروی کامیاب زندگی کے حصول کا بہترین وسیلہ ہے

درود وسلام قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں روشنی اور نُور کا منبع ہے۔

یہی وہ نوُر ہے جس سے جہاں میں روشنی آئی
اسی بارانِ رحمت سے گلستاں میں بہار آئی

اطاعت ومحبّت ایمان کی اساس ہیں

حقیقت میں درود وسلام عشق ومحبت کا ایک بے مثل پیمانہ ہے کثرتِ درود وسلام اطاعت ومحبّت کی علامت ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہی ایمان کی اصل اساس ہے۔ آپ کی اطاعت و محبّت سے رُوگردانی اللہ جل شانہ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ تو اس اطاعت و محبت کو قبول کرتا ہے جو اطاعت و محبّت اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہو، کیونکہ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ہی دین کی رُوح اور ایمان کی اصل جان ہیں اللہ جل جلالہ کی محبّت کا یہ قطعی و اٹل فیصلہ ہے اور یہ اللہ شانہ کا اپنا فتویٰ ہے کہ اگر میری محبّت کا تم دم بھرتے ہو تو پھر سنو! تم میرے حبیبِ کبریا صلّی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و اطاعت قبول کرو، آپ کے حکم ہی کی تعمیل میں تمہاری سچی محبّت کی تصدیق ہو گی۔

چنانچہ اس حقیقت کی تصدیق و عکاسی کتاب اللہ کی آیت مقدسہ واضح فرما رہی ہے۔

وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ آیت ۳۵)

اور اُس (اللہ تعالیٰ) تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو اور اُس کی راہ میں کوشش کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

رسول صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حُبّ الٰہی کا دعویٰ کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ میں مخفی حقیقی محبت کو

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاکر سعادتِ عظمیٰ دائمی طور پر حاصل کرلی۔

آئینہ ظاہر و باطن اب یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں و نمایاں ہو جاتے کہ اللہ جل جلالہٗ کے حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُلفت و اطاعت ہمارے ظاہر و باطن میں کس قدر مخلصانہ ہے۔ تاکہ کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش پھر آئندہ باقی نہ رہے۔ اور اپنی حقیقت اور اپنا آئینۂ دل ہی عیاں کر کے رکھ دے۔ اس میں کوتاہی بڑی فضیلت اور سعادت سے محرومی و بدنصیبی ہے۔ اس کا ارض و سما میں کوئی بدل نہ ہے ارض و سما کا کوئی لمحہ بھی درود و سلام کے بغیر نہیں گزرتا۔ یہ ارض و سما کی واحد نعمتِ عظیم اور خوش نصیبیِ دو جہاں ہے۔ جو ہمیشہ سدا بہار ہے۔ اِس پر کوئی قید لاگو نہیں ہوتی۔ (جیسے زوال یا ممنوعہ اوقاتِ نماز) نماز کے علاوہ کسی قسم کی تعداد یا وقت کا کوئی تصور نہیں ہے۔

رازِ ایزدی یا درُود و سَلام کی حقیقت

صلوٰۃ و سلام کی حقیقت کو دیکھیں اور غور و فکر کریں تو رازِ ایزدی عیاں ہوتا ہے کہ قادرِ مطلق اور اُس کے ملائکہ کا دائمی فعلِ متبرک ہے گویا کہ یہ اُن کی سُنّتِ دائمی ہے۔ یہ عمل ارض و سما میں بیک وقت اللہ جل جلالہٗ و ملائکہ اور اہلِ ایمان کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ کی سُنّت

ذاتِ الٰہی ہر قسم کے شک و شبہ سے مبرّا اور پاک ہے۔ اس کی حیثیت ہر لحاظ سے حرفِ آخر کی مانند اٹل ہے۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات و دیگر اعمال صادقہ و صالحہ سنّت اللہ نہیں ہیں۔ بلکہ وہ سنّت حبیب کبریا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

صلوٰۃ اللہ جل شانہ، کی سُنّت اور حکم الٰہی دونوں پر مشتمل ہے۔ اہلِ ایمان بیک وقت سنتِ الٰہی، حکمِ الٰہی، فرمان و اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتے ہیں۔

درود و سلام ایک ایسا عظیم منفرد اور اعلیٰ ترین عمل صالح ہے کہ جس کے وسیلہ سے **بارگاہِ ایزدی سے تعلق** اور بارگاہ رسالت میں قرب نصیب ہوتا ہے۔ اور عبادات میں بھی مقبول ترین امتیازی حیثیت کی عبادت ہے۔

درود و سلام کو ایک اعلیٰ انفرادی مقام حاصل ہے کہ اس سے بارگاہِ ایزدی اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں قلبی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

درود و سلام کو نہایت عاجزی، کامل و پختہ ایمان و یقین کے ساتھ قلب سلیم سے آداب بارگاہِ ایزدی اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کو ملحوظ رکھتے ہوئے پیش عرض کرنا چاہیے۔ دنیاوی آلائشوں سے اپنے ظاہر و باطن کو بھی پاک رکھنا لازمی شرط ہے۔

محبت، صدق دل اور خلوص عقیدت سے پیش کیا ہوا درود و سلام فوراً قبولیت کا باعث بنتا ہے۔ دربار الٰہی میں درود و سلام کو بہت بڑی عظمت حاصل ہے، جس کا ثبوت و شہادت کتاب مبین پیش کر رہی ہے ارشاد الٰہی ہے:۔

اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ ۔ ترجمہ: پاکیزہ کلمات اسی کی جانب و طرف جاتے ہیں وہ اعمال صالح کو بلند کرتا ہے

دیگر اعمال صالح یعنی عبادات نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و صدقات فرائض لازمی پابندیِ اوقات پر اطاعت کے حامل ہیں، جب کہ درود و سلام میں نہ کسی پابندیِ وقت اور نہ ہی کسی تعداد کا تعین ہے بلکہ صرف اور صرف خلوصِ محبت، قلب سلیم، خشوعِ ظاہری و باطنی پر مبنی ہے۔

باب ۲

عظمت و شانِ رسولِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

دربارِ کبریا میں

پیامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیامِ خدا ہے

پیامِ خدا ہے پیامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

ربّ العالمین و ربّ ذوالجلال اپنے حبیب نبی امّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان کو جو اُس نے ارض و سما میں عطا فرمائی ہوئی ہے، چنانچہ اُس عظمت کی حقیقت کی شہادت خود آپ اللہ تعالیٰ جلالہ ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

۱۔ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء آیت)

جس نے رسول کی اطاعت کی دراصل اُس نے خدا کی اطاعت کی۔

۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

(النساء ۴ آیت ۵۹)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو، اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ؐ کی۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ النساء آیت ۶۹

جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ وُہ انبیا، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔

ارض و سما میں اب سب کچھ عیاں اور واضح ہو گیا اور روزِ روشن کی طرح ہر بات صاف نظر آ رہی ہے کہ نبی امّی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت پس اللہ جل شانہٗ کی اطاعت ہے اور اللہ جل شانہٗ کی اطاعت درحقیقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے اسی طرح اللہ جل شانہٗ سے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہی مخفی و پوشیدہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اللہ جل شانہٗ سے محبت ہے۔

قرآن حکیم میں ارض و سما کی ہر پوشیدہ، ظاہر، خشک و تر چھوٹی بڑی چیز کا بیان یعنی تبیاناً لکلّ شیءٍ موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحبِ قرآن ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کچھ مخفی و پوشیدہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارض و سما کے آخری نبی امّی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معلّم اعلیٰ ربِّ ذوالجلال اور حضرت جبریل علیہ السلام پیغام رساں ہیں۔

اس حقیقت کی عکاسی اور تصویر کشی حضرت علامہ اقبالؒ نے یوں فرمائی ہے

وہ دانائے سُبل، ختم الرسل، مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وُہی اوّل، وُہی آخر
وُہی قرآں، وہی فرقاں، وُہی یٰسین، وُہی طٰہٰ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علوم و معارف عطا فرمائے۔ امام بصیریؒ نے قصیدہ بردہ میں یوں بیان کیا ہے۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

دُنیا و آخرت کی بخشش (آپ صلی اللہ علیہ وسلّم) کی وجہ سے معرضِ وجود میں آئیں اور لوح و قلم کا علم آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کے علم کا حصّہ ہے۔

الغرض کہ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلّم) پہ ایمان ہی ربوبیت پر ایمان ہے رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار سچے دل و جان سے کرنا در حقیقت ربوبیت کے واحد لاشریک ہونے کا اقرار مسلّم ہے۔ رسالت (صلّی اللہ علیہ وسلم) سے ہی ربوبیت کی شناخت ہے۔ رسالت ہی مسلمانوں کی رُوح و جان ہے۔ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ربوبیت آشکارا نہیں ہوتی۔

Marfat.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم
دینِ اسلام کی رُوح ہیں

اِس حقیقت سے کوئی بھی رُوئے زمین کا مسلمان انکار نہیں کر سکتا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خلوصِ محبت اور دل وجان کے ساتھ پڑھ لینے سے اللہ جل شانہٗ کے معبود واحد ہونے کا حق تو ادا ہو جاتا ہے مگر جب تک مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی رسالت پر پختہ یقین دل وجان کے ساتھ نہ ہو اور اطاعت و محبت سے زبان اقرار نہ کرے تو منکر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ایسی صورت میں وہ دائرۂ اسلام سے باہر ہے یعنی وہ منکرِ اسلام ہے، اس کا ایمان مکمل نہیں۔

ہر وہ شخص جو قبل ازیں عیسائی ہو۔ کافر ہو۔ جو پورے خلوص و محبت اور دل وجان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر پختہ و مکمل ایمان رکھتا ہے وہ دائرہ میں میں داخل ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر پختہ یقین ہی ایمان کی پختگی کا باعث ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا واضح کھلم کھلا انکار کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

دیکھئے قرآنِ حکیم کے اُن متبرک اوراق کو جن میں یہ متبرک آیات

آج بھی کھلم کھلا ارض وسما میں چیلنج کرتی ہیں اور اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کو سارے جہانوں میں کس قدر شانِ بزرگی کے ساتھ قائم ودائم رکھا ہوا ہے جس کا ثبوت خود ذاتِ الٰہی اللہ جلّ شانہٗ ہیں۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے :۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ج

پس تم نے نہیں قتل کیا اُنہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے قتل کیا انہیں۔ اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں پھینکیں، آپ نے وہ مُشتِ خاک جبکہ آپ نے پھینکی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی" بلکہ صرف آپ کے دستِ مبارک کا اشارہ ہی تھا" جس کی حقیقت وثبوت کی گواہی قرآن حکیم دے رہا ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربّانی ہے۔

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ (آل عمران آیت ۲۳)

اللہ تعالیٰ نے بدر کے میدان میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مدد فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے بدر کے میدان میں اپنے حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلّم کی غیبی نصرت فرمائی کہ مٹھی بھر خاک (کنکریاں) سے دشمنانِ اسلام خوفزدہ ہو کر شکست کھا کر بھاگ گئے۔ تو اُس وقت حضور اقدس حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اس فعل کو اللہ جلّ شانہٗ نے اپنا فعل قرار دیا۔

امام ابو بصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

نَبَذًا بِہٖ تَسبِیحٍ بِبَطنِہِمَا
نَبذَ المُسَبِّحِ مِن اَحشَآءِ مُلتَقِمٖ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے کنکریوں کو اس طرح پھینکا تھا کہ وہ ہاتھوں سے تسبیح پڑھتی ہوئی نکلیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو جب مچھلی کے پیٹ سے باہر پھینکا تو وہ تسبیح پڑھ رہے تھے۔

ایک اور مقام پر اِس شانِ حقیقت کو آشکارا فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ط
یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ط

اے نبی جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ اُن کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو جاں نثاروں کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کی غرض سے مکّہ کو روانہ ہُوئے اور حُدیبیہ کے مقام پر ٹھہرے کفّارِ مکّہ نے کہا کہ ہم عمرہ ادا کرنے نہیں دیں گے۔ اِس بناء پر آپؐ نے حضرت عثمانؓ غنی کو مکہ بھیجا۔ یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمان غنیؓ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایک درخت کے نیچے تشریف لائے اور بیعت کرنے کی دعوت دی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ یہ بیعت اِس بات

پر بھی کہ جب تک ہمارے جسموں میں جان ہے، جب تک بدن میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی ہے میدانِ جنگ میں لڑیں گے اور اہلِ مکہ کو سفیر کشی کی سخت سزا دیں گے

اطاعت و محبت کے محور

جب نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ارض و سما میں اطاعت و محبت کے مرکز و محور ہیں، جب اُن کی اطاعت بعینہٖ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور اُن کی اطاعت و محبت سے رُوگردانی بعینہٖ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے حدیثِ مبارکہ ہے :-

من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ ومن عصانی فقد اعصیٰ اللّٰہ
جس نے میری (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔

ذرا غور فرمائیں اور دیکھیں کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقام کو ارض و سما میں کس کس انداز سے محفوظ و قائم دائم رکھا ہوا ہے۔ یہ حقیقت بھی عظمتِ رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل، لازوال و لاثانی شہادت کا ثبوت ہے۔

ہم تو کیا پتھر بھی قائل ہیں عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

میں نے فاس شہر میں ۱۰۲۶ھ کو ایک سیاہ رنگ کا ہاتھ کی ہتھیلی جتنا پتھر دیکھا۔ اس کی ایک طرف قدرتی طور پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ جب کہ دوسری طرف مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہوا تھا۔

اور کتابت کا رنگ بھی سیاہ تھا، کئی لوگوں نے بطورِ امتحان اس میں سے صرف چند حروف کو مٹانا چاہا، تو وہ اور بھی نمایاں نظر آنے لگا۔ کیونکہ قلم قدرت کے لکھے ہوئے تھے۔ (فضائل نعلین) مفتی محمد خان)

اے خدا کے آخری پیغامبر تجھ پر سلام
سب سے اونچا ہے خدا کے بعد تیرا ہی نام

دیکھئے کیا شانِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ اللہ جل شانہ، قرآنِ حکیم کے جس طرح خود محافظ ہیں تو ذاتِ ربّ ذوالجلال، صاحب قرآن (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات کے بھی محافظ ہیں
ربّ العزت نے اپنے فرمان وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اور اللہ تعالیٰ آپؐ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی کو اپنی نگرانی اور پناہ میں رکھا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا جو ذمہ لیا ہوا تھا اُس کا تاریخی ثبوت آج بھی غارِ ثور شہادت کے طور پر موجود ہے۔

اللہ تبارک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے ساتھ ساتھ غار یار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی حفاظت فرمائی جس طرح قرآن حکیم کی رُوئے زمین پر شب و روز ان گنت تلاوت ہو رہی ہے۔ اسی طرح صاحبِ قرآن (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر بھی گلشن رنگ و بو میں جاری و ساری ہے اور دنیا کے گوشے گوشے میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کی لامتناہی صدائیں قیامت تک کے لئے عرش و فرش میں گونج رہی ہیں اور ربّ ذوالجلال کے اِس فرمان ہیں وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تعمیل ہو رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے بغیر نہ کوئی اذان ہے اور نہ ہی کوئی نماز ہے اور نہ ہی کوئی دُعا قبولیت کے مقام پر پہنچی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتانی جبرئیل علیہ السّلام وقال ان ربك يقول الذى كيف رفعت ذكرك قلتُ اللهُ تعالىٰ اعلم قال اذا ذكرت ذُكرت معى۔ (تفہیم القرآن جلد ۶ ص ۳۸۳ اردو میں)

یعنی حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ربّ کریم پوچھتا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہیں کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذکر کو کس طرح بلند کیا؟
میں (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے جواب دیا اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ

ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے ارفع ذکر کی کیفیت یہ ہے کہ جہاں میرا ذکر کیا جائے، وہاں آپ کا ذکر میرے ساتھ کیا جائیگا۔ علامہ آلوسی لکھتے ہیں :۔

وای رفع مثل ان قرن اسمه علیه الصلوٰۃ والسلام باسمه عز وجل فی کلمتی الشہادۃ وجعل طاعته طاعته و صلّی علیه فی ملائکته وامر المومنین بالصلوٰۃ علیه وخاطبه بالالقاب کیا ایہا المدثر۔ یا ایہا المزمل یا ایہا النبی، یا ایہا الرسول وذکرہ سبحانہٗ فی کتب الاولین واخذ علی الانبیاء علیہم السلام و اُممہم ان یؤمنوا به صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

ترجمہ : اور اس سے بڑھ کر ارفع ذکر کیا ہو سکتا ہے کہ کلمہ شہادت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کا نام لکھ دیا۔ حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ ملائکہ کے ساتھ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا اور مومنوں کو درود پاک پڑھنے کا حکم دیا اور جب بھی خطاب کیا معزز القاب سے مخاطب فرمایا۔ جیسے یا ایہا المدثر۔ یا ایہا المزمل پہلے آسمانی صحیفوں میں بھی آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور اُن کی اُمتوں سے وعدہ لیا کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آئیں گے
(ضیاء القرآن)

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

(احمد رضا خان بریلوی)

آج دُنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے، جہاں روز و شب میں پانچ بار حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کا اعلان نہ ہو رہا ہو اور درود و سلام بھی ہر آن جاری و ساری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر بھی دُنیا کے کونے کونے میں ہو رہا ہے اور قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ ذکرِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دُنیا کی تاریکیوں کو ختم کرے گا۔

قرآنِ حکیم میں جہاں بھی، جس موقع، جس موضوع جس مقام، جس وقت بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بلندی شان ارفع کا بیان ہوا ہے
ان تمام آیات میں ایک بات مشترک ہے، وہ یہ کہ
پہلے اللہ جل شانہٗ کا ذکر ہوا ہے۔ اس کے بعد اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شان بیان فرمائی ہے:
مثلاً سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا
وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ تاکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کمالات کا انکار کوئی نہ کر سکے۔ یہ سب کمالات خود اللہ تعالیٰ نے

عطا فرماتے ہیں۔ جو علیم بھی ہے حکیم بھی ہے اور قدیر بھی ہے، جو کمالات رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کرتا ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور اس کی صفت جود و عطا کا انکار کرتا ہے۔

اطاعت و محبّت و درود و سلام

قرآن حکیم اطاعت و محبت کی حقیقت کی تصویر کشی فرما رہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

ترجمہ۔ جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں دے لے لو اور جس سے منع کریں باز رہو۔ (پ ۲۸) سورہ الحشر ۵۹ آیت

ادا کس سے ہو اُن کی تعریف کا حق
یہ وسعت کسی کے بیان میں نہیں ہے

دُرود و سلام کی برکات و فوائد کی کوئی حد ہی مقرر نہیں ہے اور نہ ہی کوئی آج تک انسانی تاریخ میں کوئی شمار ہو سکا اور نہ ہی قیامت تک ہو سکے گا۔ دُرود و سلام میں ایسی شیرینی و مٹھاس مخفی ہے کہ جس کی لذت اور راز محبت ہی مستفیض ہوتے ہیں ہر کوئی کیا جانے گلشن کی بہار! یہ صرف دولتِ ایمان دل کی لگن سے میسر ہے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ ہے۔

ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربًّا وبالاسلام دینًا وبمحمدٍ رسولًا

وہ شخص ایمان کا لذت شناس ہو گیا جو اس بات پر راضی ہوا کہ اللہ ہی اُس کا رب ہو اسلام ہی اُس کا دین ہوا اور محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی اُس کے رسُول ہوں۔

دُرود و سلام ارض و سما کا لاثانی تحفہ حیات ابدی و جاودانی ہے کہ جس کی بدولت کامرانی و کامیابی چوکھٹ کو بوسہ دیتی ہے ہر نا ممکن ممکن ہو جاتا ہے۔ کوئی کام کسی طریقہ سے نہ ہو اور کوئی سبیل کامیابی کی ابھی نہ ہو۔ درود و سلام کی قوت و طاقت اُس کو ایسا آسانی سے حل کر دیتی ہے جس کا تصور انسانی سوچ و بچار سے باہر ہے غرضیکہ کائنات کا نظم و نسق آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی کے مرہُونِ منت ہے

عرش و فرش پہ درود و سلام اُنکو (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم)

شب و روز اذانوں نمازوں میں نام اُن کا (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم)

رب اللعالمین جلّ شانہٗ نے اپنے حبیب کبریا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو ہمہ قسم کی ازلی و ابدی سعادتوں سے سرفراز کیا ہوا ہے جس کا تصور عقل انسانی کر ہی نہیں سکتی ہے اور نہ ہی انسانی قلم ان حقیقتوں کو ضبطِ تحریر میں لا سکتی ہے۔ اِس حقیقت سے چند آگاہی صرف قلب سلیم میں ہی ہو سکتی ہے۔ رب الکریم کا یہ خاص فیضِ عام ہے کہ اِس نے یہ فضیلت۔ برتری اور اعزاز صرف اپنے حبیب سیدالانبیاءؑ فخرِ دو عالم رحمت اللعالمین حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو

ازل سے ابد تک عطا فرمائی ہوئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی و حیاتِ مقدسہ وحی الٰہی کا سر چشمہ ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی خواہش سے نہیں مگر وہی بولتے ہیں جو اُنکی طرف وحی کیا جاتا ہے۔

اے مسلمان بہن بھائیو! آگاہ ہو جاؤ کہ آپکی کس قدر خوش نصیبی و نیک بختی ہے کہ قادرِ مطلق، مالک کون و مکان جلّ شانہ نے آپ کو اپنے ساتھ اس عظیم کارِ دوجہاں میں شامل کر لیا ہے تاکہ یہ سعادت دوجہاں صرف ملائکہ ہی نہ حاصل کر جائیں۔

گلستانِ دہر میں جلوہ نمائی ہے تیری
باغباں جس پر ہے نازاں وہ گُلِ خنداں ہے تو

ذرا غور فرمائیں۔ دیکھیں یہ فضیلت دوجہاں اِس سے پہلے کسی قوم کو نصیب نہیں ہوئی ہے آج بھی کوئی قوم فخر سے کہہ نہیں سکتی ہے۔ تخلیقِ کائنات سے روزِ قیامت تک یہ شرف۔ عزت و مقام آج تک کسی قوم کو نصیب نہ ہوا ہے۔ اور نہ ہی آئندہ ہوگا۔ یہ صرف مسلمان بہنوں اور بھائیو۔ آپ کو صدقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوا ہے۔ تاجدارِ مدینہ۔ راحتِ قلب و سینہ۔ سیّد الانبیاء۔

ذراعا تقربت الیه باعا وان اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ (متفق علیہ)
میرا بندہ مجھ سے گمان رکھتا ہے ویسا ہی میں اُس کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوں اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے میں بھی اُسے یاد کرتا ہوں اگر مجمع عام میں یاد کرے تو میں اُس سے بہتر مجمع میں اُسے یاد کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اُسکے نزدیک ہو جاتا ہوں اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک ہو تو میں ایک قدم اُس کے قریب ہو جاتا ہوں اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اُس کی طرف جاتا ہوں (بخاری مسلم)۔ بحوالہ ضیاء القرآن جلد اول ۱۰۷

ایک اعرابی نے دریافت کیا' قیامت کب قائم ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے لئے تو نے کیا تیاری کی ہے؟ سائل نے عرض کیا کچھ نہیں' فقط اللہ اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو قیامت میں اُسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرتا ہے' صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بھی اسی کے ساتھ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تم بھی اسی کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے تمام اصحاب میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ (بحوالہ جنت کی کنجی ص ۱۰۱)

لوکان حبک صادقا لاطعتہ۔ ان المحب لمن یحب مطیع
اگر تیری محبت سچی ہوتی تو اپنے محبوب کی اطاعت میں سرگرم ہوتا۔
کیونکہ محب تو ہمیشہ اپنے محبوب کا مطیع ہوا کرتا ہے۔

اطاعت محبّت اور عشق کی حقیقت

قرآن سُنّت کی روشنی میں

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اُن کی جو تم میں صاحبِ امر ہوں۔ پس اگر تمہارے درمیان کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف پھیر دو (پ النسآء آیت ۵۹)

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

(پ النسآء آیت ۶۵)

نہیں اے محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری ذات کی قسم یہ کبھی بھی مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ آپ فیصلہ فرمادیں اُس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ سرِ تسلیم خم کریں۔

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ه

قال الملا سورہ مریم ۱۹ آیت ۹۶

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے

خدائے مہربان اُن کے لئے دلوں میں محبت پیدا فرمادے گا۔

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد گرامی ہے۔

اذا احب الله العبد قال الجبرئیل لقد احببت فلانًا فاحبه فیحبه

جبرئیل ثم ینادی فی اهل السماء ان الله قد احب فلانًا فاحبوه فیحبه

اهل السماء ثم وضع له القبول فی الارض (بخاری ومسلم)

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبّت کرنے لگتا ہے تو جبرئیل کو فرماتا ہے

کہ میں فلاں شخص سے محبّت کرتا ہوں تو بھی اُس سے محبّت کر تو جبرئیل بھی

اس سے محبّت کرنے لگتا ہے پھر آسمان والوں میں یہ اعلان کیا جاتا ہے

کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبّت کرتا ہے تم بھی اُس سے محبّت کرو۔

پس تمام آسمان والے اُس سے محبّت کرنے لگتے ہیں، اُس کے بعد اُسے

زمین میں اُسے مقبولیت عامہ بخشی جاتی ہے۔

لَا یُؤْمِنُ احدکم حتّٰی اکون احبّ الیه من وّالدِهٖ وَوَلَدِهٖ

وَالنَّاسِ اجمعین (بخاری ومسلم)

تم میں کوئی مومن نہ ہوگا، جب تک اُس کے نزدیک اُس کے ماں باپ

Marfat.com

اور اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

شرطِ ایمان ہے کہ اقرارِ رسالت بھی کرو
صرف اقرارِ الوہیت یہاں بے سُود ہے

علمِ حق غیر از شریعت ہیچ نیست
اہلِ سُنّت جز محبت ہیچ نیست

مُسلمان ہونے کی حقیقت عیاں اور واضح طور پہ روزِ روشن کی طرح صاف نظر آرہی ہے کہ مسلمان کی بنیاد ہی اطاعت و محبّتِ خداوندی اور اطاعت و محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی پوشیدہ ہے۔ اطاعت و محبّت خداوندی سے نصرت الٰہی اور اسرارِ الٰہی، رضائے وخوشنودیٔ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

جو طالبِ حق اس معیار پر پہنچ جاتے ہیں تو زبانِ قدرت اور زبانِ خداوندی سے اُن کو سلامتی کا یہ اعجاز حاصل ہو جاتا ہے کہ رضی اللہ عنھم ورضوعنہ (اللہ تعالیٰ اُن سے خوش اور وہ اللہ سے راضی)

الحاصل کہ مومن اپنی زندگی کے کُلّی معاملات کو اور ہر سانس و قدم کو اللہ جل شانہٗ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی محبّت قلبی اطاعتِ حقیقی کا تابع کر لیتا ہے

اور مکمل طور پہ اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع

کرتے ہوئے یعنی صبغت اللہ کی رنگ و بو میں خود کو رنگ لیتا ہے،
گویا کہ اُس نے اپنی حقیقی زندگی کو دائمی طور پر ختم کر کے اللہ جل شانہٗ
اور اُس کے حبیب کبریا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نام پر وقف
کر دیا، پھر نہ ہی یہ جہاں اُس کے لئے اہم اور نہ ہی کوئی چیز رہی ۔

اللہ تعالیٰ مومنین کے جان و مال کا خریدار

چنانچہ حقیقی اور سچی محبت و اطاعت الٰہی رکھنے والے مومنین کے اِس بازار
ہستی میں اللہ جل جلالہٗ کس قدر قدر دان ہیں۔ کہ وہ اُنکو خود خرید رہے ہیں
اور اِس حقیقت کی عکاسی کو آیات بینات یوں بیان فرما رہی ہیں ۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کے جان و مال کو خرید لیا ۔

رب العزت حقیقی مالک و خالق تو پہلے ہی ہے ۔ مگر یہ خاص احسان مومنوں
پر ہے۔ کہ وہ اُن کی جان اور مال کا خریدار بن رہا ہے ۔ اب جان و مال بیچنے
اور فروخت کرنے کے معیار پر تو وہ ہی اُتر سکتے ہیں جو حقیقت میں اِس
مقام پر ہوں۔ مومن تو مکمل طور پہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ فروخت ہو گئے ۔ اور
خریدار ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ اُنکے جان و مال کا مالک و قابض ہو
گیا اور ہر قول و فعل اُنکا حکم اُسکے تابع ہو گیا ۔ اُن کا اپنا ذاتی دخل واسطہ

ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا۔

مومن محبت و اطاعت الٰہی میں دنیا و مافیہا سے بالکل بے نیاز ہو جاتے ہیں انکے دل میں تو صرف اُسی کی اطاعت کی تڑپ باقی رہتی ہے جب مومن نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کے تابع و سپرد کر دیا تو اللہ جل جلالہ نے ہر چیز کو اس کا فرمانبردار بنا دیا اِس حقیقت کی وضاحت فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے ہو رہی ہے۔

مَنْ اَطَاعَ اللّٰہ اطاعہ کل شیءٍ

ترجمہ جو اللہ کا مطیع بن گیا ہر چیز اُسی کی مطیع بن جاتی ہے۔

چنانچہ مومن کی حقیقت کو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان کرتے ہیں

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

جب نگاہِ کرم ہو جاتی ہے تو پھر دامن ہی گلشن جہاں بن جاتا ہے خاک بھی سونا بن جاتی ہے۔ محبت ہی تو ہے جو کسی کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے عزت اور بلندی اسی نسبت سے حاصل ہوتی ہے تو پھر وہ اپنی رحمت بن جاتے برسانے ہیں۔ قلبی حقیقی اور سچی محبت ہی (اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْل ، یُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ)۔

اللہ جل شانہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اطاعت کے معیار پہ پہنچتی ہے۔ محبت بھری اطاعت میں جو سرور

Marfat.com

ولذت مخفی ہے۔ اس کی حقیقت اور قدر و قیمت ارض و سما کیا جانے۔ محبت ہی تو ایمان کی اساس و اصل ہے کیونکہ اطاعت کی حقیقت کو محبت ہی عیاں اور واضح کر کے کھرے اور کھوٹے کے معیار پر کھرا کر دیتی ہے۔ اور ترازو کی طرح حق و باطل کو تول دیتی ہے۔ اگر سچی محبت الٰہی اور رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نہیں تو پھر کسی اطاعت کی کوئی قدر و قیمت، دربارِ الٰہی میں اور بارگاہ رسالت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں نہیں ہے۔

اصحابِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عشق و محبت سے اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کرتے تھے اور وہ حقیقی فدائی تھے اِس حقیقت کو اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق

ذرا غور و فکر سے دیکھیں منافقینِ مدینہ کو وہ اطاعت بھی کرتے تھے مگر مسجد نبوی میں نمازیں بھی باجماعت حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی امامت میں ادا کرتے تھے مگر قلوب منافقت سے لبریز تھے دل محبت و عشق مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے خالی تھے۔ اسی بنا پر شَرُّ الْبَرِیَّۃِ کہلائے اور اصحابِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ بن گئے آپ کی رسالت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شہادت صرف زبان سے دیتے تھے اور کہتے۔

قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ۔

مگر دل کفر کی گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے تھے اور دل مکمل طور پر سچائی سے خالی تھے۔ سچا اور حقیقی مسلمان ہونے کا تقاضا تو یہی ہے عشقِ الٰہی اور عشقِ مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں بال بال ڈوبا ہوا ہو اور ظاہر و باطن سے محبت کی شمع روشن ہو ہر گھڑی و ہر ساعت اتباع میں بسر ہو۔ خواہشِ نفسیاتی کا تصور ہی باقی نہ ہو۔ گویا کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کا مرکز و محور اللہ جلِ شانہ اور رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اطاعت و محبت ہی ہو۔ قلب کی لوح پر محبت الٰہی و اطاعت الٰہی کے ساتھ ساتھ عشق و اطاعت مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ہونا بھی لازمی شرط ہے۔ کیونکہ توحید و رسالت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی مسلمان ہونے کا اوّلین اقرار ہے۔ اطاعت و محبت مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بغیر اطاعت الٰہی بھی مکمل نہیں ہوتی ہے محبت و اطاعت مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے اللہ جلِ شانہ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور بارگاہ ایزدی تک جانے کا ایک ہی واحد ذریعہ ہے۔ اس کے بغیر نہ کوئی رسائی ہے اور نہ ہی کوئی شنوائی ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال فرماتے ہیں

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ تیرے محیط میں حباب

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب
حسن یوسف پر کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پر مردانِ عرب

امام رضا بریلوی

عشق حقیقی

اقبال کس کے عشق کا یہ فیض عام ہے
رومی فنا ہوا حبشی کو دوام ہے

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سچے اور حقیقی عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے انکا بال بال محبت، عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لبریز تھا ارض و سما گواہ ہیں کہ اُمیہ بن خلف سخت دوپہر کے وقت جلتی ہوئی ریت پر لٹا تا سینہ مبارک پر بھاری پتھر رکھتا یہاں تک بھی نوبت آئی کہ گلے میں رسی ڈال کر لڑکوں کے حوالے کیا کہ میرے اس غلام کو جہاں چاہو اور جیسے چاہو خوب گھسیٹتے پھرو۔

سبحان اللہ کیا شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھی کہ زبانِ بلال رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے لب پر صرف خدا جل جلالہ کا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آتا تھا۔ بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمیّہ کو رقم دیکر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد کرا دیا۔

جس دل میں بس گئی محبت رسول کی
کیسے نہ اُس پر آتشِ دوزخ حرام ہو

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک دفعہ ایک یہودی اور منافق مسلمان کا تنازعہ پیش ہوا۔ اس تنازعہ کو یہودی اور منافق مسلمان نے فیصلے کیلئے قبل ازیں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ یہودی کے حق میں صادر فرمایا تھا مگر منافق مسلمان مطمئن نہ ہوا تو وہ اس تنازعے کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس فیصلے کیلئے لے آیا۔ جس پر یہودی نے کہا کہ قبل ازیں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تنازعے کا فیصلہ میرے حق میں صادر فرمایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً اُٹھے اور تلوار پکڑی اور تلوار سے منافق مسلمان کا سر قلم کر دیا اور فرمایا جو اللہ جل شانہ اور اُس کے حبیب

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتا اس پر میرا فیصلہ یہ ہے۔

ہر کہ عشقِ مصطفےٰ ساما نِ اوست

بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست

" جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت خدا سے محبت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق عین اللہ کا عشق ہے۔ اور عاشق وہ ہستی ہے جس پر اللہ تعالیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سلام بھیجتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اللہ کو سب سے زیادہ عاشق ہی پیارا ہے۔ عشق ایک چیز ہی عجیب ہے عاشق کا مقابلہ کون کرے! عاشق عجیب طاقت ہے عاشق آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو جس سے محبت کرتا ہے قیامت کے دن اُس کے ساتھ ہوگا۔

گو تھے اویسؓ دور مگر ہو گئے قریب

ابوجہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

عاشقِ رسول انشاء اللہ بغیر حساب وکتاب کے سب سے اوّل جنت میں جا پہنچے گا۔ دیکھئے عاشقوں کی شان! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یارِ غار تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص خلیفہ تھے۔ حضرت عثمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ داماد تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹے بھائی مگر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خرقہ مبارک صرف عاشق صادق اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرحمت فرمایا اور اس عظیم تحفہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود لے کر اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف یہ تحفہ بھیجا بلکہ اس سے بھی زیادہ انکی عزت کی اور کہلا بھیجا کہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنا کہ امتِ محمدی کی نجات کیلئے دعا کریں۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاشق تھے سبحان اللہ عاشق کی دعا فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ (بحوالہ خزینہ درود شریف)

ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اُس کو ضرور پورا کرے۔

فضائل درود شریف فصل دوم ص۵۷ ۵۸ شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحب

پروفیسر یوسف سلیم چشتی اپنے ایک مضمون اقبال اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لکھتے ہیں۔

مجھے ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۱ء تک اُن کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع بھی ملتا رہا میں اپنے ذاتی مشاہدے کی بنا پر بھی کہہ سکتا ہوں کہ جب کبھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اُنکی زبان پہ آیا تو معاً اُن کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ اقبال عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس قدر ڈوب گئے تھے کہ

جب عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تذکرہ کرتے اُس وقت بھی آبدیدہ ہو جاتے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے ایک دن مرحوم علم الدین شہید "قاتل راجپال" کا ذکر چلا تو علامہ فرطِ عقیدت سے اُٹھ کر بیٹھ گئے آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کہنے لگے۔

اسیں گلاں کر دے رہے
تے ترخاناں دا منڈا بازی لے گیا (بحوالہ اقبال و احمد رضا صفحہ ۹۷،۹۸)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کمال و عظمت ملی تو صرف اور صرف آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق و محبت کی مرہونِ منت ہے

اسلئے ان کے دلوں اور نظر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سچی عقیدت و محبت تھی اور انکے قلب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر ادا پر فدا تھے۔ وہ عشق و محبت کے ایسے لازوال بے مثل پروانے تھے کہ جن کی مثل ارض و سما میں آج تک نہیں ملتی۔

ایمان کی حقیقت تو صرف اور صرف آقائے دو جہاں رحمتہ للعالمین سید الانبیاء و ختم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دل میں سچی عشق و محبت سے وابستہ ہے

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہی دست۔ فاقہ کش۔ غریب۔ مزدور غلام اور بے یار و مددگار تھے مگر اُمیہ کے مظالم اُن پر کچھ اثر نہ دکھا سکے وہ حقیقت

میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیدائی تھے فدائی تھے اُنکے قلب و نظر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ہر ادا سما چکی تھی اُمیہ اُن کے دل و جان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہ چھڑا سکا

علامہ اقبال نے اِس حقیقت حال کو یوں بیان کیا۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا

رُوحِ محمد اُس کے بدن سے نکال دو

جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز افزوں کرے خُدا

جس کو ہو درد کا مزا ناز دوا اُٹھائے کیوں — امام رضا خان بریلوی

کفارِ مکہ و منافقین مدینہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کی زیارت کرتے تھے مگر عشق و محبت کی دولتِ ایمان سے محروم تھے۔ انکے قلب و نظر میں عشق و محبتِ مصطفےٰ پنہاں نہ تھا۔ عبداللہ بن ابی منافق مدینہ اور ابولہب چچا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ عبرت ناک انجام کی شہادت آج بھی تاریخ دے رہی ہے اور کتابِ مبین بھی شہادت دے رہی ہے۔

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (الزمر آیت ٢٦)

اللہ تعالیٰ نے اُن کو دُنیا کی زندگی میں رُسوائی چکھادی اور آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے کاش وہ جانتے ہوتے۔

واہ قربان جاؤں اُن عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے مثل نرالے

عشق پر کہ جن کے قلب تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں سرشار ہیں۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ تابعی تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے بغیر ہی عشق و محبت اُنکے دامن میں بے پناہ مخفی تھی وہ ایسے فدائی ہے جن کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

سلام کے متعلق صیغۂ قرآنی کا بیان

سلام اُس پر آکر کرے روح الامین جس کو

پکارے اے امام اولین و آخرین جس کو

اللہ تعالیٰ کا انبیاء علیہم السلام کو سلام

(۱) سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝

حضرت نوح علیہ السلام پر تمام جہانوں میں سلام ہو

(۲) وَتَرَکْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ ۝

اور ہم نے اُن کی تعریف و توصیف کو "ذکر خیر" کو آنے والی اُمتوں میں باقی قائم رکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو۔

(۳) سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام پر سلام ہو۔

(۴) سَلٰمٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ ۝

حضرت الیاس علیہ السلام پر سلام ہو

(۵) سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

تمام رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفیں رب العالمین کے لئے ہیں۔

حضرت یحییٰ علیہ السّلام پر سلام

وَسَلٰمٌ عَلَیْہِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّاہ

قال الم پ۱۶ مریم آیت ۱۵

اور سلام ہے اُن پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ انتقال کریں گے اور جس دن اُنہیں دوبارہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا۔

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰھِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ط

قَالَ سَلٰمٌ پ۱۲ ہود آیت ۶۹

اور بے شک ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر آئے اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کہا اور آپ (حضرت ابراہیم علیہ السّلام) نے بھی جواباً فرمایا تُم پر بھی سلام ہو۔

اللہ تعالےٰ کا انتخاب

(۶) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط

اے پیارے حبیب فرما دیں کہ تمام تعریفیں اللہ جل شانہٗ کیلئے ہیں۔ اور اُس کے اُن بندوں پر سلام ہو جنہیں اِس نے برگزیدہ (چن لیا) ہے۔

(۷) اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ہ

اللہ تعالیٰ (اپنے فرامین کی ترسیل کیلئے) ملائکہ میں سے بھی پیغام رساں

منتخب کرتا ہے اور انسانوں میں سے بھی کرتا ہے۔

ابنیاء علیہ السلام اللہ جل شانہ کے مقربین بندے ہوتے ہیں کیونکہ انکا انتخاب خود ذات الٰہی نے ارض و سما میں کیا ہوتا ہے۔ اور وہ پاک ہستیاں ارض و سما کے بہترین لوگ ہوتے ہیں جس کی تصدیق کتاب اللہ مبین ان الفاظ میں کر رہی ہے ارشادِ الٰہی ہے۔

وَ اِنَّھُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ ۰ پ ۲۳ ص آیت ۴۷

ترجمہ: اور بے شک وہ ہمارے قریب بہترین چُنے ہوئے لوگ ہیں۔

الغرض مختصراً کروہ نفوس قدسیہ گلشنِ کائنات میں سدا بہار چمکتے اور مہکتے ہوئے پھول ہیں۔

اللہ جل جلالہ کے ملائکہ بھی لاتعداد اور ان گنت ہیں جو اُس کے حکم تابع ہوتے ہوئے اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت جبرئیل۔ حضرت عزرائیل۔ حضرت میکائیل۔ حضرت اسرافیل علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے منتخب ملائکہ ہیں۔

میرے مسلمان (بھائی بہنوں) کا سابقہ انبیاء علیہم السلام پہ کامل یقین کے ساتھ صدقِ دل سے مکمل ایمان لانا ضروری ہوتا ہے۔ اِس لیئے کہ اُن سب کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار و امام ہیں۔

ہر مسلمان جذبہ ایمانی کی بنا پر، ہمہ تن۔ ہمہ وقت نبی آخر الزمان ختم

Marfat.com

الرسل و واحد حبیبِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا فدائی اور شیدائی ہے اور بال بال غلامی مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں گرویدہ ہے۔ مگر جب کسی پر اللہ تعالےٰ اپنی خصوصی رحمت اور اپنے خاص فضل و کرم سے نورِ ہدایت عطا فرماتا ہے تو اُس کو صراطِ مستقیم پر قائم کر دیتا ہے اور اُس کے سینہ کو نورِ اسلام سے منوّر کر دیتا ہے۔ دُنیا میں ایسے لوگوں کا انتخاب کر کے اُنکو برگزیدہ اور پسندیدہ بندوں میں شمار کر لیتا ہے۔

ربّ العالمین جو نورِ ہدایت عطا فرماتے ہیں۔ اُس کی تصدیق کتابِ مبین میں خود ارشاد فرماتے ہیں۔

شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ

اللہ تعالیٰ جس کے سینہ کو اسلام کیلیے کھول دیتا ہے پھر وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی پر چل رہا ہوتا ہے۔

اِس حقیقت کا کتاب اللہ میں ایک اور مقام پر ارشادِ الٰہی ہے۔

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ

جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے تو جس اُس خوش نصیب کو ہدایت دیتا ہے اُس کے سینہ کو اسلام کیلئے کھول دیتا ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے کسی نے دریافت کیا کیف الشرح یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔

اَلْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ لِقَاءِ الْمَوْتِ!

(ضیاء القرآن جلد ا صـ۵۹۹)

انسان آخرت کی طرف مائل ہو جاتا ہے اِس دنیا سے اُس کا دل متنفر ہو جاتا ہے اور موت کے آنے سے پہلے وہ موت کیلئے مکمل تیاری کر لیتا ہے۔
(رُوح)

صراطِ مستقیم تو صرف عشق و محبت کا سفر آخرت ہے جس میں صرف اور صرف خوشنودی و رضائے الٰہی مخفی و پنہاں ہے عشاق نورِ الٰہی اور ضوءِ حق سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ اِس لیئے وہ دنیا و مافیہا کے اُمم سے بے نیاز ہو کر حصُولِ رضاِ الٰہی پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ اُنکی ہر ہر قدم پر راہنمائی کی جاتی ہے اور وہ اپنے راستے کو صاف دیکھتے رہتے ہیں کہ خطرات دنیا در پیش ہو جایئں مصائب کے پہاڑ اُوٹ پڑیں کوئی پرواہ نہیں دُنیا کا دامن چھُوٹتا ہے تو چھوٹ جائے مگر اُن کا دامن (اللہ جل شانہ و محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ چھُوٹے۔
سلام کے مستحق تو پھر وہی لوگ ہوتے ہیں جن کا انتخاب اللہ جل شانہ خود کرتے ہیں اور اپنے خصوصی فضل و رحمت سے نوازتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے اپنے حبیب کبریا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ہم نشینوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دُنیا و آخرت (دونوں جہانوں) میں نوازا ہے۔ اور اُنکے برگزیدہ

ہونے کی سند بھی دونوں جہانوں میں دے دی اور اُن پہ دونوں جہانوں میں سلام بھیجا جس کی تصدیق اور بشارت خود رب العالمین خالقِ و مالکِ کون و مکاں فرما رہے ہیں چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (دنیا میں سلام)

اُس کے اُن بندوں پر سلام ہو جنہیں اُس نے برگزیدہ کیا

فرشتوں کا سلام

پارسا و پاک دامن لوگوں کو سلام

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پ النحل آیت ۳۲

فرشتے جن کی روحیں قبض کرتے ہیں، اِس حال میں کہ وہ پاک ہوتے ہیں، اُن سے کہتے ہیں تم پہ سلام ہو، جنت میں داخل ہو جاؤ اُن نیک عملوں کے بدلے جو تم کیا کرتے تھے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ

جس روز وہ اُن سے ملیں گے اُن کا تحفہ خدا کی طرف سے سلام ہوگا۔ (آخرت میں سلام)

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝

اپنے رب رحیم کی طرف سے اُن کو سلام کہا جائے گا۔

قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

اُنہیں جنت کے محافظ کہیں گے کہ تم پر سلام ہو

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ پ۱۳ ابراہیم آیت نمبر ۲۳

اپنے رب کے حکم سے اُن کی دعائے ملاقات اُنہیں سلام ہو گی۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ پ۱۴ الحجر آیت ۴۶

اُن میں سلامتی و امن سے داخل ہو جاؤ۔

یہ بشارت اللہ تعالیٰ اِس دنیا میں بھی اور آخرت کی دنیا میں بھی اہل ایمان کو دیتے ہیں کیونکہ اہل ایمان ہی اللہ جل شانہ کے مقربون لوگ ہوتے ہیں۔ آخرت کی حقیقت اُس وقت روزِ روشن کی مانند عیاں اور واضح ہو جائے گی جس دن اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو اور مجرموں کو جُدا جُدا کر دیں گے۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ یٰسین

صیغ سلام کا بیان

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ

رَسُوْلُهٗ۔

" ساری عبادات قولیہ اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ اللہ تعالیٰ کیلئے

ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

اور میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے

بندے اور اُس کے رسُول ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ تعالیٰ کے رسُول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم پر۔

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (فضائل درود شریف)

سلام کی بابت احادیث مبارکہ

سلام اُس پر لقب ہے رحمۃ اللعالمین جس کا
خطاب باصفا ہے صادق الوعد امین جس کا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ
اُمَّتِی السَّلَامَ

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عبدالرحمٰن کیا بات ہے میں نے اپنا اندیشہ ظاہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے خوشی نہیں ہو گی کہ اللہ جل شانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اُس پر درود بھیجوں گا اور جو تم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے گا میں اُس پر سلام بھیجوں گا۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں جب مسجد میں داخل ہوتا تو میں کہتا ہوں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ وَمَلَائِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(اردو ترجمہ شفاء شریف جلد ۲ صفحہ ۹۶ قاضی عیاض بن موسیٰ)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں سلیمان بن سحیم سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو سنتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں سمجھتا ہوں اور اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں!

ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغ پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وَعَلَیْکَ السلام کی آواز سنی۔

امام المسلمین ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے روضہ منورہ پر حاضر ہوئے تو آپ نے عرض کیا:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ تو روضہ انور سے جواب آیا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ (تذکرہ اولیاء ص ۲۶۴)

صابرین کی حیات وسلام

سیلابِ حوادث ہوں کہ طوفانِ مصائب
مسلم کو وہ حق سے پھسلتے نہیں دیکھا

رب العالمین اہلِ ایمان کو حیاتِ دنیا میں مشکلات پر قابو پانے اور کامیاب حیاتِ جاوداں کی راہنمائی کیلئے کتابِ مبین میں اس حقیقت کی عکاسی فرما رہے ہیں ارشادِ ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ سیقول پ۲ البقرہ آیت ۱۵۳

ترجمہ: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

مومن کو جب بھی مصائبِ دنیا آپڑتے ہیں اور مشکلات نے چاروں طرف سے گھیر ڈال لیا ہوتا ہے تو پھر وہ صبر کی تلوار سے مصائبِ دنیا کے حملوں کو پسپا کرتا رہتا ہے مصائبِ دنیا کے باوجود رزقِ حلال کا اہتمام کرتا ہے۔ رزقِ حلال سے اپنے دامن کی آب کاری کرتا ہے جن کی بنا پر زہد اور تقویٰ کی پاکیزہ قوت پیدا ہوتی ہے۔ خواہشاتِ دنیا کو ٹھکرا دیتا ہے اور صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے اور مصائب کے پہاڑوں کو الحمد اللہ کی ڈھال کے ذریعے سے دائمی نیست و نابود کر دیتا ہے۔ ربِ کریم کے فرمان پر فوراً دل وجان سے بندگی کیلئے سرِخم

ہو جاتا ہے اور اُس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے لذتِ دُنیا کو چھوڑ دیتا ہے وہ نفس کو صبر کی نکیل ڈال دیتا ہے۔ اور اُس کی بھاگ کو قلب سلیم کے ساتھ باندھ دیتا ہے۔ اپنی زندگی کا ہر لمحہ اُسی کے خوف واطاعت میں بسر کرتا ہے اور تادم حیات اسی پر ثابت قدم رہتا ہے۔ کتاب مبین ایسے پرستاروں کی حقیقت بیان فرما رہی ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ پ۱۳ الرعد آیت ۲۲

ترجمہ: اور جن لوگوں نے اپنے کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے صبر کیا

فرمانِ الٰہی ہے: أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

(سیقول پ۲ البقرہ آیت ۱۵۷)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن پر اُنکے پروردگار کی مہربانیاں اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

رب العالمین اپنے نیک بندوں صالحین صادقین و متقین کے لئے حیاتِ دنیا ایک قید خانہ ہے مگر وہ اس کی آب و ہوا اور ماحول کی آلودگی سے اپنے دامن کو پاک رکھتے ہیں اور اُس کی آرائش و زیبائش کا کچھ اثر بھی اپنے دل و دماغ پر ہونے نہیں دیتے ہیں۔ وہ تو صرف حقیقت میں ایسے نایاب گوہر ہوتے ہیں جن کی قدر و قیمت اس دُنیا کے بازار میں کسی بھی جوہری کے پاس نہیں ہے اُن انمول گوہر کی قدر اُس جوہری کے پاس ہے جو ایمان کے بازار میں ہے جو خود حفاظت کر رہے ہیں اور اس حقیقت کی بشارت خود فرما

فرمارہے ہیں۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ (یعتذرون پ ۱۱ یونس ۱)

سُن لو جو خدا کے دوست ہیں انکو نہ کچھ خوف ہوگا۔ اور نہ ہی کوئی غم یعنی وہ جو ایمان لائے گا اور پرہیزگار رہے اُن کیلئے دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی بشارت ہے خُدا کی باتیں تبدیل نہیں ہوتیں

مومن مصائب دنیا سے گھبراتے نہیں انکی نگاہ میں ان کی کوئی وقعت نہیں ہوتی ہے وہ انکے ہوتے ہوئے بھی رب حقیقی کی بندگی پر کاربند رہتے ہیں۔ رب ذوالجلال بھی اپنے ان پرستاروں کو بھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتے بلکہ حیات دُنیا میں انکی خود نصرت اور مدد فرماتے ہیں اور خود اپنے پرستاروں کی دل جوئی فرماتے ہیں اس حقیقت کی عکاسی خود فرماتے ہیں چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے۔ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
(سیقول پ ۲ البقرۃ آیت ۱۸۶)

بے شک میں قریب ہوں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دُعا مانگتا ہے۔

یہ تو اس دنیا کی زندگی میں اُنکی یہ حالت ہے کہ رب اللعالمیں ہر وقت اُنکے ساتھ ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے فدائیوں کو آخرت کی

Marfat.com

زندگی میں رب العالمین کے فرشتوں کی جانب سے سلام، محبت اور خوش آمدید کہا جائے گا۔ حقیقت کی شہادت رب ذوالجلال کتاب مبین اللہ میں خود فرمارہے ہیں۔ سَلٰمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ پ ۱۳ الرعد ۱۳ آیت ۲۴

تم پر سلام ہو کر تم نے دنیا میں صبر کیا یہ آخرت کا گھر پس کیا عمدہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ غزوہ اُحد کے بعد ہر سال کی ابتدا میں شہداء اُحد کے مزارات پر تشریف لے جاتے اور جب اس وادی کے دہانے پر پہنچتے تو فرماتے السلام علیکم۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۲۴

اے پیکران صبر و وفا اس صبر کے بدلے جس کا مظاہرہ تم نے اُحد کے میدان میں کیا تم پر اللہ تعالیٰ کے سلام ہوں کتنا اچھا بدلہ ہے جو تمہیں عطا فرمایا گیا ثم کان ابوبکر بعد النبی یفعلہ وکان عمر بعد ابی بکر یفعلہ وکان عثمان بعد عمر یفعلہ (قرطبی) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال جایا کرتے ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُنکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جایا کرتے۔ اولیاء کرام کے اعراس اور مزارات پر حاضری کی یہ روشن دلیل ہے۔

ضیاء القرآن پ ۱۳ الرعد ۱۳ آیت ۲۴ کی شرح ص ۴۸۸ جلد دوم

کامیاب زندگی کا راز ان دونوں صبر و نماز کے اندر ہی مخفی ہے کیونکہ ان کے دامن سے ہی سلامتی ہے کیونکہ جب صبر کا دامن چھوٹ جاتا ہے تو پھر انسان حرص و ہوا کے طوفان میں بہہ جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ گویا کہ صبر ہی اس خاکی کو کندن بناتا ہے۔ جس طرح کٹھالی ہی سونے کی آلائشوں کو دور کر کے صاف ستھرا بناتی ہے نفسانی خواہشات کا غلبہ کوئی اثر نہیں دکھاتا اس لئے کہ اس کے سامنے خدا کی رضا اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اطاعت پنہاں ہوتی ہے۔ ہر قسم کی مشکلات و مصائب کو خوشی سے قبول کرتا ہے۔ صبر انبیاء علیہم السلام کی بھی دائمی سنت ہے جس کی شہادت کتاب مبین بیان فرما رہی ہے۔

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ پ ۲۶ الاحقاف آیت ۳۵

ترجمہ: پس صبر کریں جیسا کہ اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا۔

عباد الرحمٰن کا جاہلوں کو سلام

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝

پ ۱۹ الفرقان ۲۵ آیت ۶۳

ترجمہ: رحمان کے اصل بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم اور آہستہ چال چلتے

Marfat.com

ہیں اور جاہل اُنکے منہ آئیں تو کہتے ہیں کہ تم کو سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص بندوں کو زندگی بسر کرنے کا کتنا پیارا اور بے نظیر اصول عطا فرمایا ہے کہ اُس کے حقیقی بندے نہ تو کبھی جاہلانہ گفتگو کرتے ہیں اور نہ ہی وہ جاہلوں سے ایسی جاہلانہ بات سنتے ہیں۔ جب اُن سے جاہل ناشائستہ و ناگفتہ باتیں کہہ دیتے ہیں تو وہ خاموش ہو جاتے ہیں اور معقول جواب ہی دیتے ہیں ان سے اجتناب اور کنارہ کشی کر لیتے ہیں اور صرف ان کو کہتے ہیں کہ تمہارا بھلا ہو تم کو سلام ہو تم جس حال میں مست ہو خوش رہو۔

وہ حقیقت میں جاہل۔ بداخلاق فتنہ پرداز لوگوں کو دائمی طور پر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اُنکی فضول گفتگو میں پڑنا سوائے حماقت کے کچھ حاصل نہیں ہے اُن سے اجتناب میں ہی فلاح دارین ہے۔ کتاب مبین بھی اہل ایمان کی اِس حقیقی صداقت کی گواہی دے رہی ہے۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ پ۲۰ القصص آیت ۵۵

تم کو سلام ہم جاہلوں کے خواستگار نہیں ہیں۔

Marfat.com

درود و سلام کا اسلام میں مقام

۱۔ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صلوٰۃ لم تنزل الملآئکۃ تصلی علیہ ما صلی عَلَیَّ

(احمد وابن ماجہ بحوالہ تفہیم القرآن جلد ۴ صفحہ ۱۲۷)

جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، ملائکہ اُس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک وُہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے

عَنْ ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صلوٰۃً وَّاحِدَۃً صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیہِ عشرًا ہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پہ ایک دفعہ درود پڑھے گا۔ اللہ جل شانہٗ اُس پر دس دفعہ صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔

۴۔ اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی الصلوۃ (ترمذی)
قیامت کے روز میرے ساتھ رہنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے گا۔ (ترمذی و ابن حبان) آب کوثر
فضائل درود شریف فصل اول ص۱۷ شیخ الحدیث مولانا ذکریا صاحب
البخیل الذی ذکرت عندہ فلم یصل علیَّ
بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (نسائی، بخاری بحوالہ فضائل درود شریف فصل سوم ص۴۰)

۵۔ عَنْ اَبِیْ ھریرۃ عَنِ النّبِی صلی اللہ علیہ وسلّم قَالَ ما جَلَسَ قَوْمٌ مجلسًا لَمْ یذکروا اللہ تعالیٰ فیہِ وَلَمْ یُصَلُّوا علیٰ نَبِیِّھِمْ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم اِلَّا کَانَ عَلَیْھِم مِنَ اللّٰہِ تِرَۃً یوم القیامۃِ فَاِنْ شَآءَ عذّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَھُمْ (ابوداؤد احمد فضائل درود)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرماتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اُس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اُس کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہ ہو تو یہ مجلس اُن پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی پھر اللہ کو اختیار ہے کہ اُن کو معاف کر دے یا عذاب دے۔

۶۔ عَنْ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم لَا یَرٰی وَجْہِیْ ثَلَاثَۃٌ اَلنَّفْسُ الْعَاقُ لِوَالِدَیْہِ وَتَارِکُ سُنَّتِیْ وَمَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِذَا ذُکِرْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ۔

(القول البدیع بحوالہ آب کوثر مفتی علامہ الحاج محمد امین صاحب)

ام المومنین حبیبۃ حبیب ربّ العالمین الصّدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

۱۔ اپنے والدین کا نافرمان۔

۲۔ میری سنت کا تارک۔

۳۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِیَ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی قَالَ آمِیْن ثُمَّ رَقِیَ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ آمِین۔ ثُمَّ رَقِیَ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ آمِین فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ آمِیْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ لَمَّا رَقِیْتُ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ (علیہ السّلام) فَقَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ رَمَضَانَ فَانْسَلَخَ مِنْہُ وَلَمْ یُغْفَرْ لَہٗ فَقُلْتُ آمِین۔ ثُمَّ قَالَ شَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ آمِین۔ ثُمَّ عَبْدٌ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ فَقُلْتُ آمِین (تفسیر مظہری علامہ قاضی محمد ثناء اللہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم منبر پہ جلوہ افروز ہوئے، پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے، تو فرمایا آمین۔ یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں نے پہلی سیڑھی پہ قدم رکھا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا، بدبخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک کو پایا، پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا میں نے کہا، آمین!

دوسرا وہ بدبخت شخص ہوا جس نے اپنی زندگی میں جس کے پاس، آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ذکر پاک ہوا اور اُس نے آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر درود پاک نہ پڑھا تو میں نے کہا آمین!

تیسرا وہ بدبخت شخص جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور اُنہوں نے (خدمت کے سبب) اُسے جنّت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ اُن کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہ کر سکا۔

اس حدیث پاک میں ماں باپ کی خدمت کی تصدیق قرآن پاک کی آیت مقدسہ سے بھی ہو رہی ہے، چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ

الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا
پ ۱۵ بنی اسرائیل آیت ۲۳-۲۴)

اور ماں باپ کے ساتھ احسان کر، اگر ان دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، پس اُن کو اُف تک نہ کہو، اور اُن کو مت ڈانٹو اور اُن کے سامنے ادب اور تعظیم سے بات کرو، اور اُن کے سامنے مہربانی اور عاجزی سے بازو پھیلا اور کہہ کہ اے پروردگار میرے رحم کر اُن دونوں پر، جیسا کہ اُن دونوں نے مجھے چھوٹے کو پالا۔

۸۔ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ. فَقُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ (ترمذی، بحوالہ تفسیر مظہری ص ۴۲۵)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے دربارِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہتا ہوں۔ تو اس کی مقدار کتنی مقرر کروں۔ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جتنا تیرا جی چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کیا، چوتھا حصہ۔ تو فرمایا، جتنا تیرا جی چاہے پڑھ، اگر اس سے زیادہ کرلے تو تیرے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا، نصف حصہ تو فرمایا جتنا تیرا جی چاہے پڑھ، اگر اس سے بھی زیادہ کرلے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا، دو تہائی تو فرمایا، جتنا تیرا جی چاہے پڑھ، اگر اس سے بھی زیادہ کرلے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود پاک کے لئے مقرر کرتا ہوں، حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

۹۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ، قَالَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی نماز سے فارغ ہوئے دُعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ کے ساتھ شروع کی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر ارشاد فرمایا: اے نمازی تونے جلدبازی کی ہے جب تو نماز پڑھے تو اوّل اللہ جل شانہٗ کی حمد و ثنا کر جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے اور پھر مجھ پر درود شریف پڑھ پھر دُعا مانگ۔

حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں، پھر ایک اور صاحب آئے، انہوں نے اوّل اللہ جل شانہٗ کی حمد و ثنا کی اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن صاحب سے فرمایا، اے نمازی اب دُعا کر کہ تیری دُعا قبول ہو جائے گی۔

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دُعائیں ساری کی ساری رُکی رہتی ہیں یہاں تک کہ اُس کی ابتدا اللہ کی تعریف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک سے نہ ہو۔ اگر ان دونوں کے بعد دُعا کرے گا تو اُس کی دُعا قبول کی جائے گی

(درِ منثور)

۱۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دُعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی، جب تک تو حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام اسلام میں

قَالَ النبی صَلَّی اللہُ علیہ وَسَلَّمَ لو کان بعدی نبی لکان عمر بن خطاب

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ (تفہیم القرآن جلد ۴ صفحہ ۱۲۳ شرح سورہ احزاب)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کوئی دُعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو، یہاں تک کہ حضور اقدس علیہ وسلم پر درود بھیجے پس جب وُہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وُہ دُعا محلِ اجابت میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ لوٹا دی جاتی ہے۔

زاد السعید میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جو مجھ پہ درود کی کثرت کرے

گا، وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ (جل جلالہٗ) کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ جس دن اُس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔ دوسرا وہ شخص جو میری سنت کو زندہ کرے۔ تیسرے وہ جو میرے اُوپر کثرت سے دُرود بھیجے۔

ایک اور حدیث میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ کے واسطے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزیّن کیا کرو۔ اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نُور ہے۔ علامہ سخاوی نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو مرتبہ ہے اور حضرت گنگوہی قدس سرہ بھی اپنے متوسلین کو تین سو مرتبہ ہی بتایا کرتے تھے۔

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اسی طرح قرآن شریف کے اشارہ

سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منہا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں، چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسزا استہزاء، یہ دس کلمات ارشاد فرمائے ہیں:

حلاف، مہین، ہماز، مشاء بنمیم، مناع للخیر، معتد، اثیم، عتل، زنیم، مکذب للآیات

فقط یہ الفاظ جو حضرت تھانوی نے تحریر فرمائے یہ سب کے سب انتیسویں پارے میں سورہ نون میں وارد ہوئے ہیں۔
حدیث پاک کی صداقت قرآن پاک سے ہو رہی ہے ارشاد الٰہی ہے:

بدلالت قولہ تعالیٰ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ
وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّہِیْنٍ ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا نہ ہو، بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کام سے روکنے والا ہو، حد سے گذرنے والا ہو، گناہوں کا کرنے والا ہو، سخت مزاج ہو، اس کے علاوہ حرام زادہ ہو۔ اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو، جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی

Marfat.com

جاتی ہیں، تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں، جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں ایسے ہی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پاک کو اپنے درود پاک کے ساتھ شریک فرمایا۔ پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ ایسے ہی درود پاک کے بارے میں ارشاد فرمایا، جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اُس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام زین العابدینؒ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود بھیجنا اہل سُنّت ہونے کی علامت ہے۔ (یعنی سنی ہونے کی)

چُونکہ قرآن پاک کی آیت بالا میں درود شریف کا حکم ہے اس لئے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے۔

اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ لِاَنَّ اَوَّلَ مَا تُسْئَلُوْنَ فِی الْقَبْرِ عَنِّیْ

صَلّی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مُجھ پر کثرت سے درُود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ قبر میں ابتداً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائیگا،

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئٰتٍ وَرُفِعَتْ عَشْرُ دَرَجٰتٍ ۝

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اُس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اُس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (بحوالہ مشکوٰۃ، دلائل الخیرات ص۶ تفسیر مظہری ص۱۴۲ آیۂ کوثر ص۳۲۵)

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا (افضال درود شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر گزرتے وقت نُور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسّی دفعہ مجھ پر درود بھیجے گا۔ اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُہٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے اُس کو خود سنتا ہوں اور جو دُور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ

Marfat.com

مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ (فضائل درود مولینا محمد زکریا)

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِي بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ، نے ایک فرشتہ میری قبر پاک پر مقرر کر رکھا ہے، جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود پاک بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پاک پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود پاک بھیجا ہے۔

عن الحسن عنہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِي (بحوالہ فضائل درود شریف علامہ نور محمد قادری)

امام حسن رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم جہاں کہیں ہو مجھ پر صلوٰۃ وسلام بھیجو کیونکہ تمہارا درود پاک پڑھا ہوا مجھ کو پہنچتا ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ اِلَّا بَلَّغَہٗ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّتِ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا جو فرد آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے وہ آپ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ (رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْہُوْدٌ تَشْہَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ (ابن ماجہ فضائل درود شریف مولانا ذکریا)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود پاک بھیجتا ہے تو وہ درود پاک اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے انتقال کے بعد بھی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی اللہ جل شانہ، نے زمین پر یہ بات حرام

کر دی ہے کہ وہ انبیاء (علیہم السّلام) کے بدنوں کو کھائے، پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اُسے رزق دیا جاتا ہے۔

حضرات انبیاء (علیہم السّلام) اپنے ربّ کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، پھر اس میں کیا حرج ہے کہ موسم حج میں حضرات انبیاء بھی اس روحانی زندگی کے ساتھ شریک ہوتے ہوں، خود اُن ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے موقعہ پر اس حال میں بھی پایا کہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔
(ترجمان القرآن سید ابوالاعلیٰ مودودی از سید مناظر حسین گیلانی عنوان سفر شوق راہ انبیاء)

عُلّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بدنِ اطہر کو زمین کھا نہیں سکتی اور اس پر اجماع ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی حدیث اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ کہ انبیا (علیہم السّلام) اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ (فضائل درود شریف فصل اوّل شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب)

امام مسلم رحؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ہی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا، تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے انبیا علیہم السلام کے اجسام کو زمین پر حرام کردیا۔ پس کوئی فرق نہیں ہے اُن کے لئے دونوں حالتوں میں زندگی اور موت میں اور اس حدیث پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ رُوح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہونا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات ہوسکتی ہے اور ظاہر ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے۔ اس لئے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوتے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ (فضائل درود شریف) فصل دوم ص۴۱، ۴۲)

حضرت اوس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تمہارے افضل ترین ایام میں جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن وفات ہوئی اسی دن نفخہ (پہلا صور) اور اسی دن صعقہ (دوسرا صور) ہوگا۔ پس اس دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش کیا جاتا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو قبر میں بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔

حیاتِ جاوداں

جب اللہ جل جلالہٗ نے شہداء فی سبیل اللہ کو حیاتِ جاوداں عطا فرمائی ہوئی ہے کہ وہ زندہ ہیں اور اُن کو رزق دیا جاتا ہے۔

جو بزرگی اللہ تعالیٰ نے اُن کو عطا فرمائی ہوئی ہے اور جس مقام و رتبہ پر فائز ہیں، وہ تمہاری آنکھیں دیکھ نہیں سکتی ہیں۔ اور تمہاری عقل سے بھی باہر ہے

شہداء اللہ کے مقرب اور مقبول ترین بندے ہیں، اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کس قدر مسرت سے بھرپور زندگی گذار رہے ہیں انہیں اتنی نعمتیں میسر ہیں کہ اُن کا کوئی شمار ہی نہیں، پھر تو تم ضرور اس دُنیا کی زندگی سے بیزار ہو کر راہِ خدا میں شہید ہوتے ہیں اپنے مال و جان اور اولاد پر ترجیح دو گے۔

جب شہدا کے جسم مٹی سے اثر انداز نہیں ہوتے اور ان کے جسم پہلے کی مثل سالم رہتے ہیں۔ برزخ کی زندگی میں یہ خصوصیت شہداء کو حاصل ہے

جب شہداء کو یہ مقام حاصل ہے تو پھر انبیاء علیہم السلام کا مقام تو کہیں انتہائی ارفع و اعلیٰ ہوتا ہے، وہ بالکل معصوم اور اُن کے دامن میں نورِ خدا ہوتا ہے، وہ واحد برگزیدہ مخصوص ہستیاں کائنات میں ہوتی ہیں، چنانچہ شہداء کی حیاتِ جاوداں کی شہادت قرآن حکیم دے رہا ہے۔

Marfat.com

ارشاد ربانی ہے:۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ط بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ○ (آل عمران آیت ۶۹)

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوتے اُنہیں مُردہ نہ سمجھو، وہ تو حقیقت میں زندہ ہیں، اپنے ربّ کے پاس رزق پاتے ہیں۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ط بَلْ أَحْيَاءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُونَ ○ (البقرہ آیت ۱۵۴)

اور اُن کو جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، ——— اور لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ط وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ○ الحج آیت ۵۸

اور جن لوگوں نے خُدا کی راہ میں ہجرت کی اور پھر مارے گئے یا مر گئے اُن کو خُدا اچھی روزی دے گا، بے شک خُدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت فرمایا ہے کہ جنگِ اُحد کے چھیالیس سال بعد حضرت عمرو بن جموع اور حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہم کی قبر (دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے) سیلاب کی وجہ سے جب قبر کُھل گئی تو اُن کے اجسادِ طاہرہ یوں تر و تازہ، شگفتہ و شاداب پائے

گئے، جیسے انہیں کل ہی دفن کیا گیا ہو۔ بحوالہ موطا ضیاء القرآن جلد اول ص۱۰۱
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِہٖ نَفْسَہٗ، مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِنَ النِّفَاقِ

جو شخص اس حال میں مر گیا کہ نہ اُس نے (اللہ کی راہ) میں جنگ کی اور نہ ہی اس کے دل میں اس کی تمنا پیدا ہوئی تو وہ ایک قسم کے نفاق پر مرا۔ (بحوالہ دینی فرائض کا جامع تصور، ڈاکٹر اسرار احمد)

چنانچہ دل میں یہ تمنّا ضرور رکھنی چاہیئے، اگر دل میں فی الواقع ایمان موجود ہے تو یہ آرزو ضرور رہے کہ کوئی وقت آئے کہ خاص اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی گردنیں کٹا کر سرخرو ہو جائیں، اگر اس تمنّا سے سینہ خالی ہے تو اس سینے میں نفاق ہے میں پھر یہ عرض کر دوں کہ یہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے۔

میں خود دُرود سُنتا ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب میرا کوئی اُمتی دُور سے میرے اُوپر درود بھیجتا ہے تو اُس وقت
فرشتوں کے ذریعے وہ درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے اور جب کوئی
اُمتی میری قبر پہ آ کر درود بھیجتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ

"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ"

اُس وقت میں خود اُس کے درود و سلام کو سنتا ہوں (کنز العمال حدیث ۲۱۶۵)

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں ایک
خاص قسم کی حیات عطا فرمائی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ سلام آپ
خود سنتے ہیں اور اسی وجہ سے علماء نے فرمایا کہ جب کوئی آپ کی قبر پہ
جا کر درود بھیجے تو یہ الفاظ کہے۔

"الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ"

ملائکہ دعائے رحمت کرتے ہیں۔

"عن عامر بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من صلی علی صلوٰۃ صلیت علیہ
الملٰئکۃ ما صلی علی فلیقل عبد من ذلک اولیکثر"

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ درُود بھیجتا رہتا ہے، ملائکہ اس کے لئے رحمت کی دُعا کرتے رہتے ہیں اب جس کا دل چاہے ملائکہ کی دُعائے رحمت اپنے لئے کم کرلے یا زیادہ کرلے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مضمون کہا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ رہتا تھا تاکہ کوئی ضرورت اگر حضور صلی اللہ کو پیش آئے تو اُس کی تعمیل کی جائے۔

ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کسی باغ میں تشریف لے گئے میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہوگیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے وہاں جاکر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حضور صلی اللہ کی رُوح پرواز کرگئی ہے۔ میں اِس تصور سے رونے لگا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قریب جاکر حضور پاک کو دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سجدہ سے فارغ ہوکر دریافت فرمایا عبدالرحمٰن کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدانخواستہ) آپ کی رُوح تو پرواز نہیں کرگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے میری اُمت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے۔ اُس کے شکرانے میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ وہ انعام یہ ہے

کہ اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا کہ مجھ پہ ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اُس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے۔

دس رحمتیں دس مرتبہ سلامتی

وعن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشری یری فی وجھہ فقال ان جاءنی جبریل فقال اما یرضیک یا محمد ان لا یصل علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا، ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرا ،، (سنن نسائی کتاب سہو باب فضل التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

بحوالہ درود شریف ایک اہم عبادت ۲۲-۲۱)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشریف لائے کہ آپ کے چہرے پر بشاشت اور خوشی کے آثار تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کیا آپ کے راضی ہونے کے لئے یہ بات کافی نہیں ہے کہ آپ کی اُمت میں سے جو بندہ بھی آپ پر درود بھیجے گا تو میں اس پہ دس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو بندہ آپ پہ سلام بھیجے گا تو میں اُن پر

دس مرتبہ سلامتی نازل کروں گا۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ مجھ پر درود پڑھو بے شک تمہارا درود پڑھنا تم جہاں کہیں بھی ہو مجھے پہنچ جائے گا۔ (مشکوٰۃ، نسائی بحوالہ فضائل درود شریف مولانا نور محمد قادری)

جسم کی سلامتی کا ثبوت

وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝
(پ ۱۵ سورہ الکہف آیت ۲۵)

ترجمہ: اور وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے اور (کچھ لوگ مدّت کے شمار میں) ۹ سال اور بڑھ گئے ہیں۔

اصحابِ کہف جو تین سو ۳۰۹ سال تک غار میں پڑے رہے اُن کے جسم صحیح اور سلامت رہے۔ یہ حقیقت اب روزِ روشن کی طرح نمایاں نظر آرہی ہے کہ اُن کے جسم کی سلامتی مرنے کے بعد بھی قائم و دائم رہی جس کی شہادت

کتاب اللہ دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زیست ان کو اُسی حالت میں عطا فرمائی

سو سال تک کھانے پینے کی اشیاء کا تر و تازہ رہنے کی شہادت کتاب مبین دے رہی ہے

چنانچہ ارشاد باری ہے۔

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(تلک الرسل پ۳ البقرہ آیت ۲۵۹)

یا مانند اُس شخص کہ جس کا گذر ایک ایسی بستی پر ہوا جو اپنی چھتوں پر اوندھی گری پڑی تھی اُس نے کہا "یہ آبادی جو ہلاک ہو چکی ہے۔ اِسے اللہ تعالیٰ کس طرح دوبارہ زندگی بخشے گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے اُس کی رُوح قبض کر لی اور وہ سو برس تک مردہ پڑا رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ

نے اُسے دوبارہ زندگی بخشی اور اُس سے پوچھا بتاؤ کتنی مدت پڑے رہے ہو؟ اُس نے کہا ایک دن یا چند گھنٹے رہا ہوں گا۔ فرمایا تم پر تو سو برس اس حالت میں گزر چکے ہیں۔ اب ذرا اپنے کھانے اور پینے کو دیکھو کہ اس میں ذرا تغیر نہیں آیا ہے۔ دوسری طرف ذرا اپنے گدھے کو بھی دیکھو کہ اُس کا پنجر تک بوسیدہ ہو رہا ہے اور یہ ہم نے اس لئے کیا ہے کہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دینا چاہتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ ہڈیوں کے اس پنجر کو ہم کس طرح اُٹھا کر گوشت پوست اِس پر چڑھاتے ہیں۔ اس طرح جب حقیقت اِس کے سامنے بالکل نمایاں ہو گی، تو اس نے کہا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اولیاء اللہ اور اللہ کے نیک بندوں کے جسم کا سلامت رہنا قرآن و احادیث کے علاوہ تاریخی شواہد سے بھی ثابت ہے مثلاً ساٹھ ستر سال پہلے عراق میں بغداد کے قریب وصحابہ کرام (حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کی قبریں کھولی گئی تھیں، کیونکہ وہ دریا کے کٹاؤ کی زد میں آگئی تھیں، اور باوجود اس کے کہ تیرہ سو سال گزر چکے تھے، ان کے جسم تو جسم کفن تک سلامت تھے۔ اِس واقعہ کو عالمی پریس نے کوریج دی۔ حکومت عراق نے اکتیس توپوں کی سلامی کے سرکاری اعزاز کے ساتھ اُنہیں دوبارہ دفنایا اور اس واقعہ کی بنا پر سینکڑوں غیر مسلمو

نے اسلام کی حقانیت کو تسلیم کرتے ہوئے اسلام قبول کیا (حوالہ فلسفہ شہادت امام حسین)

اذان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ اِلَی الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ (رواہ مسلم وابوداؤد و ترمذی کذا فی ترغیب فضائل درود شریف بشیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحب فصل دوم ص۴۹)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں پھر اللہ جل شانہٗ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو، وسیلہ جنت کا درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اتر پڑے گی۔ مطلب یہ ہے محقق ہو جائے گی، اس لئے کہ بعض روایات میں اس کی جگہ

یہ ارشاد ہے کہ اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اذان سُنے اور یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ

اُس کے لیئے میری شفاعت اُتر جاتی ہے۔

حضرت اُبو الدّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدس صلّی علیہ وسلّم اذان سنتے تو خود بھی یہ دُعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰتِهٖ سُؤْلَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اس کو سُنتے تھے۔

مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر آنے پر آپ صلّی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبِىْ اُسَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ فِى الْمَسْجِدِ فَلْيُسَلِّمْ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ (نسائی، ابوداؤد بحوالہ فضائل درود شریف محمد زکریا فضل ۵۲ ص ۴)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ "اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلے تب بھی نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اے اللہ! میرے لئے اپنے فضل یعنی (روزی) کے دروازے کھول دے۔

(حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

ایک حدیث میں بوقتِ داخل اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ہے۔

بوقتِ مسجد سے باہر بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ہے۔

علاّمہ سخاوی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہُوا کرو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود و سلام پڑھتے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) یعنی خود اپنے اوپر اور یُوں فرماتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تب بھی اپنے اوپر درود و سلام بھیجتے اور فرماتے۔

• اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہے۔

نباتات اور حیوانات کا درود و سلام

جَآءَتْ لِدَعْوَتِہٖ الْاَشْجَارُ سَاجِدَۃً
تَمْشِیْ اِلَیْہِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے بغیر پاؤں کے اپنی پنڈلیوں پر چلتے ہوئے حاضر ہو گئے۔

مِثْلُ الْغَمَامَۃِ اَنّٰی سَارَ سَآئِرَۃً
تَقِیْہِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْھَجِیْرِ حَمِیْ

وُہ درخت اِس بادل کی طرح تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں وہ تشریف لے جاتے ساتھ چلے جاتے اور سر مبارک پر سایہ کرتے اور آپ کو دوپہر کی تیز دھوپ سے محفوظ رکھتے۔ (قصیدہ بردہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکہ سے کسی مقام پر گیا فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ شَجَرٌ وَّلَا مَدَرٌ وَّلَا جَبَلٌ اِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی میں نے دیکھا کہ ہر درخت ڈھیلا اور ہر پہاڑ جو بھی راستے میں آیا حضور سے سلام عرض کر رہا تھا۔ (مشکوٰۃ شریف ۵۲۲ حجۃ اللہ علی العالمین صـ ۲۴۰)

بحوالہ رسالہ ماہِ طیبہ سیالکوٹ۔

Marfat.com

وہ خاص اونٹ جس پر آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سواری فرماتے تھے عضباء تھا یہ اونٹ جب بارگاہِ آقا و مولیٰ علیہ التحیہ والثنا میں حاضر ہوا تو فصیح عربی زبان میں سلام عرض کیا۔ پھر بتایا کہ جنگل کے جانور رات کے وقت میرے اردگرد جمع ہو جاتے اور کہتے تھے اُسے نہ چھیڑنا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری ہے۔ اُس نے اللہ کے اس احسان پر شکر ادا کیا کہ وہ منزلِ مقصود پر پہنچ گیا ہے پھر اُس نے درخواست کی کہ مجھے جنّت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سواری بنایا جائے اور میری پُشت پر کبھی کوئی دوسرا سواری نہ کر سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میں رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے چند دن بعد اُس نے جان دے دی۔

(معین واعظ کاشفی، معارج النبوت جلد سوم ص۱۰۶)

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشہد میں سلام پڑھنے کا طریقہ سکھلا دیا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس رات میں (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث ہوئے اُس وقت سے جس پتھر یا ریت کے قریب سے گذرتا تھا وہ مجھے اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یا رسُول کہتے تھے۔ حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کا طریقہ سکھلایا تو وضو فرما کر دو رکعت نماز پڑھی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام واپس چلے گئے۔ اس وقت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پتھر اور مٹی کے ڈھیلے کے پاس سے گذرتے تھے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتا تھا کہتا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔

درود و سلام

کا بیان

حکم الٰہی جل شانہٗ اور قبل ازیں احادیثِ مبارکہ سے صلوٰۃ و سلام کی حقیقت اور فضیلت نمایاں اور واضح ہو چکی ہے۔ اکابرینِ اسلام نے صلوٰۃ و سلام کے بہت زیادہ صیغے بیان فرمائے ہیں جن کی تصدیق خود نبی کریمؐ شافعیٔ اُمت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ سے ہو رہی ہے۔

درودِ ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل (اولاد) پہ درود نازل فرما۔ جس طرح کہ تیری بابرکت ذاتِ الٰہی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی آل پہ نازل فرمایا۔ بے شک آپ ستودہ صفات بزرگ ہیں۔

اے اللہ ہمارے حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پہ برکت نازل فرما، جس طرح کہ تیری بابرکت ذاتِ الٰہی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی اولاد پہ برکت نازل فرمائی بے شک آپ ستودہ صفات بزرگ ہیں۔

یہ درود شریف تمام درودوں ماثورہ وغیر ماثورہ سے اکمل ہے اس کو امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اموطاء میں اور امام بخاری و امام مسلم نے صحیحین میں اور ابوداؤد۔ ترمذی اور نسائی نے اپنی اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔

حضرت علامہ قسطانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب میں ذکر فرمایا ہے کہ جب صحابہ علیہم الرضوان اللہ اجمعین نے حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو بھی درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرمائی اس سے علمائے امت نے یہ دلیل پکڑی کہ یہ درود شریف سب درودوں سے افضل ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے اسی کو اختیار فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشرف اور افضل ہی اختیار فرمایا ہے

(فضائل درود دوسری فصل علامہ نور محمد قادری)

درودِ ابراھیمی کا فائدہ

درودِ ابراہیمی کے پڑھنے کے علاوہ ثواب کے یہ فائدے ہیں۔
محبوب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پڑھنے والے کی خصوصی شفاعت فرمائیں گے۔
حضرت شیخ صاؔدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بخاری نے اپنی کتابوں میں یہ روایت بیان کی
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ ھٰذِہٖ الصَّلٰوۃَ شَہِدْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِالشَّہَادَۃِ وَشَفَعْتُ لَہٗ
یہ حدیث حسن ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور بعض اکابر فرماتے ہیں۔
کہ اس درود شریف کو ہزار بار پڑھنے سے زیارت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (افضل الصلوٰۃ ص ۵۶)
حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
نازل ہوئی تو صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ!
سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التحیات میں جو پڑھا جاتا ہے

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ

(فضائل درود شریف فصل اوّل ص ۵ از محمد زکریا صاحب)

اس درود شریف کی سند بخاری شریف کی یہ روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ ہم کعب بن عجرہ سے ملے اُنہوں نے کہا کہ میں تمہیں حضور کی حدیث سناؤں ہم نے کہا فرمائیے تو پھر اُنہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایسا ہُوا کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے، مگر ہم درود کس طرح بھیجیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان الفاظ میں مجھ پر درود بھیجو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

آخر تک درودِ ابراھیمی کہا جاتا ہے۔

درود ابراھیمی درودِ پاک کے تمام صیغوں سے افضل ہے۔ کہ سرکار والا تبار نے متعدد احادیث میں اس کی نسبت ارشاد فرمایا ہے یہ درست ہے کہ مختلف احادیث میں درودِ ابراہیمی کے ۱۲ مختلف صیغے ملتے ہیں، بہر حال جو درودِ پاک ہم نماز میں پڑھتے ہیں اُس کے الفاظ بھی

آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا فرمودہ ہیں لیکن اس درود پاک میں سلام نہیں ہے اور سلام اس لئے نہیں ہے کہ سلام کی تعلیم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پہلے دی جا چکی تھی۔

(ماہنامہ نعت لاہور درود و سلام حصہ اول اکتوبر ۱۹۸۹ء)

آیہ درودِ پاک کے نزول سے پہلے صحابہ سلام عرض کرنا جانتے تھے اور سلام عرض کیا کرتے تھے، نماز میں بھی، ویسے بھی۔ احادیث کی نو کتابوں (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن دارمی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن ابو داؤد، کنز العمال، مسندِ احمد بن حنبل، مستدرکِ حاکم) میں پندرہ روائتیں ملتی ہیں جن میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے۔

مفسرین اور محدثینِ کرام لکھتے ہیں، صحابہ نے یہ عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام تو ہم جانتے ہیں

السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجیے۔ اس پر حضور نے درودِ ابراہیمی ارشاد فرمایا۔ (ایوانِ درود و سلام)

حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیتِ شریفہ میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے، سلام کی نہیں کی گئی۔ میں نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

ایک دُعا میں دوسرے اِنقیاد واتباع میں
مومنین کے حق میں دونوں معنی صحیح ہو سکتے ہیں اس لئے ان کو اس کا حکم کیا گیا اور اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے لحاظ سے تابعداری کے معنی صحیح نہیں ہو سکتے تھے اس لئے اس کی نسبت نہیں کی گئی ۔(فضائل درود شریف محمد ذکریا صاحب)

اِس آیت شریفہ کے متعلق علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت ہی عبرت ناک قِصّہ لکھا ہے وہ احمد یمانی رحؒ سے نقل کرتے ہیں کہ مَیں صنعا میں تھا، مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع ہو رہا ہے، میں نے پُوچھا یہ کیا بات ہے، لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا تھا۔ قرآن پڑھتے ہوئے جب اِس آیت پر پہنچا تو

یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کے بجائے

یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیِّ النَّبِیِّ پڑھا دیا

جس کا ترجمہ ہوا کہ اللہ اور اُس کے فرشتے حضرت علیؓ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں ۔ (غالباً پڑھنے والا رافضی ہوگا) اس کے پڑھتے ہی گونگا ہو گیا۔ برص اور جذام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور اپاہج ہو گیا۔ آہ یہ بڑی عبرت کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک کلام میں اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے ہم لوگ اپنی جہالت اور لاپروائی سے اس کی بالکل پروا نہیں کرتے اور ہماری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی

پکڑ سے محفوظ رکھے۔

یہ حکم جب نازل ہوا تو متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا طریقہ تو آپ ہمیں بتا چکے ہیں یعنی نمازیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور ملاقات کے وقت اسلام عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّم کہنا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ کیا ہے اس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگوں کو مختلف مواقع پر جو درود سکھائے ہیں وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ (تفہیم القرآن جلد ۴ ص ۱۲۵ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

یہ درود تھوڑے سے لفظی اختلافات کے ساتھ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، امام احمد، ابن ابی شیبہ، عبدالرزاق، ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(فضائل درود شریف فصل دوم صد۱۳۶ شیخ الحدیث محمد زکریا)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی (اٰلِ) اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

احمد، بخاری، نسائی، ابنِ ماجہ (تفہیم القرآن، خزینہ درود شریف)

یہ تمام درود الفاظ کے اختلاف کے باوجود معنی میں متفق ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ سیّدنا محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر جس طرح تو نے آلِ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیّدنا محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اور آل سیّدنا محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح تُو نے سیّدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔ سارے جہانوں میں بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی

Marfat.com

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور سیدنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر رحمت فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی اولاد پر جیسا کہ تو نے درود و برکت اور رحمت نازل فرمائی سیدنا
ابراہیم علیہ السلام اور آلِ سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر سارے جہانوں میں۔
بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ (فضائل درود شریف فضیل ذم ص ۶۵
محمد ذکریا صاحب، چہل حدیث صلوٰۃ وسلام ...)

الغرض ربّ العزت نے مومنوں کو جو صلوٰۃ وسلام کا حکم ارشاد
فرمایا ہے۔ اُس کی تعمیل اسی صورت میں ہوتی ہے کہ جو درود وسلام
پڑھا جائے اُس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ کا ہونا بہت ضروری ہے
ورنہ کسی ایک کے چھوڑ دینے سے حکم کی تعمیل بھی ہوتی نظر نہیں آتی ہے
ارشادِ الٰہی کے حکم کی تعمیل نماز پنجگانہ میں واضح طور پر نظر آرہی ہے کہ
درودِ ابراہیمی سے قبل تشہد میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
جزوِ لازمی ہے (ورنہ نماز نہیں)

اور بعد ازاں درودِ ابراہیمی کو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

درودِ ابراہیمی چونکہ تمام درودوں سے افضل ترین درود پاک

ہے، چونکہ اس کے الفاظ مبارکہ حق وصداقت والی ذات نے خود ادا فرمائے ہیں، اس کی برکات کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے، لامتناہی دینی و دُنیاوی برکات کے حصُول میں مدد کرتا ہے۔

جس طرح دونوں کے ملا کر پڑھنے سے نماز کی ادائیگی مکمل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دونوں کو ملا کر پڑھنے سے حکم الٰہی کی تعمیل ہوتی ہے۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، بشیر بن سعدؓ نے عرض کیا کہ ہمیں اللہ نے درود پڑھنے کا حکم دیا ہے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں درود پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ

اے ہمارے اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تیرے محبوب بندے اور رسول ہیں اُن پہ درود نازل فرما۔

اور تمام مومنین، اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات پر درود نازل فرما۔

حضرت ابُوسعید خُدری رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو

اَنَّہٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ

فِیْ دُعَآئِہٖ (تو وہ یوں دُعا مانگا کرے)
(القول البدیع ص۱۲۱ الترغیب والترہیب ص۵۰ بحوالہ آب کوثر مفتی محمد امین)
اَللّٰھُمَّ صَلِّ سے اخیر تک)

اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج ۔ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور بس یہ دُعا اُس کے لئے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور فرمایا

قَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃَ
مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا، یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے (جو شخص) جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا اُس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا'

(فضائل درود شریف فصل دوم ص۱۴۹ محمد ذکریا بسعادۃ الدارین ص۸۳ بحوالہ آب کوثر ص۸۳)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
دار قطنی کی ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن مجھ پر اسّی مرتبہ درود شریف پڑھے اُس کے اسّی سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے ۔ (فضائل درود شریف محمد ذکریا صاحب)

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!
درود کس طرح پڑھا جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اور یہ پڑھ کر ایک اُنگلی بند کرے۔ اُنگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اُنگلیوں میں شمار کیا جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ سے اُنگلیوں پہ شمار کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنگلیوں پر گننے کی ترغیب وارد ہوئی ہے اور ارشاد ہوا کہ اُنگلیوں پر گنا کرو اس لئے کہ قیامت میں اُن کو قوت گویائی دی جائے گی اور اُن سے پوچھا جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ (فضائل درود شریف چہل حدیث مشتمل صلوٰۃ وسلام فصل دوم ص۶۳)

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے مقام پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔

حضرت رُوَیفع بن ثابت الانصاریؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درود پڑھے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے یعنی (وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ)
(الترغیب والترہیب ص۵۰۴ بحوالہ آب کوثر رواہ طبرانی بحوالہ کتاب صلوٰۃ اسلام)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا سفارشی جو اللہ کا حبیب سارے رسولوں اور تمام مخلوق کا سردار، وہ کیسی آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا کہ مؤکد فرماتے ہیں کہ مجھ پر اُس کی سفارش واجب۔۔

Marfat.com

ہے پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کس قدر خسارہ کی بات ہے۔
لغویات میں اوقات ضائع کرتے ہیں فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ
گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں۔ اِن اوقات کو درود شریف
میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (فضائل درود شریف فصل دوم ص۶۴، ۲۳ شیخ الحدیث محمد زکریا جہلی
حدیث مشتمل صلوٰۃ والسلام۔ ابو داؤد شریف مشکوٰۃ ۸۷) ابو داؤد بحوالہ صلوٰۃ وسلام)
بحوالہ تفسیر مظہری ص۲۵۴)

اے اللہ درود نازل فرما نبی کریم سیّد محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور آپ
صلّی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہّرات پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرّیات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل
بیت پر جیسا تو نے سیّد ابراہیم علیہ السّلام پر درود نازل فرمایا بے شک
تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا
اَھْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الخ ...... (ابو داؤد مشکوٰۃ ص۸۷)

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے

جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ بہت پیمانے سے اسکا ثواب ناپا جائے جس وقت کہ وہ ہمارے گھروں والوں پر درود پڑھے تو مندرجہ بالا درود پڑھے شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(مالک۔ بخاری۔ مسلم۔ نسائی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)
(بروایت ابو محمد ساعدی رض) بحوالہ تفہیم القرآن جلد ۱۴ ص ۱۲۵)

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور ذریات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور ذریات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ (فضائل درود شریف)

نزہتہ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح و شام یہ درود پڑھا کرے۔ وہ اس کا ثواب لکھنے والوں کو ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔ مشقت میں ڈالے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس

کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَتْعَبَ سَبْعِیْنَ کَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے (دعا) کرے

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

اللہ جل شانہ جزا دے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ شخص مستحق ہیں تو اُس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں دُعا سے پہلے دُرود شریف پڑھا کرتے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ (فضائل درود شریف)

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو دُرود نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے محبوب بندے اور تیرے نبی اور تیرے رسُول ہیں۔ اس سے زائد جو تو نے رحمت نازل فرمائی اپنی ساری مخلوق میں سے کسی پر۔

شفا شریف جلد دوم صفحہ ۸۹ قاضی عیاض بن موسیٰ

حضرت ابُوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلّم بہت ہی بشاشش تشریف لائے چہرہ انور پر بشاشت کے اثرات تھے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا صحیح ہے۔ میرے پاس میرے رب کا پیغام آیا ہے جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری اُمّت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اُس کیلئے دس نیکیاں لکھے گا۔ اور دس سیّئات اِس سے مٹائیں گے اور دس درجے اُس کے بلند کریں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اُسکا درود بہت بڑے پیمانے سے ناپا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے حوض کوثر سے بھر بھر کر جام پلائے جائیں یا سیراب کرنے جام پیئے تو وہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ
وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ
وَاَتْبَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ
اَجْمَعِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

درود شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۹۴ قاضی عیاض خزینہ درود شریف ۲۷۸
فضائل درود شریف فصل دوم صفحہ ۱۴ شیخ الحدیث محمد ذکریا صاحب

اے اللہ درود نازل فرما ہمارے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور اُن کی
آل پر اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اور اولاد۔ ازواج مطہرات ذُریات اور اہل
بیت پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سُسرال پر اور آپ کے فرماں بردار مددگار پیرو
اور محبت کرنے والوں پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام امت مُسلمہ پر اور ہم پر بھی
اور اُنکے تمام کے ساتھ ہم پر بھی اے ارحم الراحمین با

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ (درثمین)
نمبر ۱۶ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے میرے والد نے اِن الفاظ کے ساتھ دُرود پڑھنے
کا حکم فرمایا تھا۔ میں نے خواب میں اِس دُرود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسکو پسند فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ (علامہ سخاوی فضائل درود شریف)

اَبُوالفضل قوماتی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک شخص خُراسان سے میرے پاس آیا اور اُس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا جب تم ہمدان جاؤ تو اَبُوالفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہنا۔ میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ کیا بات ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پہ روزانہ سو مرتبہ یا اس زیادہ یہ درُود پڑھتا ہے۔ اَبُوالفضل رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اُس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔

اَبُوالفضل رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اُسکو غلہ دینا چاہا تو اُس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیغام کو بیچتا نہیں (یعنی اِس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا۔)

اَبُوالفضل کہتے ہیں کہ اِس کے بعد پھر میں نے اُس شخص کو نہیں دیکھا

روضۃُ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مُزنی رحمۃ اللہ علیہ سے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعیؒ کو بعد انتقال خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک

Marfat.com

درود شریف کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا، میں نے پوچھا وہ کون سا درود ہے فرمایا یہ ہے،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ (حاشیہ حصن) زاد السعید حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ،

بحوالہ فضائل درود شریف فصل پنجم ص ۹۵)

مَنَاھِجُ الْحَسَنَات میں ابن فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ صالح موسیٰ ضریر بھی تھے انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں، ہنوز تین سو بار پر نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی۔ درود یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَآ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(زاد السعید حضرت تھانوی بحوالہ فضائل درود شریف فصل پنجم ص ۹۵)

Marfat.com

درود و سلام کے آداب

چوں بنام مصطفیٰ خوانم درود ۔ از خجالت آب می گردد وجود

ہر مسلمان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
دلی محبت ہونا فطری امر ہے ۔ نورِ ایمان اور پھر اِس اُلفت اور محبت اور
ربِّ ذوالجلال کی رضا کا تقاضا ہے کہ باوضو باادب (یعنی پاکیزگی و
صفائی وغیرہ) عاجزی و انکساری سے خلوص محبت کے ساتھ درود و
سلام بارگاہِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیش عرض کرنا چاہیئے
کیونکہ عاجزی و انکساری ہی بلند مراتب کا باعث بنتی ہے اور نفسی
علیین پر پہنچاتی ہے ۔

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آداب کا خیال رکھنا ہی کامل مسلمانی اور
اللہ جل شانہ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے سرورِ کونین محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کا پاک نام جس وقت بھی پڑھا جائے ہر بار درود و سلام بھیجا جائے اور کوئی
تحریر لکھتے وقت بھی سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاک اسم بار بار
اگر دورانِ تحریر آئے تو ہر بار درود و سلام لکھنا چاہیے ۔ اور پورا درود و سلام
لکھنا چاہیئے ۔ یعنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھنا چاہیے ۔ صلعم وغیرہ الفاظ نہیں لکھنے چاہئیں ۔

۔اِس لئے کہ ارض و سما میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مثل آپ ہی ہیں۔ کیونکہ اس دُنیا کے آب و گل نے آج تک آپ صلّی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ دیکھا اور نہ ہی آئندہ دیکھے گی۔

شاعر بارگاہ نبوت صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر آپ ہی کی خدمت میں پیش کیا۔

وَ اَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ
وَ اَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءَ

اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ انتہائی حسن والا میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا۔
اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے کسی کو نہیں جنا۔

دل میں تصوّر ہو کہ میں بارگاہِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں حاضر ہوں، با ادب ہی ہمیشہ با مراد اور فیض یاب ہوتا ہے، شرعی اور اخلاقی حدود کی پاسداری ہی نورِ ایمان ہے۔

یہی ایمان مومن کو پل صراط اور قیامت کو کام آئے گا جس کی صداقت نورِ مبین سے واضح ہے۔ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ (اُن کا نور اُن کے آگے اور اُن کے دائیں دوڑ رہا ہوگا (پ۲۸ التحریم آیت ۸)

کثرتِ درود وسلام

سے ہی دل میں محبتِ حقیقی کا آئینہ بنتا ہے اور اندرونی عکس ہی باطن کی صحیح عکاسی کی حقیقت کو نمایاں کرتا ہے۔ محبت کی وجہ سے ہی احترام و تعظیم کی خوشبو دامن میں مخفی رہتی ہے سچی محبت اور تعظیم ہی ہمیشہ رنگ لاتی ہے۔ اسی وجہ سے دل کی زمین زرخیز رہتی ہے اور عشق کا بیج جنم لیتا ہے جو سدابہار ثمرات اور گلہائے رنگارنگ کی خوشبو سے کائنات کو مستفیض کرتا رہتا ہے۔ درود وسلام کے وقت اللہ تعالیٰ کا صد ہا شکر ادا کرنا چاہیے کہ جس نے اپنے خاص فضل وکرم سے یہ نعمت عطا فرمائی۔

کاسۂ گدائی (کشکول) ہاتھوں میں ہمیشہ اٹھائے رکھنا چاہیے، پتہ نہیں کب بارانِ رحمت برس جائے۔

جب ربِ العزت نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ رفعت بیان کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تو ہم کون ہیں اختصار کرنے والے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے فرشتے اس وقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اس وقت تک اسکو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پہ کسی کتاب میں درود لکھے گا اُس وقت تک کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اُس کتاب میں رہے گا۔

(فضائل درود شریف فصل چہارم ص ۹۳-۹۲)

حضرت سُفیان بن عُیینہ رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مر گیا تو میں نے اُس کو خواب دیکھا میں نے اِس سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا۔ اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی میں نے کہا کس عمل پر اُس نے کہا کہ میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام آتا تھا تو میں اُس پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا کرتا تھا۔ اِسی پر میری مغفرت ہو گئی۔ اس میں سبز پوشاک پہنے خوش وخرم گھوم رہا ہے۔

نوٹ:
فکافانی ربی ھذا الذی
تری علی جو کچھ تو دیکھ رہا ہے میرے رب نے مجھے اس عمل کا بدلہ دیا ہے' کے الفاظ کا اضافہ ہے)
ضیاء القرآن ص ۹۳ شرح الاحزاب میں)

جو کچھ تو دیکھ رہا ہے میرے رب نے مجھے اِس عمل کا بدلہ دیا ہے۔

اُبوالحسن میموتی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد اُبو علی کو خواب میں دیکھا ان کی انگلیوں کے اوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں حدیث پاک کے اوپر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا کرتا تھا۔

ایک شخص حدیث شریف لکھا کرتا تھا اور بسبب بخل نام مبارک کے ساتھ درود

شریف (صلوٰۃ وسلام) نہ لکھتا تھا اُس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا یعنی اُس کا ہاتھ گل گیا۔

محسنِ عرش وفرش وحبیبِ کبریا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اسمِ پاک آنے پر ہرگز کوتاہی وکاہلی اور سُستی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اسمِ پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود وسلام کا نہ پڑھنے والا بدبخت۔ ظلم۔ کمینہ اور بخیل ہے ہر محرومی سعادتِ دوجہاں کے علاوہ اُس کا بدترین مثالی انجام پر خاتمہ ہوتا ہے اور نبی کریم ورحمۃ اللعالمین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایسے شخص کی تباہی وبربادی اور اُسکے ہلاک ہونے کی بدُعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے ہم سب کو اپنی پناہ اور سلامتی میں رکھے۔

درُود وسلام کا فرمانِ الٰہی یٰٓاَیُّھَا النَّاس پر لاگو و نافذ نہیں ہوتا بلکہ یہ ارشادِ الٰہی صرف اور صرف یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پر نافذ العمل ہوتا ہے۔ یعنی تمام مومن ومومنات جو بھی کائنات میں موجود ہیں اِس لیے کہ اہلِ ایمان اللہ جل شانہ اور اُس کے پیارے نبی اُمی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سچا قلبی تعلق ہوتا ہے اِسی بنا پر اطاعت ومحبت پر فدائی رہتے ہیں۔ اور لذتِ ایمان سے ہمیشہ سرشار اور بھرے دامن رہتے ہیں جس کی حقیقت پر کتابِ مبین شہادت دے رہی ارشادِ الٰہی ہے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ

فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ (حٰم پ۲۶ الحجرات) آیت نمبر۷

اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے دلوں کے نزدیک محبوب بنا دیا اور تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور نافرمانی کو تمہارے نزدیک قابلِ نفرت بنا دیا چونکہ درود و سلام ذکر کرتے وقت سنتے وقت اور تحریر کرتے وقت بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھیجتے ہیں ظاہری و باطنی پاکیزگی کا یعنی جسم اور لباس جگہ وغیرہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اور باوضو ہونا تو پھر نور علیٰ نور ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اہل ایمان کا تعلق صلوٰۃ و سلام کے وسیلہ سے قائم و دائم رہتا ہے اور درود و سلام کا جواب بھی بارگاہِ رسالت سے اہل ایمان کو دیا جاتا ہے جس کا ثبوت و شہادت قبل ازیں احادیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کی مزید وضاحت فرمانِ الٰہی سے ہو رہی ہے ارشادِ ربانی ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ (احزاب آیت۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ اُن کے قریب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مومنین کے ساتھ رحیم ہونے کا ثبوت کتاب اللہ آج بھی فرما رہی ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ه (التوبۃ آیت ۱۲۸)

بے شک تمہارے پاس تم میں سے ہی ایک رسُول آئے ہیں تمہارا تکلیف سے اُٹھنا اُس پر شاق گزرتا ہے اور تمہارا حد سے زیادہ چاہنے والا ہے، ایمان والوں پر نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے

مخفی نہ رہے اب مختصراً اس حقیقت کی عکاسی بیان کی جا رہی ہے جو آیت مبارکہ میں

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

درود بھیجو علی او پر اُسکے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ اور ۔ سلام بھیجو سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان سے اِس حقیقت پر انتہائی تاکید سے فرمایا، کہ اُس ہستی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر جس سے ارض وسما میں سب سے زیادہ پیار ہے وہ میرا محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے تمہارا درود وسلام بھی اِس قدر کثرت سے میرے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ رسالت "صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم" میں ہونا چاہیے کہ میرے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بھی سلام کا جواب فرمائیں پھر اور میری جانب سے تم کو دُنیا و آخرت میں سلامتی ہی سلامتی ہے اور تمہارے تفکرات دنیا و آخرت ختم کر دیں۔ علاوہ ازیں تمہیں یہ بھی سند عطا کر دیں کہ رضی اللہ عنھم وَرَضُوْا عَنْهُ دنیا و آخرت کے دکھوں کا مداوا۔ اِسی میں ہے۔

Marfat.com

ان حالتوں میں اجتناب کرنا چاہیئے

رفع حاجت، غسل وغیرہ کی حالت میں۔ حرام اشیاء اور حرام کھانے سے۔ بدبودار اشیاء کو استعمال کیا ہو، اور منہ سے بدبو آتی ہو۔ مثلاً سگریٹ، بیڑی، حقہ، نشہ دار اشیاء وغیرہ
یا ریاکاری ہو، یا ٹھٹھہ اور مذاق وغیرہ کی محفل ہو یا ایسے مواقع ہوں جن کی شریعت اجازت نہ دیتی ہو۔ درود پاک پڑھنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

رب العالمین کی شہادت بابت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

گلشن کائنات کا وجود نورِ مجسم رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرہونِ منت ہے کیونکہ اس کی تخلیق وجودِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے باعث ہی معرضِ وجود میں آئی ہے۔ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نہ ہوتے تو یہ گلشن رنگ و بُو بھی نہ ہوتا اور نہ ہی ارض وسما کے اندر کوئی حُسن وجمال ظہور پذیر ہوتا۔ گویا کہ کائنات کا وجود اور نور (یعنی روشنی) وجودِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصّہ ہے چنانچہ علامہ اقبالؒ وجودِ کائنات کی حقیقت یوں بیان کرتے ہیں۔

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بُو

آنکہ از خاکش بروید آرزو

یا ز نورِ مصطفےٰ اُو را بہاست

یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ است

جب اللہ جل شانہٗ ارض و سما میں اپنی وحدانیت، ربوبیت، رزاقیت خالقیت، ملکیت کی وجہ سے رب العالمین ہونے کی ایک ایسی واحد اٹل اور ٹھوس لافانی، لاثانی دلیل ہیں تو اس طرح صاحبِ قرآن، حبیبِ کبریا نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دونوں جہانوں کے رحمۃ للعالمین ہونے کی ٹھوس دلیل ازل سے ابد تک قائم و دائم ہیں۔

آپؐ کی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ربِ ذوالجلال و ربّ العزت و اللہ جل جلالہٗ ربّ العالمین ہونے کی شہادت دی اور اللہ جل شانہٗ نے آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ہونے کی شہادت دی۔

جب اللہ تعالیٰ کے ربّ اللعالمین ہونے کی کوئی شک و شبہ کی گنجائش تصور بھی نہیں ہو سکتی۔ تو پھر اسی طرح آپ حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذاتِ مقدس کے رحمۃ للعالمین ہونے پر شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نظر نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ کے رب اللعالمین ہونے کی صفت دائمی ہے اور ازل سے ابد تک دونوں جہانوں پر قائم ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رحمتِ دوجہاں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتِ عامہ سے دونوں جہان مستفیض ہو رہے ہیں، اور

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا بھی دائمی ہے بلکہ قیامت تک آنے والی مخلوقات کے لئے بھی ہے۔

ایک مرتبہ کفّار کے لئے جب بددعا کرنے کی التجا کی گئی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:۔

انما بعثت رحمۃ

ولم ابعث عذابا

اللہ تعالیٰ نے مجھے عذاب بنا کر نہیں بھیجا۔

بلکہ سراپا رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے مبعوث ہوئے ہیں تو پھر ارض وسما کا کون سا گوشہ یا کون سا کونہ اُن کی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) رحمت سے خالی ومحروم ہے۔

جب آپ کی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سراپا رحمت کی دونوں جہانوں میں شہادت ربّ ذوالجلال وفادرِ مطلق دے رہے ہیں تو پھر ربّ العزت کے بعد کس کی شہادت کی ضرورت رہ جاتی ہے؟

علّامہ اقبالؒ نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے۔

ہر کجا ہنگامہ عالم بود
رحمت للعالمینے ہم بود

الغرض رب العالمین پر پختہ ایمان و یقین، ربوبیت کی تصدیق و شہادت ہے اور رحمۃ للعالمین پر یقین کامل و ایمان رسالت کی تصدیق و شہادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین میں ارض و سما کی ہر چیز کو نمایاں کر دیا ہے۔

وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ٥ (سورہ النمل ۲۷ آیت ۷۵)

اور نہیں پوشیدہ کوئی چیز آسمان اور زمین میں مگر اس کا بیان کتاب مبین میں موجود ہے۔ اور اس طرح یہ کتاب مبین ہدایت اور رحمت مومنوں کے لئے ہے۔

وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ٥ النمل ۲۷ آیت ۷۷

"اور بلاشبہ یہ قرآن سراپا ہدایت اور مجسّم رحمت مومنین کے لئے ہے۔"

اب ارض و سما کی یہاں حقیقت صاف واضح اور عیاں ہو جاتی ہے کہ اس کی ہر چیز کتاب اللہ میں بیان اور محفوظ ہے۔

کتاب مبین ہی اس حقیقت کی شہادت دے رہی ہے کہ جب اس سے کچھ پوشیدہ نہیں رہا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ صاحب قرآن (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ارض و سما کا کچھ حصّہ پوشیدہ ہو۔ جب کتاب مبین کی اس ٹھوس دلیل سے انکار نہیں کر سکتے کہ اس میں ہر چیز نمایاں ہے تو پھر اس طرح صاحب قرآن (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی ہر چیز سے

آگاہی حاصل ہے۔ درحقیقت یہ آگاہی انسانی عقل سے باہر ہے

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

کتاب اللہ اور کتابِ مبین ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے ہے
یہ کتابِ مبین نے اپنی ٹھوس دلیل قائم کی ہے۔
جب قرآن حکیم مومنین کے لئے رحمت ثابت ہے تو پھر صاحبِ قرآن
(صلی اللہ علیہ وسلم) کا رحمت ہونا ثابت ہو گیا۔

ہاتھ اٹھا کر کبھی ادھر تو دیکھ
خالی ہاتھ کبھی کوئی آتا نہیں

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اِک تیری سیدھی نظر کی ہے

دلِ بینا ہی جان سکتا ہے اُن لامحدود، لامتناہی، لافانی، لاثانی عظمتوں
رفعتوں، وسعتوں کو، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں مخفی و
پنہاں ہیں اور ربّ ذوالجلال نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہوئی
ہیں۔ رحمۃ للعالمین کی پوری زندگی کھلی کتاب اور کتابِ مبین کی طرح
ارض و سما میں روشن ہے۔
کیا یہ شانِ محمدیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہے کہ جو بھی رحمتوں والے

دامن کے ساتھ لگ گئے، وہ کائنات کے ہیرے بن گئے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے دامن کو اپنے خاص فضل و کرم سے ایسا بھر دیا کہ اُن کو دُنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیا اور اُن کے دل کی دُنیا بدل گئی ، اور ابدی دولت نے خوش آمدید کہا۔

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس
صدّیق کے لئے ہے خدا کا رسوؐل بس

نمی دانی کہ سوزِ قرأتِ تو
دگر گوں کرد تقدیرِ عمرؓ را
(علامہ اقبالؒ)

سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

معجزہ ۷ شب معراج

کسی کو کیا خبر کیا کچھ چھپا ہے پردہ شب میں
نہیں قدرت کے اسرارِ نہاں کا راز داں کوئی

سیّد الانبیاء، خاتم النبیین فخرِ دو عالم نبی امیؐ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کی تاریکی میں مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے تیز و تند براق کے ذریعے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ہمراہی میں بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے جس کی تصدیق خود ربّ ذو الجلال کر رہے ہیں اور کتاب اللہ میں ارشاد ربانی ہے۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ
(پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱)

ترجمہ: ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے قلیل عرصہ میں، مسجدِ حرام سے مسجد اقصیٰ تک، بابرکت بنا دیا ہم نے جس کے ارد گرد کو، تاکہ ہم دکھائیں اپنے بندے کو اپنی قدرت کی نشانیاں۔

سبحان اللہ! کیا بڑی بے نیازی وشان ہے کہ وہ گھڑی وساعت ارض وسما میں کیسی نورانی ہوگی؟ کہ ربّ ذوالجلال قادرِ مطلق نے اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے پاس بلایا اور خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے راز ونیاز کی باتیں کیں، وہاں صرف اُس وقت عرش وفرش کے خالق ومالک ربّ العالمین اور سب جہانوں کے رحمۃ للعالمین تھے۔ حضور سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ارض وسما کا سب کچھ نمایاں کر کے دکھایا، بلکہ ربّ ذوالجلال نے اپنی کبریائی کے اسرار وعجائباتِ الٰہیہ کو نمایاں فرمایا۔ جس کی شہادت آج بھی کتاب اللہ بیان فرما رہی ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ

اُس وقت کی حقیقت کا انسانی عقل غور وفکر و احاطہ نہیں کر سکتی ہے اور نہ ہی اسے ضبطِ تحریر سے بیان کیا جا سکتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ربّ ذوالجلال کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) رُوبرو ربِّ ذوالجلال کے ہیں چنانچہ حضرت رضا خان بریلویؒ اس حقیقت کو یوں بیان کرتے ہیں۔ ؎

زہے عزّت و اعتلائے محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم)
کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم)

علامہ اقبالؒ اس حقیقت کی عکاسی یوں فرماتے ہیں۔

موسیٰ ز ہوش رفت بیک جلوۂ صفات

تو عین ذات می نگری در تبسمی

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَیْلاً اِلیٰ حَرَمٍ کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ

دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ (امام بصیری قصیدہ بردہ شریف)

آپ نے رات کے حصے میں حرم سے بیت المقدس تک سفر کیا جیسا کہ

چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں سفر کرتا ہے۔

وَبِتَّ تَرْقیٰ اِلیٰ اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَۃً

مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمٖ

آپ رات ہی رات میں اوپر کی طرف پرواز کرتے گئے یہاں تک کہ قاب قوسین

کا بلند مقام پا لیا۔ جہاں آج تک نہ کوئی پہنچا ہے اور نہ پہنچے گا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے، جو

انوار ربانی کی تجلی گاہ تھی، جس کی کیفیت الفاظ کے پیمانوں میں سما نہیں سکتی،

عقابِ ہمت یہاں بھی آشیاں بند نہیں ہوا اور آگے بڑھے کہاں تک گئے اُسے ہما و شما کیا سمجھیں۔

زبانِ قدرت نے مقام قرب کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ

ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین أو أدنیٰ

وہاں کیا ہوا یہ بھی میری آپ کی عقل کی رسائی سے بالاتر ہے قرآن نے بتایا ہے

فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ

امام مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأیت ربک

قال نور انی اراہ

اس لفظ کو دو طرح سے پڑھا گیا نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ

دوسرا نُوْرٌ اِنّی اراہُ پہلی صورت میں اس کا معنی یہ ہوگا۔ ابوذر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حضور نے اپنے رب کا دیدار کیا آپ نے فرمایا وہ نور ہے میں اُسے کیونکر دیکھ سکتا ہوں۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہوگا کہ وہ سراپا نور ہے میں نے اُسے دیکھا۔

علامہ سید سلیمان ندوی کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

پھر شاہدِ مستورِ ازلی نے چہرے سے پردہ اُٹھایا اور خلوت گاہِ راز میں رازونیاز کے وہ پیغام عطا ہوئے، جن کی لطافت و نزاکت بارِ الفاظ کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ (سیرت النبیؐ جلد۳)

مفسرین نے کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہِ احدیت میں مقامِ قاب قوسین اولیٰ پر فائز ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا لم اشرفک یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اے سراپا حمد و ستائش آج میں تجھے کس لقب سے

سرفراز کروں تو حضورؐ نے جواباً عرض کیا۔

لنسبنی الیکَ بالعبودیة مجھے اپنا بندہ کہنے کی نسبت سے مشرف فرما۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ذکر معراج کے وقت اس لقب کو ذکر فرمایا جو اُس کے حبیب نے اپنے لئے خود پسند فرمایا تھا۔

صحیفۂ کائنات کے ہر ہر صفحہ پہ گلشن ہستی کی ہر ہر پتی پر اللہ تعالیٰ کی قدرت، عظمت، علم اور حکمت کے جتنے کرشمے تھے، سب بے نقاب کر کے اپنے محبوب کے سامنے رکھ دیئے۔ (حوالہ ضیاء القرآن)

شب معراج کی اس ایمان افروز حقیقت سے کوئی بھی مسلمان انکار نہیں کر سکتا ہے کیونکہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار حقیقت میں قادرِ مطلق اور ربّ ذوالجلال کی کبریائی سے واضح انکار ثابت ہوتا ہے۔

اس سے عظیم تر واضح اور رفعت شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلّم دونوں جہاں میں اور کیا ہو سکتی ہے؟ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سواری براق بھی معجزہ سے کم نہیں ہے بلکہ عرش و فرش پر آج بھی چیلنج کی حیثیت سے اس کی تیز رفتاری قائم ہے۔ اس قدر جدید ترقی یافتہ سائنسی دور کے باوجود آج تک کوئی بھی جہاز وغیرہ تیز رفتار نہ ہے اور نہ ہی آئندہ قیامت تک ہوگا اس سواری کے انتظامات کُن فیکون کی ذاتِ اقدس ربِ ذوالجلال قادرِ مطلق نے بحیثیت میزبان اپنے مہمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کیلئے فرش سے عرش تک خود فرمائے ہیں۔ خالق کائنات اور عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیر

کی عطا فرمائی ہوئی براق کی تیز رفتاری کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔؟
عرش و فرش تک کی بلندیوں کے فاصلوں کو کون بتا سکتا ہے۔؟
انسان کی حیثیت تو یہ ہے کہ وہ کسی سہارے کے بغیر اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر بلند کر کے اپنے دونوں پاؤں پر ایک فٹ بھی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ چلنا تو دور کی بات ہے یہ حقیقت انسانی عقل کے تصور میں بھی نہیں آ سکتی ہے۔ اس سے لاانتہا ہی فاصلے آناً فاناً معمولی سی ساعت میں طے کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو قرب الٰہی میں لے گئے۔
سبحان اللہ! دیکھیں کیسی عظمت حبیب کبریا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے کہ رب ذوالجلال خود ہی نظم و نسق کر کے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو اُن کی طلب کے بغیر ہی قرب الٰہی میں لا رہے ہیں۔ مگر اللہ جل شانہ کے پیارے نبی حضرت موسٰی علیہ السلام رب ذوالجلال سے اُن کا دیدار کرانے کی استدعا فرماتے ہیں۔ پھر آپ اللہ جل شانہ کی تجلی کی تاب نہ لا سکے اور حضرت موسٰی علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس حقیقت کی عکاسی کتاب مبین بیان فرما رہی ہے چنانچہ ارشاد الٰہی ہے

قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى

صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاَنَا

اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ٥ (پ۹ الاعراف آیت ۱۴۳)

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے رب تو مجھ کو اپنا دیدار کرا، میں دیکھوں تیری طرف۔ اللہ نے فرمایا، ہرگز نہ دیکھ سکے گا تو مجھ کو۔ لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو۔ پس اگر یہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ پس جب اُن کا رب پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوارِ ربانی) نے اس کو ریزہ ریزہ کیا اور حضرت موسیٰؑ بے ہوش کر، گر پڑے، جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں اوّل ایمان لانے والوں میں ہوں۔

(پ۹ الاعراف ۱۴۳)

حضرت جبرئیل علیہ السلام جو تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام پر پیغام لے کر آتے رہے آج وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم کی حیثیت سے براق کی لگام پکڑ کر جا رہے ہیں۔

تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نبیؐ اور رسولؐ کی حیثیت سے) گئے اور امام الانبیاء کی حیثیت سے واپس تشریف لائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء وختم الانبیاء ہیں اس طرح آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ شبِ معراج بھی ارض وسما میں سردار معجزہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعجاز حالتِ بیداری میں اللہ جل شانہ نے عطا فرمایا یہ بھی عظمت اور مقام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کے قلیل حصہ میں عرش و فرش کا مشاہدہ فرمایا اور قربِ الٰہی سے بھی جلوہ افروز ہو کر سفر سے واپس آگئے۔ جس کی حقیقت یوں ہے۔

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
ایک دم میں سرِ عرش گئے آئے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)

واقعہ معراج ہجرت سے ایک قبل وقوع پذیر ہوا حضرت جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک براق پر لے گئے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ عالم بالا کی طرف گئے وہاں مختلف طبقات سماوی میں مختلف جلیل القدر انبیاء سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملاقات فرمائی آخر کار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہائی بلندیوں پر پہنچ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوئے۔ اور اس حضوری کے موقع پر دوسری اہم ہدایات کے علاوہ آپ کو پنج وقتہ نماز کی فرضیت کا حکم ہوا اس کے بعد بیت المقدس کی طرف گئے اور وہاں سے مسجد الحرام واپس تشریف لائے۔

اس سلسلے میں بکثرت روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلّم کو جنت اور دوزخ کا بھی مشاہدہ کرایا گیا۔ یہ سفری کام تو خود رب ذوالجلال بذاتِ خود کر رہے ہیں تشک تو تب ہی ہو سکتا ہے حبیب اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے پر مکمل یقین نہ ہو۔

اصل بات جو معراج کے سلسلے میں سمجھ لینی چاہیے وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے انکی منصب کی مناسبت سے ملکوت السموٰت والارض کا مشاہدہ کرایا ہے اور سماوی حجابات بیچ میں سے ہٹا کر آنکھوں سے وہ حقیقتیں دکھائی ہیں۔ جن پر ایمان بالغیب لانے کی دعوت دینے پر وہ مامور کیئے گئے تھے۔ تاکہ انکا مقام ایک فلسفی کے مقام سے بالکل ممیتز ہو جائے۔ فلسفی جو کچھ کہتا ہے قیاس اور گمان سے کہتا ہے وہ خود اگر اپنی حیثیت سے واقف ہو جائے تو کبھی اپنی کسی رائے کی صداقت پر شہادت نہ دے گا۔ مگر انبیاء علیہ السلام جو کچھ کہتے ہیں وہ براہِ راست علم اور مشاہدے کی بنا پر کہتے ہیں اور وہ خلق کے سامنے یہ شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ ہم ان باتوں کو جانتے ہیں اور یہ ہماری آنکھوں دیکھی حقیقتیں ہیں ۔ (تفہیم القرآن صفحہ ۵۹۰)

معجزہ شق القمر

کتاب اللہ و کتاب مبین میں اللہ جل جلالہ، چاند کی اس حقیقت کی شہادت و گواہی دیتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اور چاند شق (دو ٹکڑے) ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ جو علی کل شئی قدیر ہے، عصورِ کائنات اُسی کی حکمرانی ہر چیز پر ہے

جس وقت کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت کے سچے ہونے کا ثبوت اور تصدیق چاہی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی امی ہیں تو اس حقیقت کی تصدیق کریں بعد میں ہم ایمان لے آئیں گے، اور چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا بھی چیلنج پیش کیا۔ کہ فوراً ابھی ثابت کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ہونا ہی تھا کہ رب ذوالجلال نے شق القمر کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و ختم نبوت کی تصدیق فرمائی۔ اُس ظلمت اور تاریکی کے بے مثل دور میں اس معجزہ کا مکی کی سرزمین میں وقوع پذیر ہونا کوئی معمولی شہادت نہ تھی۔

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

پنجۂ او پنجۂ حق می شود
ماہ از انگشتِ اُو شق می شود

مگر کفارِ مکہ نے فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس عظیم معجزہ کو کھلی آنکھوں سے دیکھا، اُن کے علاوہ کائنات کی ہر بینا آنکھ نے فلک پر شق القمر کا مشاہدہ کیا، اس حقیقت کو دیکھنے کے باوجود بھی اُن کے سیاہ قلوب نے سعادتِ ایمان سے انکار کر دیا۔

"البتہ روایات سے اس کی تفصیلات معلوم ہوتی ہیں اور پتہ چلتا ہے کہ یہ کب اور کیسے پیش آیا تھا۔ یہ روایات بخاری، مسلم، ترمذی، احمد، ابو عوانہ، ابوداؤد، طیاسی، عبدالرزاق، ابن جریر، بیہقی، طبرانی، ابن مردویہ اور ابو نعیم اصفہانی نے بکثرت سندوں کے ساتھ حضرت علی رض، حضرت عبداللہ بن مسعود رض، حضرت عبداللہ بن عباس رض، حضرت عبداللہ بن عمر رض، حضرت حذیفہ رض، حضرت انس رض بن مالک رض اور حضرت جبیر بن معطم سے نقل کی ہیں" (تفہیم القرآن جلد ۵ صفحہ ۲۲۹)

حضرت علیؓ کی قضا نماز

یہ جمالِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اثر تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے عبادت گزار برگزیدہ صحابی عصر جیسی نماز کو حضور علیہ السلام کی راحت و آرام پر قربان کر دیتے ہیں، انہیں یہ تو گوارا تھا کہ اپنی نماز قضا کر دیں مگر یہ گوارا نہ تھا کہ اپنی باسعادت گود کو چہرہ والضحیٰ اور زلف واللیل سے تھوڑے وقت کے لئے بھی محروم کر دیں اور زمانہ گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت علیؓ کے اس عشق تعلق کی لاج رکھتے ہوئے ڈوبتے ہوئے سورج کو پلٹا دیا، تاکہ وہ نماز کما حقہٗ ادا کر سکیں۔ (اقبال اور پیغام عشق رسولؐ از طاہر القادری)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جریرے سے واپسی پر مقام صہبا پر نماز عصر قضا ہو گئی تو سرورِ کونین فخر موجودات نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی تو ڈوبا ہوا یعنی غروب شدہ آفتاب دوبارہ نمودار ہُوا۔

ارض و سما ہیں زیرِ نگیں، کیسا آفتاب
مرضی جو اُن کی دیکھی تو لوٹ آیا آفتاب (رضا بریلوی)

تیری مرضی پا گیا ٭ سورج پھرا اُلٹے قدم
تیری اُنگلی اُٹھ گئی، مہ کا کلیجہ چِر گیا

• دُودھ کے ایک پیالہ سے ستّر اصحابِ صفہ سیر ہو گئے۔ (بخاری)

- حضور (صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے متعدد بار پانی جاری ہوا۔ (بخاری)
- درخت حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اشارے پر چلتے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرتے (مسلم)
- جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم رات گئے اپنے گھروں کو واپس ہوتے تو اُن کو واپس ہوتے تو اُن کو راستہ دکھانے کے لئے کوئی چیز روشن ہو جاتی (بخاری)

(معجزاتِ نبوی و فضائلِ کریمہ علامہ سید محمود احمد رضوی)

سید الانبیاء، ختم الانبیاء، فخر موجوداتِ دوعالم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے بے مثل، لاثانی و لازوال معجزہ ارض وسما میں اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اوّل و آخر صادق و امین ہستی صلی اللہ علیہ وسلم نبی اُمّی ہیں اور یہ لازوال شہادت وصفت ازل سے ابد تک قائم ہے اور قائم رہے گی

نبی امّی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا معجزہ قرآن پاک

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کتاب اللہ وکتاب مبین کو ایسا فصاحت و بلاغت
سے تلاوت فرمایا کہ دلوں کو دائمی طور پر ایسا گرویدہ کر کے رکھ دیا کہ مصیبتوں
کے پہاڑ اور تلواروں کے سروں پر لہراتے ہوئے سائے بھی کچھ اثر نہ کر سکے،
جس کی مثال اصحاب رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ لذّتِ شناسائی نے اُن
کو دُنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا اور دُنیا کے جاہ وجلال، تخت وتاج کو
پاؤں کی خاک کے برابر بھی اہمیت نہ دی۔

یہ سرورِ کونین نبی امّی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا کوئی معمولی معجزہ نہ ہے کہ کتابِ
مُبین اللہ جلّ جلالہٗ نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سینہ مبارک میں خود محفوظ فرمایا

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ
وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ

(پ ۲۹ القیٰمہ ۵ آیت ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹)

ترجمہ: آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم قرآن مجید کی وحی کے وقت زبانِ مبارک کو
حرکت نہ فرمائیں، تو کہ اس کے ساتھ جلدی کریں۔ تحقیق اس کا آپ کی زبان

مبارک سے پڑھنا اور اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جمع کرنا ہمارے ذمے ہے۔ جس وقت آپ پڑھیں اس کو پس ہمارے پڑھنے کی پیروی کریں پس تحقیق اس کا بیان کرنا ہمارے ذمے ہے۔

لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿الفرقان آیت ۳۲﴾

تو کہ اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو مضبوط رکھیں اور ہم نے اس کو بہت ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے۔

حضور نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس بذات خود ارض و سما کے لیے عظیم معجزہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہستی ہیں کہ جنہوں نے مکتب الٰہی میں تعلیم پائی، کورس کتاب اللہ یعنی قرآن مجید

کی تعلیم حاصل کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکتبِ خدا کے طالب علم ہونے کی بنا پر اللہ جل شانہٗ سے تعلیم حاصل کی، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خدمت کے فرائض انجام دیئے۔

قرآن حکیم بھی حضور نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا اعظیم معجزہ ہے جو ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے (لاریب فیہ) اور خدائی کلام ہونے کا دعویٰ ہے، جس نے اپنی صداقت کا چیلنج ۱۴۰۰ سال سے ہمیشہ کے لئے جاری وساری رکھا ہوا ہے جو آج تک قائم ودائم ہے اور قیامت تک رہے گا۔ اس حقیقت کا اظہار کتاب اللہ خود یہاں فرما رہی ہے، جس کا ثبوت شہادت کے طور پر پیش کر رہی ہے۔

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ پ۱۱ سورۂ یونس آیت ۳۸

ترجمہ: کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے اس کو اپنی طرف سے بنا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ تم بھی اس کی مانند ایک سورت بنا کر لے آؤ اور خدا کے سوا تم جن کو بلا سکو، بلا بھی لو، اگر تم سچے ہو۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا پ۱۵ سورۂ آیت ۸۸

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیں کہ اگر انسان اور جن اس بات پر مجتمع

Marfat.com

ہوں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں، تو اس جیسا نہ لا سکیں گے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

یہ قرآن حکیم کا اعجاز ہے کہ آج تک قرآن حکیم کا کوئی

نہ ہے اور نہ ہی آئندہ ہوگا۔ اس آسمانی کتاب کی تنزیل ربّ ذوالجلال کی جانب سے ہے اور اللہ جل شانہ، خود ہی اپنی کتاب اللہ کی:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر آیت ۹) حفاظت اور نگرانی فرما رہے ہیں۔

اس سے زیادہ معجزہ بزرگی اور شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور کیا حاصل ہو سکتی ہے آج بھی یہ فضیلت قرآن حکیم کو حاصل ہے کہ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

قرآن مجید کو خدا کا کلام اور فرمانِ الٰہی ہونے کا شرف اور اعجاز اس بنا پر آج قائم و حاصل ہے کہ نزول سے لے کر اب تک اُسی صورت میں موجود ہے اور کلامِ الٰہی ہر قسم کے تغیّر اور اختلاف سے بھی مبرّا ہے اور بدلتے ہوئے زمانہ کے اثرات سے دائمی پاک ہے، اس کی اپنی حقیقت اور صداقت ہے جو ہر زمانے پر حاوی ہے، یہی اس کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے، جس کی شہادت کتاب مبین خود پیش کر رہی ہے اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ لو کان

من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً o

تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ کسی اور کی طرف سے آیا ہوتا تو ضرور اس میں بڑا اختلاف پاتے۔

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر پ۲۷)
ہم نے قرآن حکیم کو سیکھنے کے لئے آسان کر دیا، تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے

تمام مکاتبِ فکر اس حقیقتِ الٰہی پر متفق ہیں کہ اللہ جل شانہ ہر جگہ موجود ہیں اور ربّ ذوالجلال اپنی موجودگی کی شہادت کتابِ مبین میں خود فرما رہے ہیں، جس کا بین ثبوت آیاتِ مقدسہ ہیں، فرمانِ الٰہی ہے: فَهُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا (قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ پ۲۸ المجادلہ ۵۸) وہ اُن کے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی ہوں مزید وضاحت فرمائی جا رہی ہے تاکہ ارض و سما میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ (پ۲۷ الحدید آیت ۴)

اور وُہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔

مگر ہر جگہ عرش و فرش پر موجودگی کے باوجود آج تک نہ کسی نے دیکھا ہے اور نہ ہی کوئی دیکھنے کی تاب لا سکتا ہے۔ اُسے تو اُس کے اپنے پیغمبر حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام بھی دیکھنے کی تاب نہ لا سکے۔ مگر وہ ذاتِ اقدس تو صرف اپنی صفاتِ الٰہیہ ہی کی بدولت پہچانی جا رہی ہے۔ بعینہٖ اس حقیقت پر متفق ہیں کہ نبی اُمّی حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم مبارک منجانب اللہ جل شانہٗ عطائی ہے، جس کی وسعتوں کی کوئی حد ہی نہیں ہے جس کی شہادت خود کتابِ مبین ہے۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ

Marfat.com

بیشک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے، جن و انس اس حقیقت کو جان نہیں سکتے۔ اور نہ ہی کوئی اندازہ لگا سکتے ہیں اور نہ ہی آج تک عرش و فرش والے بیان کر سکے ہیں اور نہ ہی کر سکیں گے۔ یہ حقیقت انسانی عقل کی رسائی اور غور و فکر سے باہر ہے۔

یہ تو ذاتِ اقدس ہی بہتر جانتی ہے جو مصوّرِ ارض و سما بھی ہے اور وُہ نگہبان بھی ہے کہ اُس ذات نے کس قدر علم عطا فرمایا ہے اسی رازِ حقیقی سے عرش و فرش والے بالکل لاعلم ہیں اور کچھ بھی نہیں جانتے ہیں کہ اُس نے اپنے پیارے حبیبِ کبریا صلّی اللہ علیہ وسلم کو کیا کیا اور کس کس اندازِ محبّت سے نوازا اور کن کن حقیقتوں میں اپنا رازداں عرش و فرش میں بنایا ہے۔ ربّ ذوالجلال کو تو یہ بھی گوارا نہیں کہ اُس کا حبیبؐ اپنے دستِ مُبارک میں قلم کا سہارا لے اور یہ بھی محبُوب کی شانِ شایان سمجھا کہ آپؐ کو سب کچھ بن مانگے عطا فرمایا، بلکہ مزید دِل جوئی اور علم کی وسعت کے لئے وظیفہ و دُعا فرمائی۔ ارشادِ الٰہی ہے:۔

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۬ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ قال پ ۱۶ طٰهٰ ۲۰ آیت ۱۱۴)

اور آپؐ قرآن پاک کی تلاوت میں جلدی نہ فرمائیں قبل اس سے

Marfat.com

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جانب اُس کی وحی مکمل ہو جائے اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرمائیں کہ اے میرے ربّ مجھ کو زیادہ علم عطا فرما۔

"علّامہ اسمٰعیل حقیؒ نے یہاں بڑی پیاری بات لکھی ہے در لطائف قشیریؒ مذکور است کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام زیادہ علم طلبید اورا حوالہ لخضر کردند، بے طلب پیغمبر ما را صلّے اللہ علیہ وسلّم دعائے زیادتی بیاموخت وحوالہ بغیر خود نہ کرد تا معلوم شود کہ آنکہ در مکتب ادبُ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ سبق وقُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا خواند باشد، ہر آئینہ در درس گاہ علمک مالم تکن تعلم نکتۂ عظمت علم الاوّلین والآخرین بگوش سوش مستفیدان حقائق اشیاد توانند رسانید،"

علمہائے انبیاء واولیاء — در دلش رخشندہ چوں شمس الضحٰی

عالمے کا آموزگارش حق بود — علم اوبس کامل مطلق بود

ترجمہ: لطائف قشیری رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے علم کی زیادتی کا سوال کیا تو اُنہیں خضر کے حوالے کر دیا گیا اور ہمارے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بن مانگے زیادتی علم کی دُعا سکھا دی اور اپنے سوا کسی کی طرف کسبِ علم کے لئے جانے کی اجازت نہ دی، تاکہ دُنیا کو معلوم ہو جائے کہ وہ ہستی جس نے اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ کے مکتب میں وقُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کا سبق پڑھا ہے وہ علمک مالم تکن تعلم

Marfat.com

کی درس گاہ میں حقائق اشیا کی جستجو کرنے والوں کے گوش ہوش میں تحملت علم الاوّلین والآخرین کا نقطہ پہنچا سکتا ہے۔

ترجمہ اشعار رومی: تمام انبیاء اور اولیاء کے علوم آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قلب مبارک میں چاشت کے سورج کی طرح چمک رہے ہیں، وہ عالم جس کا اُستاد حق تعالےٰ ہو اُس کے علم کے کمال کا کوئی کیسے اندازہ لگا سکتا ہے۔

آخری سطروں کی وضاحت ضروری ہے کہ عام تعلیم یافتہ حضرات بھی اس سے لُطف اندوز ہوسکیں۔

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ارشاد کہ اَدَّبَنِی رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ، میرے ربّ نے مجھے ادب سکھایا ہے اور خُوب سکھایا ہے گویا یہ وہ مدرسہ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے تعلیم حاصل کی ہے اور اِس مدرسہ کا پہلا سبق یہ ہے وقل ربِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی ہر وقت یہ دُعا مانگو کہ اے میرے ربّ میرے علم میں مزید اضافہ فرما۔ یہ مدرسہ جس کا پہلا سبق ہے اُس کے فیض سے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ کا مرتبہ نصیب ہُوا یعنی اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلّم جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے ہم نے آپ کو سکھا دیا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ حقائق اشیاء کی تلاش کرنے والوں کے کانوں

Marfat.com

تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان پہنچا فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ یعنی تعلیم الٰہی سے مجھے پہلے لوگوں کا علم بھی حاصل ہو گیا اور بعد میں آنے والے لوگوں کا علم بھی حاصل ہو گیا۔ قال الم ۱۶ طٰہٰ ۲۰ آیت ۱۱۴ کی شرح میں ضیاء القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹-۱۴۸)

Marfat.com

زیارتِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تمنا کون سا مسلمان ایسا ہوگا جس کو نہ ہو لیکن عشق و محبت کی بقدر اس کی تمنائیں بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر و مشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کیے ہیں کہ ان پر عمل سے سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہوئی۔

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے۔

مَنْ صَلّٰى عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ ۝

"جو شخص روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ارواح میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا"

اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پیئے گا اور جل شانہٗ اس کے بدن کو جہنم پر حرام

فرما دیں گے۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ ابوالقاسم لیثی نے اپنی کتاب میں یہ روایت نقل کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی، دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا وہ یہ درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ عَلَیْہِ وَتَرْضٰی

جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا، وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا اور اس پہ اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ زاد السعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور اقدس پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولتِ زیارت

میسر ہوئی ہے۔ (فضائل درود شریف ۵۵ فصل دوم)

بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نمازِ نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار گیارہ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام سو بار یہ درود پڑھے انشاء اللہ تین جمعہ نہ گذرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی، وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ کے پچیس بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولتِ زیارت نصیب ہو وہ یہ ہے:۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ حیوٰۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ باوضو ایک پرچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" احمد رسول اللہ پینتیس ۳۵ مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے

اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوعِ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہُوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہُوا کرے۔

تنبیہ

خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن دو امر قابلِ لحاظ ہیں۔

اوّل وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے نشر الطیب میں فرمایا ہے، حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

"جاننا چاہیئے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہُوا، اُس کے لئے بجائے اس خواب میں زیارت سے مُشرّف ہو جانا سرمایۂ تسلّی اور فی نفسہٖ ایک نعمتِ عظمیٰ اور دولتِ کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہُوب ہے وَلَنِعْمَ مَاقِیْلَ ہے۔

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی ہے جب تک کہ اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو۔

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں، البتہ غالب یہ ہے کہ کثرتِ درود شریف و کمالِ اتباعِ سنّت و غلبۂ محبت پر اس کا ترتّب

ہو جاتا ہے لیکن لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے پر مغموم و محزون نہ ہونا چاہیئے کہ بعض کے لئے اس میں حکمت و رحمت ہے ۔

عاشق کو رضائے محبوب سے کام
خواہ وصل ہو تب، ہجر ہو تب

وَلِلّٰہِ دَرُّمَنْ قَالَ
اُرِیْدُ وِصَالَہٗ وَیُرِیْدُ ھَجْرِیْ
فَاَتْرُکُ مَا اُرِیْدُ لِمَا یُرِیْدُ

مَیں اُس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے ۔
مَیں اپنی خُوشی اُسی کی خُوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہُوں ۔

(فضائل درود شریف ۱۳۵ فصل دوم)

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے

عارف شیرازی فرماتے ہیں :۔

فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈو کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے ۔"

اسی وجہ سے یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ اگر زیارت ہو گی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی ، کیا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں بہت سے صُورۃً زائر معنیً مہجور' اور بعضے صُورۃً مہجور جیسے اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ معنیً قریب سے مسرور تھے یعنی حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی۔ لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ مشہور تابعی ہیں۔ اکابر صوفیا میں ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہو چکے تھے لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اُن کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے اُن سے ملے وہ ان سے اپنے لئے دُعائے مغفرت کرائے۔ ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے۔ تم اُن سے دُعائے مغفرت کرانا (اصابہ)

گو تھے اویس رضی اللہ عنہ دُور مگر ہو گئے قریب
بوجہل تھا قریب مگر دُور ہو گیا

روضۂ اقدس واطہر پر درود و سلام

لَاطِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهُ
طُوبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

کوئی خوشبو اس خاک کے برابر نہیں جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو اپنے دامن میں سجایا ہوا ہے۔ یعنی روضۂ اقدس کی خاک ہر قسم کی مٹی سے افضل ہے۔)

خم جس کی فضیلت پر دو عالم کی جبیں ہے
سجدہ گہ کونین وہ طیبہ کی زمیں ہے

روضہ مبارک کے ارد گرد لگی ہوئی جالیوں کو یعنی اس عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

روضۂ اقدس کو پیتل کی جالیوں سے اور دیگر اطراف کو لوہے کے جالی دار دروازوں سے بند کر رکھا ہے چہرہ اقدس وانور کے سامنے والے حصے کو مواجہ شریف کہتے ہیں۔ مواجہ شریف کی طرف ہر سہ مزارات اقدس و متبرک کے سامنے گول گول سے تقریباً چھ سات انچ قطر کے سوراخ ہیں ایک متبرک دروازہ بھی بند ہے جو تمام دروازوں کی مانند ہر وقت بند رہتا ہے۔ اس بند درمیانی دروازہ اور تین سوراخوں والی جالیوں کے بالائی

Marfat.com

حصہ پر الحجرات کی آیت نمبر ۳ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ... عَظِیْمٌ" تحریر شدہ ہے جیسا کہ روضہ مبارک صلی اللہ علیہ سے صاف نمایاں ہے۔

ترجمہ: بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پست رکھتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو تقویٰ کے لئے مختص کر لیا ہے اُن کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم ہے۔

اس متبرک بند دروازہ اور متبرک تین سوراخوں والی جالیوں کے مغرب کی جانب جالیوں کے بالائی حصہ پر یعنی الحجرات آیت نمبر ۳ کے بمقابل مغرب میں مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۴۰

اور اسی طرح الحجرات آیت نمبر ۳ کے بمقابل مشرقی جانب یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ حٰمٓ پ۲۶ الحجرات آیت ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ہی زور سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کرو جس طرح کہ تم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو، اس بے ادبی سے کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

پیتل کے بڑے پترے سے گھرے ہوئے سوراخ کے سامنے

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين

Marfat.com
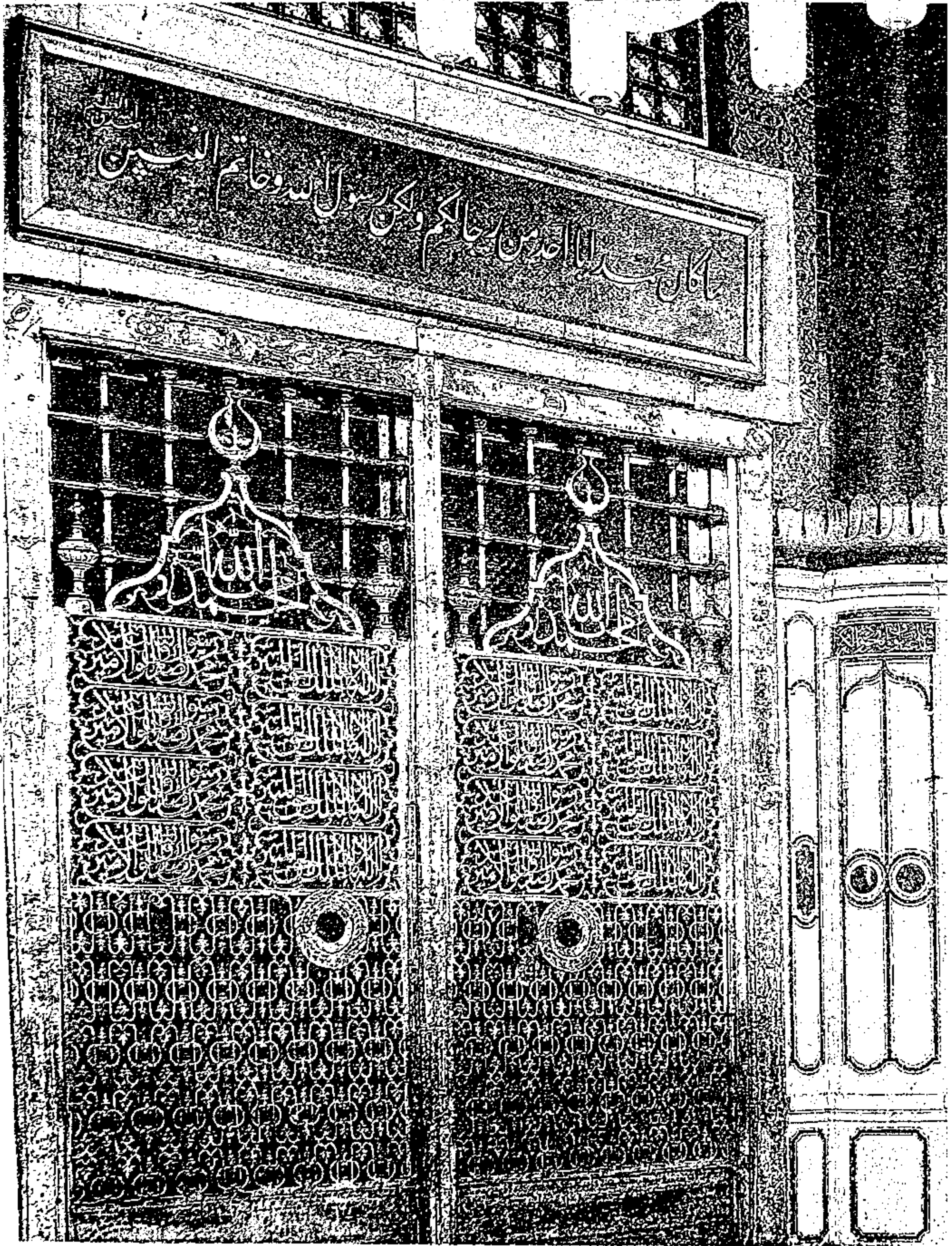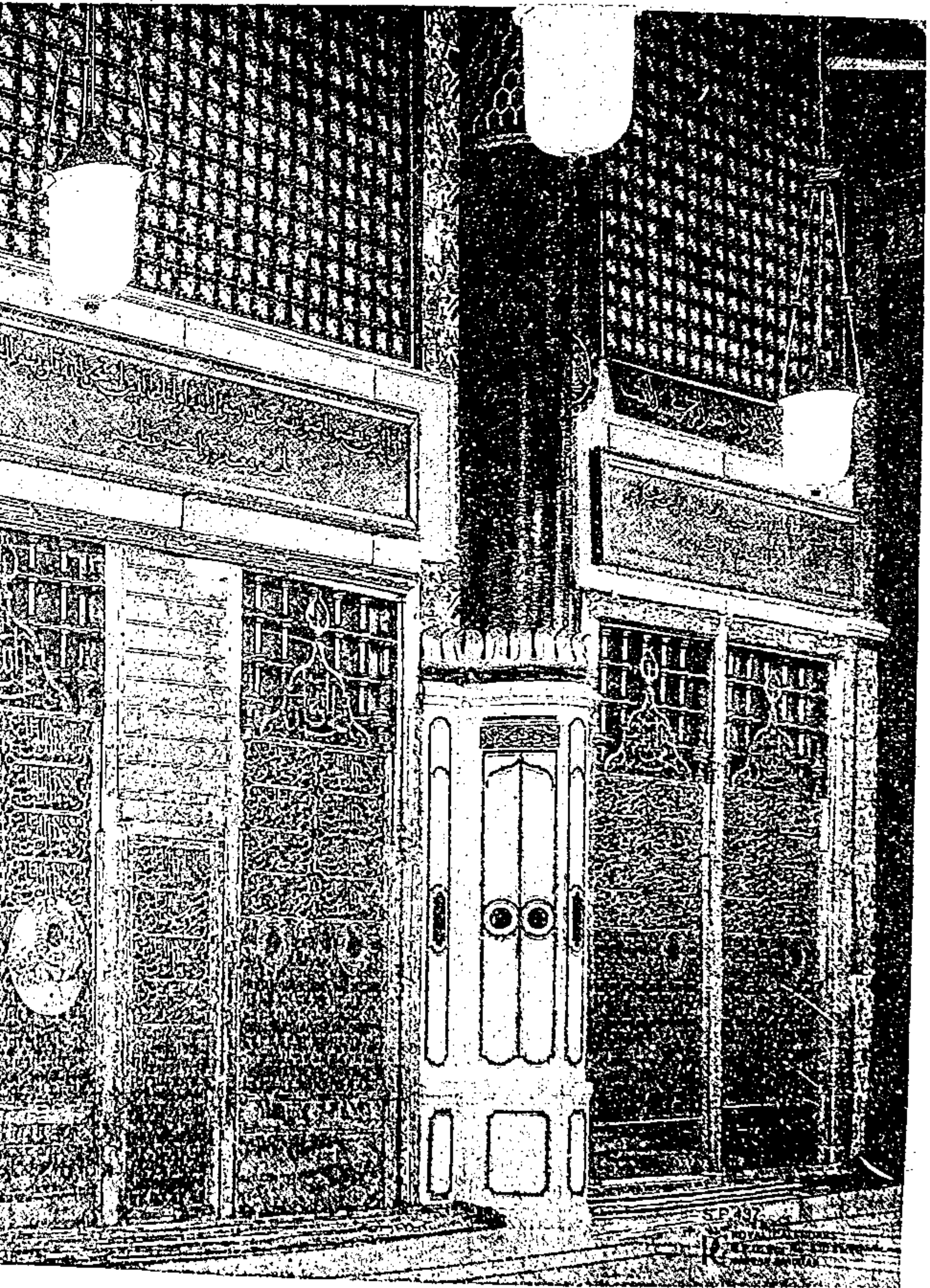
جنوب کی جانب یعنی قبلہ کی جانب پشت کر کے روضۂ اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" پہ خلوصِ دل سے آدابِ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت تعظیم و احترام سے عاجزی و انکساری سے خشوع و خضوع کی حالت میں نگاہیں جھکا کر کچھ فاصلہ پہ کھڑے ہو کر دھیمی دھیمی مدھم آواز سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود و سلام کا نذرانۂ عقیدت پیش کریں، جتنا بھی ہو سکے، دل و جان کو فدا کرتے ہوئے اطاعتِ محبت کی تصویر بن جائیں اور آبدیدہ ہوں کہ آنسو تسبیح ہو جائیں، کیونکہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا مقدس مقام عالی ہے کہ جہاں پہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی باادب حاضری فرماتے ہیں۔

کیا پتہ ہے کہ یہ دیدار کی گھڑیاں آج آخری ہوں، پھر زندگی وفا نہ کرے اور روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پہ دوبارہ حاضری کا موقعہ نہ ملے، کیونکہ قبل ازیں ساری زندگی زیارتِ پاک کو ترستی رہی آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مستفید ہو رہا ہوں۔

آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت پاک سے دامن کو دھو رہا ہوں۔

یہ تو احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روضۂ مبارک میں حیات ہیں اور درود و سلام کو سن رہے ہیں اور میری حاضری سے بھی آگاہ ہیں۔

خوشا چشم کہ دید آں روئے زیبا
خوشا دل کہ دارد خیالِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

درود وسلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ

یا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُزَّمِّلُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُدَّثِّرُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَشِیْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَذِیْرُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَکْرَمَ وُلْدِ اٰدَمَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْخَيْرِ وَفَاتِحَ الْبِرِّ وَهَادِيَ الْاُمَّةِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰٓى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

جَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِيْنُهٗ وَصَفِيُّهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ اُمَّتَكَ وَاَوْضَحْتَ الْحُجَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَاَقَمْتَ الدِّيْنَ وَجَاهَدْتَّ وَعَبَدْتَّ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ يَا خَيْرَ

الرُّسُلِ إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَیْکَ کِتَابًا صَادِقًا
قَالَ فِیْہِ (وَلَوْ أَنَّھُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا
رَّحِیْمًا ٥ سورۃ النسآء ایۃ ۶۴

اے اللہ کے رسول آپؐ پر سلام، اے اللہ کے نبیؐ آپ پر سلام
اے اللہ کے حبیبؐ آپ پر سلام، اے اللہ کی مخلوق سے بہتر آپؐ پر
سلام، اے مُزمّل آپ پر سلام۔ اے مُدثّر آپؐ پر سلام۔ اے نبیؐ رحمت
آپ پر سلام۔ اے اُمت کی شفاعت کرنے والے آپؐ پر سلام، اے
ابوالقاسم آپؐ پر سلام۔ اے بشارت دینے والے آپ پر سلام، اے
ڈرسُنانے والے آپؐ پر سلام۔ اے آدم کے سب سے معزز فرزند آپؐ
پر سلام اے انبیاء و مُرسلین کے سردار آپ پر سلام۔ اے خاتم النّبیین آپؐ
پر سلام۔ اے سب سے مشہور قائدؐ آپؐ پر سلام۔ اے بھلائی کے رہنما،
اے نیکی کے رہنما، اے نیکی کے فاتح اور ہادیٔ اُمت آپؐ پر سلام
آپ پر سلام ہو اور آپؐ کے ان طیّب و طاہر اہل بیت پر جن سے اللہ تعالیٰ
نے نجاست دُور کر کے اُنہیں خُوب پاک وصاف کر دیا ہے۔ آپؐ پر سلام
ہو اور آپؐ کے سب اصحاب اور آپؐ کی ازواج مُطہّرات امّہات
المومنین پر سلام ہو۔ آپ پر سلام ہو اور تمام انبیاء و مُرسلین اور اللہ کے
نیک بندوں پر سلام ہو اے اللہ کے رسولؐ اللہ آپ کو ایسا احسن اور
افضل بدلہ دے جو اُس نے کسی نبی کو اُس کی قوم کی طرف سے اور رسُول

کو اُس کی اُمّت کی طرف سے دیا۔ مَیں گواہی دیتی/دیتا ہُوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں، مَیں گواہی دیتی/دیتا ہُوں کہ آپؐ اُس کے بندے اور اُس کے رسُولؐ ہیں اُس کے امین ہیں، اُس کے مخلص دوست ہیں اور اُس کی مخلوق میں سے اُس کے اعلیٰ بندے ہیں۔ مَیں گواہی دیتی/دیتا ہُوں کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا آپؐ نے امانت ادا کر دی اور اپنی اُمت کی پُوری خیر خواہی کی اور دینِ حق کی دلیل روشن کی اور اللہ کی راہ میں خُوب جہاد کیا اور دین کو مضبوط کیا۔ آپؐ نے اپنے دُشمن سے جہاد کیا اور اپنے ربّ کی عبادت کی یہاں تک کہ آپؐ کو موت آگئی۔ اے خیر الرّسل۔ اللہ عزّوجلّ نے آپؐ پر سچی کتاب نازل فرمائی جس میں اُس نے فرمایا۔

اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے تمہارے پاس آجاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسُول بھی ان کے لئے استغفار کرتا تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے۔

حجرۂ مقدسہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دفن ہونے سے پہلے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ معمول تھا کہ جب زیارت کے لئے حاضر ہوتیں تو اوڑھنی کا زیادہ اہتمام نہ کرتیں کہ یہاں ایک میرے سرتاج (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور دُوسرے میرے والد محترم۔ لیکن جب فارُوقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے وہاں دفن ہونے کے بعد تشریف لاتیں تو بڑے اہتمام سے سر کو اوڑھنی سے ڈھانپ کر حاضر ہوتیں۔

(ضیاء القرآن جلد سوم (الروم کی شرح میں) صفحہ ۵۸۹)

علامہ سامری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے سلام اور دُعا کی کیفیت لکھی ہے

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ لِنَبِیِّکَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا o وَ اِنِّیْ قَدْ اَتَیْتُ نَبِیَّکَ مُسْتَغْفِرًا فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُوْجِبَ لِیَ الْمَغْفِرَۃَ کَمَا اَوْجَبْتَھَا لِمَنْ اَتَاہُ فِیْ حَیَاتِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تو نے اپنے کلام پاک میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یُوں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور پھر اللہ جل شانہٗ سے معافی چاہتے ہو مانگتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ اور ضرور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔ اور مَیں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ہوں، اس حال میں کہ استغفار کرنے والا ہوں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تُو میرے لئے مغفرت کو واجب کردے، جیسا کہ تُو نے مغفرت واجب کی تھی اُس شخص کے لئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُن کی زندگی میں آیا ہو۔ اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے۔

دوسرے انبیاء کو ہمیشہ اُن کے نام سے مخاطب کیا جاتا ہے یا آدمؑ یا نوحؑ یا ابراہیمؑ۔ لیکن اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حبیب

بھی خطاب فرمایا تو نام لے نہیں، بلکہ اسمِ وصفی سے۔ اس سے مقصود حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عظمتِ شان اور جلالتِ قدر کا اظہار ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مفسرین نے لکھا ہے

نَادَاهُ جَلَّ وَعَلَا بِوَصْفِهٖ دُوْنَ اِسْمِهٖ تَعْظِيْمًا لَهٗ تَفْخِيْمًا

یعنی اللہ تعالےٰ اپنے محبوب کی تعظیم وتکریم اور اظہارِ شان کے لئے وصفِ ثبوت سے یاد فرمایا اور نام لے کر ندا نہیں دی۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔

حضرت سہیل فرماتے ہیں۔

من لم یر نفسہ فی ملك الرسول ولم یر لانیۃ عبہ فی جمیع احوالہ لم یذق حلاوۃ سنتہ

جو شخص اپنے آپ کو حضور کا غلام نہ سمجھے اور اپنے تمام حالات میں اپنے آپ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمرانی تسلیم نہ کرے اُس نے سنّت کی شیرینی کا مزہ نہیں چکھا۔ (ضیاء القرآن شرح سورہ احزاب)

سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام

حق تعالیٰ کی بڑی جن پر نگاہِ انتخاب

ان وفا پرور نبی کے دوستاروں کو سلام (صلی اللہ علیہ وسلم)

تقریباً تین فٹ دائیں جانب سرک کر درمیانی سوراخ کے سامنے نگاہیں جھکا کر باادب کھڑے ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت کریں اور آہستہ آواز میں سلام پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقُ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ ط

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خلیفہ سلام ہو آپ پر اے ساتھی رسول اللہ کے دوسرے دو میں کے جب کہ وہ غار میں تھے۔ سلام ہو آپ پر اے ہستی کہ جس نے خرچ کیا اپنا مال سارا اللہ اور اُس کے رسول کی محبت میں، یہاں تک کہ اُتار دیا اپنی عبا کو بھی راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے محبت کو آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا۔ سلام ہو آپ پر اے سب سے پہلے خلیفہ اور سرتاج عُلماء اور خُسر نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رحمت اللہ کی ہو آپ پر اور اُس کی برکتیں۔ (کتاب الحج ص ۲۰۱، ۲۰۲)

Marfat.com

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سلام

نورِ حق پھیلا ہے جن کے دم سے شرق و غرب میں
آسمانِ رُشد کے اُن چاند تاروں کو سلام

تھوڑا سا دائیں طرف سرک کر تیسرے سوراخ کے سامنے نگاہیں جھکا کر باادب کھڑے ہوں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زیارت کریں اور دھیمی آواز سے سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَنَفِیَّ الْمِحْرَابِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ

وَالْاَیْتَامِ ؕ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ سَیِّدُ الْبَشَرِ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ مِّنْ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاْوٰکَ ؕ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِہْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کتاب الحج ۲۰۲، ۲۰۳

سلام ہو آپ پر اے عمر بن خطاب، سلام ہو آپ پر اے فرمانے والے انصاف اور ٹھیک بات کے۔

سلام ہو آپ پر اے زینت دینے والے محراب کو۔ سلام ہو آپ پر اے غلبہ دینے والے اسلام کے۔ سلام ہو آپ پر اے توڑنے والے بتوں کے۔ سلام ہو آپ پر اے مددگار فقیروں، ضعیفوں، بیواؤں اور یتیموں کے۔ آپ وہ ہیں کہ فرمایا آپ کے حق میں انسانوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا کوئی نبی میرے بعد تو البتہ ہوتا، عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب راضی ہوتا، اللہ تعالیٰ آپ سے راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور جائے سکونت اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا سلام ہو۔ آپ پر اے دوسرے خلیفہ اور سرتاج علماء اور خسر نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اُس کی برکتیں نازل ہوں۔

مشترکہ سلام

اس متبرک مقام پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سر حضور علیہ السلام کے سینہ مبارک کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ کا سر حضرت صدیق اکبرؓ کے سینہ کے برابر ان کے علاوہ ایک قبر کی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے محفوظ بتائی جاتی ہے یہاں کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیں۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا رَفِيْقَيْ وَمُشِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُعَاوِنَيْنِ لَهٗ عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّيْنِ وَالْقَائِمَيْنِ بَعْدَهٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ جَزَاكُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ جَزَاءٍ رَبَّنَا اَنْ يَّتَقَبَّلَ سَعْيَنَا وَيُحْيِيْنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَيُمِيْتَنَا عَلَيْهَا وَيَحْشُرَنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ترجمہ: "سلام ہو آپ دونوں پر اے وزیر رسول اللہ کے سلام ہو آپ دونوں پر اے مددگار رسول اللہ کے، سلام ہو آپ دونوں پر اے ساتھ سونے والو! رسول اللہ کے، سلام ہو آپ دونوں پر اے ساتھی اور مشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مددگار ان کے دین کے قائم کرنے میں اور قائم ہونے والے ان کے بعد مسلمانوں کی مصلحتوں

کے ساتھ بدلہ دے آپ دونوں کو بہترین بدلہ، ہم آپ کے پاس آئے ہیں، دُعا فرمائیں ہمارے ربّ سے، کہ وہ قبول فرمائے، ہماری کوششوں کو اور ہمیں زندہ رکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور موت دے ہمیں اسی پر اور حشر فرمائے ہمارا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زُمرہ میں، سلام ہو آپ دونوں پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں

دُوسرے کی طرف سے سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

مِنْ فلاں بن فلاں کی طرف سے عاجزی سے سلام پیش کریجے اور پھر روضہ مبارک یا چہرہ انور مبارک کے سامنے یہ دُعا پڑھیں۔ سلام کے بعد اسطوانہ ابولبابہ کے پاس آکر دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر خوب دُعائیں مانگیں۔

ملائکہ پر سلام

بابِ جبرئیل کے قریب آکر وحی نازل ہونے کی جگہ کھڑے ہو کر ملائکہ مقربین پر سلام پڑھیں :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جِبْرَائِيْلَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مِيْكَائِيْلَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْرَافِيْلَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عِزْرَائِيْلَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ

اَلْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كَافَّةً عَامَّةً

(آداب حج وعمرہ) ص ۵۲

روضہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر سلام

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارک پر آکر سلام پیش کریں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰہِ رضی اللہ تعالیٰ
عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ

اہل جنت البقیع والوں پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ
غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ ۔

سلام ہو تم پر اس گھر کے مومن اہل قبور، تم سے جو وعدہ کیا گیا تھا
وہ تم کو پورا پورا قیامت میں ملے گا اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے
ہیں۔ یا اللہ آپ اہل بقیع کی مغفرت فرمادیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام

اقتدار جن کی دکھائی ہے ہمیں راہِ نجات
اِن حیاتِ مصطفےٰ کے راز داروں کو سلام

حضرت سید عثمان بن عفان کے مزار پر یہ سلام پڑھیں۔ آپ کا
مزار جنت البقیع میں ہے

Marfat.com

خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع کے مشرقی شمال گوشہ کے قریب مدفون ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ.

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْكَ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمٰنِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَاْوٰكَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی کہ شرماتے تھے آپ سے فرشتے اللہ تعالیٰ کے۔

سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی جس نے زینت بخشی قرآن پاک کو اپنی تلاوت سے۔

سلام ہو آپ پر اے تیسرے خلیفہ راشد، راضی ہوا اللہ تعالیٰ آپ سے ور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنائے جنت کو آپ کا گھر اور ٹھکانا، سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں،

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام

شہدائے اُحد: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا محترم حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر بوقتِ حاضری یہ سلام پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَ يَا اَسَدَ رَسُوْلِهٖ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءُ يَا سُعَدَآءُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءِ اُحُدٍ۔ كَآفَّةً عَامَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سلام ہو آپ پر اے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

سلام ہو آپ پر اے عمِّ محترم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

سلام ہو آپ پر اے عمِّ بزرگوار اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

سلام ہو آپ پر اے چچا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

سلام ہو آپ پر اے چچا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

سلام ہو آپ پر اے سردار شہیدوں کے اور اے اللہ کے شیر اور شیر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔
سلام ہو آپ پر اے سیدنا عبداللہ بن جحش، آپ نے صبر کیا پس آپ کا گھر بہتر ہے۔ مصعب بن عمیرؓ
سلام ہو آپ پر اے شہدائے اُحد، سب کے سب پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ رہنمائے عمرہ و زیارات صـ۱۴۰)

شُہدائے اُحد

زندگی تھی وقف جن کی دینِ حق کے واسطے
شرعِ پیغمبر کے اُن خدمت گزاروں کو سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءُ يَا سُعَدَآءُ نُجَبَآءُ يَا نُقَبَآءُ يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ كَافَّةً عَامَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

سلام ہو آپ پر اے شہیدو۔ نیک بختو اے شریفو! اے سردارو! اے مجسم صدق و وفا!
سلام ہو آپ پر اے کوشش کرنے والو! اللہ کی راہ میں کوشش کا حق۔

سلام ہو آپ پر بدلے میں اس کے آپ نے صبر کیا، پس کیا اچھا ہے گھر آخرت کا۔

سلام ہو تم پر اے شہدائے اُحد سب کے سب پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہیں۔

جنگِ بدر میں جب بڑے بڑے مشرکینِ مکہ ہلاک ہوئے تو ابوجہل، عتبہ وغیرہما مشرکین کی لاشیں ایک گڑھے میں پھینک دی گئیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں تشریف لائے اور ایک ایک کا نام لے کر فرمایا یا فلاں بن فلاں، یا فلاں بن فلاں ھل وجدتم ما وعدکم ربکم حقًا فانی وجدت ما وعدنی ربی حقًا ؟

اے فلاں فرزند فلاں، اے فلاں پسر فلاں: ذلت اور عذاب کا جو وعدہ تمہارے رب نے تم سے کیا تھا اس کو تم نے سچا پالیا؟ بے شک میرے رب نے نصرت و کامرانی کا جو وعدہ میرے ساتھ فرمایا تھا میں (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے سچا پالیا۔

فقال لہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ما تخاطب من اقوام قد جیبغوا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسے لوگوں سے خطاب فرما رہے ہیں جو بے جان لاشے ہیں۔

فقال والذی بعثنی بالحق ما انتم باسمع لما اقول ولکنھم لا یستطیعون جواباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اُس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میری بات تم اُن سے زیادہ

ہیں سُن رہے ہے، لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

اس حدیث سے صراحتہً ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان تو مسلمان کفار و مشرکین کے مردے بھی سنتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنت البقیع میں آرام فرمانے والے اپنے غلاموں کے پاس تشریف لے جاتے یا شہداءِ اُحد کے مزارات پر قدم رنجہ فرماتے تو ان الفاظ میں اہلِ قبور کو سلام فرمایا کرتے

السّلام علیکم یا اہل القبور

اے قبروں میں رہنے والو! تم پر سلام ہو۔

زیارت قبور کے آداب میں سلام کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

ضیاء القرآن جلد سوم ص۶۶۳

جَنّتُ المُعَلّٰی والوں پر سلام

جنتُ المُعلّٰی مکہ معظمہ کا مشہور اور قدیمی قبرستان ہے، اس وقت اب تاریخی قبرستان کے درمیان میں سے سڑک گزرنے کی بنا پر دو حصّوں یعنی پرانے اور نئے حصہ پر مشتمل ہے، پرانے حصہ میں شمال کی جانب ایک چھوٹا احاطہ ہے جس کے چاروں طرف دیوار ہے، لوہے کی جالیوں والے دروازے سے بند ہے۔ اس احاطہ میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کے نہایت پیارے پیارے صاحب زادگان قاسم، طاہر اور طیبؓ

رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبدالمطلب اور چچا محترم جناب ابوطالب، اس پرانے حصے میں بہت سے صحابہ کرامؓ، تابعین اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔

اس قبرستان میں زیارت کے لئے جائیں تو اس مقدس قبرستان میں مدفون ارفع واعلیٰ ہستیوں کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے انتہائی محبت وعقیدت کے ساتھ سلام (بپیش خدمت کریں) پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَنَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ۝

تم پر سلام ہو، اے مومنوں کی بستی کے رہنے والو اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے اور ہم اپنے اور تم سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کے خواستگار (طلب گار) ہیں۔

قبرستان والوں پر سلام

آپ جب بھی قبرستان میں جائیں تو نہایت خلوص ومحبت سے اہلِ قبرستان پر سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (ترمذی)

تم پر سلام ہو، اے قبروں میں رہنے والو۔
ہم کو اور تم کو اللہ بخشے، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔

Marfat.com

اولیاء اللہ کے درود پاک

درود تاج

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَفَوْقَ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ

مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَيْنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ ط يَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط

درودِ قرآنی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
بِعَدَدِ مَا فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا
حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ
اَلْفًا اَلْفًا

اے اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر درود نازل فرما قرآن کے حروف کے مطابق اور ہر ہر حرف کے بدلے ایک ایک ہزار کے عدد کے مطابق فرما۔

درودِ محمدی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً
بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰہِ

اے ہمارے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول اور نبی امی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اس مقدار کے

درودِ خضری

صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ
وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) پر درود وسلام نازل فرما۔

درودِ حل المشکلات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا

Marfat.com

مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِیْ
اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اے ہمارے اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، سلام اور برکت نازل فرما۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری شفاعت (سفارش کیجیے) کیونکہ ہر حیلہ اور کوشش سے ہم تنگ آچکے ہیں (آ گئے ہیں)

درُودشفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ
شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ

اے اللہ جل شانہٗ درود وسلام اور برکت نازل فرما اپنے پیارے حبیب شفیع المذنبین پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحابؓ پر نازل فرما۔

ان کے علاوہ اور بے شمار درود پاک ہیں جیسے درود مقدس درود لکھی، درود ماہی اور دیگر درود پاک؛ اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے صرف چھوٹے چھوٹے درود پاک تحریر کئے ہیں۔

درود ہر مشکل کشا

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّنَا یَا کَرِیْمُ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ بِعَدَدِ كُلِّ
ذَرَّةٍ وَّخَلَائِقَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
دَائِمًا اَبَدًا

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے کریم پروردگار! درود و سلام اور برکتیں بھیج تمام ذروں اور تمام مخلوق کی تعداد کے برابر ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل و اصحاب اور تمام انبیاء و مرسلین پر ہمیشہ ہمیشہ

عاشقوں کا سلام

بحضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ و نور اللہ مرقدہٗ ایک ایسے نرالے عظیم سچے عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہ ان کا دامن عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر لبریز تھا کہ جس کی نظیر الفاظ کی متحمل نہیں ہو سکتی ہے کہ آپ کا سلام گلزار ہستی میں سدا بہار مہکتے ہوئے اور شگفتہ گلوں کی مانند عشق بوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معطر ہے کہ جس کی صداقت و شہادت اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت اُن کا اپنا کلام ہی ہے۔ چنانچہ خود ہی فرماتے ہیں:۔

جانِ عشقِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) روز افزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا، نازِ دوا اُٹھائے کیوں

آپ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسرور تھے کہ اس میں اس قدر شیرینی اور لذت محسوس کرتے تھے کہ یہ ایک ایسا مرض ہے کہ جس کی لذّت مریض کو ہر قسم کے علاج و معالجہ سے بے نیاز کر دیتی ہے کہ اس میں مبتلا رہنے میں ہی حقیقت میں اصل زندگی ہے۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سلام

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم، تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

وُہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

اُس کی باتوں کی لذّت پہ لاکھوں درود
اُس کی خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہُوئے ہنس پڑیں
اُس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جِس مسلماں نے دیکھا اُنھیں اِک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(مولانا احمد رضا خان بریلوی)

جگن ناتھ آزاد کا سلام

غیر مسلم بھی بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سلام پیش کرتے ہیں، وہ کس قدر فدائی اور مداح ہیں، اپنے جذبات وعقیدت کا والہانہ اظہار اس انداز میں بیان کرتے ہیں۔

سلام اُس ذاتِ اقدس پر سلام اُس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دُنیائے انساں پر
سلام اُس پر جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا بے کسوں کا آسرا مشفق غریبوں کا
سلام اُس پر کہ جس کے نور سے پُرنور ہے دُنیا
سلام اُس پر کہ جس کے نطق سے مسحور ہے دُنیا
سلام اُس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا
سلام آزاد کا، آزادی کی رنگین بیانی کا

حُبِّ دُنیا

اے پیارے پیارے مُسلمان بھائیوں بہنوں! حقیقت دُنیا کو دیکھیں ذرا فرمائیں کہ یہ کیا ہے؟ اس کی حیثیت کیا ہے؟ اس کی متاع کی کیا وقعت ہے؟ اس کی حقیقت دھوکہ و فریب اور اس کی ہر چیز عارضی و فانی ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (الرحمٰن) زمین کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

یہ کسی سے بھی ہمدرد نہیں ہے بلکہ اپنے شیدائیوں و پجاریوں کو خود رسوا ذلیل و خوار کرتی ہے اُن کے دامن کو اپنی لپیٹ میں لے کر دھوکہ و فریب سے آراستہ کر دیتی ہے۔ مگر یہ صرف ایک فریب کا خوشنما سایہ ہے دنیاوی زندگی چلتی ہوئی کشتی کی مانند ہے۔ جب تک اس میں اندرونی و بیرونی طور پر کوئی خرابی کی بنا پر سوراخ وغیرہ نہیں پڑ جاتا پانی میں تیرتی ہوئی اپنے مسافروں کو بحفاظت منزلِ مقصود تک پہنچاتی ہے۔ اور وہ بلاخوف و خطر آرام و سکون سے اس میں بیٹھے اپنے پہنچ جاتے ہیں۔

اس طرح جس نے اپنے دل و جان کو خواہش نفسانی سے محفوظ و پاک رکھا اور اپنے کارہائے و معاملات دین دُنیا کو اندرونی و بیرونی طور پر فرمانِ الٰہی اور اطاعت رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تابع رکھا۔ اور دُنیاوی خوف و خطر سے بالاتر ہو کر گامزن رہا۔ دُنیا کی موت کے بعد بھی زندہ رہے گا۔ اُخروی زندگی و حیات جو ہوگی وہ یہ ہے کہ اُس نے

عِلّیّن میں منزل پائی اور محبت واطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت سعادت ابدی سے سرفراز ہوگیا! مگر اس کے خواہش نفسانی کے دلدادہ کو دنیا میں تباہی ملی۔ اور آخرت بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تباہ و برباد ہو گی نہ یہ جہاں ملا جو اسکو ابدی و دائمی رکھے نہ ہی وہ جہاں ملا جس میں اسکو دائمی امن و سکون ملتا۔ گویا کہ وہ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ میں جاگرا۔ اخروی زندگی آنکھوں ہی سے اوجھل رہی اُس کیلئے کچھ کرنا گوارا نہ سمجھا اور نہ ہی کبھی غور و فکر کی بجز اپنے ہمیشہ نفس کا بندہ بنا رہا اور اسی کی غلامی و تابعداری میں شب روز بسر کئے اور اپنی خواہش نفس کو معبود بنا لیا اور اُس کی عبادت میں مصروف رہا۔

جس وقت زندگی نفس کی بندی بن جائے تو پھر نفس کی حکمرانی اور اُس کی اطاعت و محبت اُس کو حب دنیا میں محو کر دیتی ہے دل۔ غور و فکر کی بجائے دُنیا کی زیب و زینت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ نفس کی من مانی اور حق سے روگردانی اِس حقیقت کا بیّن ثبوت ہوتا ہے کہ اُس کا دل حبّ دنیا پہ دائمی فدا ہو چکا ہے۔ غور و فکر کی صلاحیت سے محروم ہو گیا ہے اور حقیقت کی آنکھ بھی بند ہو گئی ہے

چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ (پ ۲۵ الجاثیہ ۴۵ آیت ۲۳)

پس آپ نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا ہے

خدا نے اُس کو گمراہ کر دیا ہے باوجود علم کے اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی ہے اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے۔ قرآن حکیم نور اور ہدایت کا منبع ہے مسلم کو دائمی غور و فکر کی دعوت دیتا ہے

اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ کیا تم غور نہیں کرتے۔

مگر جب خوفِ الٰہی سے دل لبریز ہو۔ اُس کی یاد پر دل کانپ اُٹھتے ہوں۔ (قُلُوْبُھُمْ وَاجِلَۃٌ) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے محبت ہو تو حقیقی زندگی یہی ہے جس کا تصور قرآن حکیم نے فرمایا ہے

فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ (آل عمران آیت ۵۰)

اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

نفس جو خواہشات اور وسوسے پیدا کرتا ہے اُس کی حقیقت یوں عیاں ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِہٖ نَفْسُہٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

(حٰمٓ پ ۲۶ ق ۵۰ آیت ۱۶)

اور بلا شبہ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم خوب جانتے ہیں اس کا نفس جو وسوسے ڈالتا ہے اور ہم اس سے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں ہے۔

جو لوگ اس تصور میں زندگی بسر کر رہے ہیں کہ رب العالمین بڑا مہربان و رحم کرنے والا ہے اُس نے اپنے فضل و کرم سے اس حیات دُنیا میں ہر قسم کی عزت و مقام، جاہ و جلال اور شان و شوکت عطا فرمائی ہوئی کہ وہ آخروی حیات میں بھی بڑی شان شوکت اور عزت و احترام عطا فرمائے گا۔ اس میں کوئی شک

نہیں ہے وہ مالکِ کل۔ قادر مطلق رحیم وکریم وغفور ورحیم ہے
مگر یہ اُسی کا فرمان ہے: اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝
وُہ بُرا بُرا فیصلہ وحکم کرتے ہیں، یعنی دعوے کرتے ہیں۔
کیا اُن لوگوں نے خیال کر رکھا ہے جو برائیوں کا ارتکاب کرتے ہیں کہ ہم اُن کو اُن لوگوں کی مانند بنا دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ اُنکی زندگی اور موت یعنی دونوں کا جینا اور مرنا برابر ویکساں ہوگا۔ فانی وعارضی دُنیا کی زندگی کا سرمایہ مال و دولت ہے جب کہ آسمانی اُخروی زندگی کا سرمایہ والباقیاتُ الصالحاتُ ہیں شریعتِ محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے دین و دُنیا کی دولت کے حصُول کی حدود کو نمایاں فرما دیا ہے۔ اور مکمل ضابطہ کی حیثیت سے ہر وقت ہر موقعہ ومقام پر راہنمائی فرما رہی ہے اِس میں ہی ہدایت و دائمی بقا ہے اِس کے علاوہ پیروی گمراہی وتباہی ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے
ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پ۲۵ الجاثیہ آیت ۱۸
پھر ہم نے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دین کے کھلے راستے عطا فرما کر شریعت پر قائم کر دیا ہے پس اُسی کی پیروی فرمائیں اور نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا

جب عمر بھر کی غفلت کا انکشاف ہوگا اور ہر چیز کا عمل تصویر کی مانند سامنے نظر آتا ہوں گا تو اُس وقت نفس کی بندگی کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں مل جائے گا تو پھر ندامت اور ذلت و رسوائی کے سوا کچھ دکھائی نہ دے گا۔

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ تو اُس دن کے متعلق غفلت میں تھا۔ آج تیری آنکھوں سے ہم نے تیرا پردہ اُٹھا دیا ہے۔ پس آج تیری بینائی بڑی تیز ہے اور اُس کو کہے گا اُس کا عمر بھر کا ساتھی یہ اعمال نامہ جو میرے پاس تھا بالکل تیار ہے۔

ذرا حقیقت کی آنکھ سے دیکھیں اور دل کی گہرائیوں سے غور و فکر کریں اور حُبِّ خالقِ کائنات اور حُبِّ دُنیا و نفس کی حقیقت کا موازانہ کریں کہ کون دین و دنیا کی کامیابی کی ضمانت اور سرٹیفکیٹ فراہم کرنے کا ثبوت دے رہا ہے، کس کا دامن تھامنے سے حیاتِ جاوداں خوش آمدید کہے گی۔ دنیا کے شیدائی اور طالب دُنیا تو اِس کی ظاہری روپ پہ مر مٹ رہے ہے۔ اُسکی حقیقت اُن سے پوشیدہ ہے۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ پ ۲۱ رُوم آیت ۷

ترجمہ: وہ اِس دُنیا کے ظاہری پہلو صرف جانتے ہیں اور آخرت سے مکمل طور پہ غافل ہیں۔

اپنی تخلیق کو مت بھولیں! مقصدِ حیات کو دیکھیں! ان چند لمحوں کی قدر کو پہچانیں، جواب نظروں سے اوجھل ہیں۔ دُنیا کا سونا چاندی بھی ہیچ ہے۔ اپنی حقیقت کو جانیں! یہ گوشت پوست کا جسم جس کی خاطر شب و روز آج ہم سرگرداں و کوشاں ہیں۔ ہڈیوں کا یہ ڈھانچہ اک روز خاک کی مانند ہو جائے گا۔ جس روز خالقِ ارض و سما اسی خاک کو دوبارہ حیاتِ انسانی عطا فرمائیں گے۔ اُس وقت دنیاوی زندگی اور اُخروی زندگی کی حقیقت عیاں ہو جائے گی۔ تو پھر اِسی جسم کے اعضائے خود اُن اُن افعال کی گواہی و نشان دہی کریں گے، جو دُنیا میں ہم سے سرزد سرانجام دیئے گئے ہیں۔ جھوٹ کا تصوّر بھی باقی نہ رہے گا۔ جب اپنا ہی یہ ہاتھ، پاؤں، آنکھیں، کان حتیٰ کہ جلد تک ہر ہر فعل کی گواہی ربِّ ذوالجلال کی عدالتِ عالیہ میں عرض کریں گے اور ہر عضو بنفسِ نفیس بول کر حقیقتِ حال کو اس طرح واضح کرے گا جس طرح آج زبان بولتی ہے اور تمام جسم کی ترجمانی کرتی ہے۔ آج موقعہ اور وقت ہے کل یہ نہ ہوگا۔

آج ہم سنبھل لیں، ورنہ کل یہی اعضاء مخالف گواہانِ عدالت ہوں گے۔ قرآن حکیم اس حقیقتِ حال کی آج دُنیا میں ہی عکاسی فرما رہا ہے اور کل کی حقیقت کو بھی عیاں کر رہا ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ (پ۲۳ سورہ یٰسین ۶۵)

Marfat.com

ترجمہ: آج ہم اُن کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے، اُن کے ہاتھ ہم سے بیان کریں گے اور ان کے ہاتھ پاؤں اس کی گواہی دیں گے۔

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ سورہ النور ۲۴ آیت ۲۴

(یعنی قیامت کے روز) جس دن اُن کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں سب اُن کے کاموں کی گواہی دیں گے۔

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ (پ۱۵ بنی اسرائیل ع۴)

کہ کان و آنکھ اور دل ان سب سے (جوارح) ضرور بازپرس ہوگی۔

حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۲۰ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝۲۱

سورہ النور ۲۴ آیت ۲۴ (پ۲۴) حٰم السجدہ ۲۱

یہاں تک کہ جب جاویں گے اُس کے پاس گواہی دینے کے اُوپر اُن کے کان اُن کے ہاتھ اور آنکھیں اور اُن کے چمڑے اُن کے ساتھ جو کرتے تھے اور کہیں گے واسطے چمڑوں اپنے کے کیوں گواہی دی تم نے اُوپر ہمارے کہیں گے وہ کہ بُلایا ہم کو اللہ نے جس نے بُلایا ہر چیز کو اور اُس نے پیدا کیا تم کو پہلی بار اور پھر اُسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

Marfat.com

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ پ۱۵ بنی اسرائیل آیت ۳۶

بے شک کان اور آنکھ اور دل ہر ایک (ان سب کے بارے میں) میں باز پرس ہو گی۔

یہی حقیقت سورہ زلزال میں فرمائی گئی ہے۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا۔

زمین وہ سارے بوجھ نکال پھینکے گی جو اُس کے اندر بھرے پڑے ہیں اور انسان کہے گا یہ اُسے کیا ہو گیا ہے اُس روز زمین اپنی ساری سرگذشت سُنا دے گی۔ یعنی جو کچھ انسان نے اس کی پیٹھ پر کیا ہے اس کی ساری داستان بیان کر دے گی، کیونکہ تیرا رب اُسے بیان کرنے کا حکم دے چکا ہو گا۔

نگارِ من کہ بمکتب نہ رفت و خط نہ نوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صدر مدرس شد

میرا محبوب جو کبھی مکتب نہ گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا۔

نبی اُمّی صلّی اللہ علیہ وسلم کے ہم نشینوں (اصحابِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلم) کی حیاتِ مقدسہ پر غور و فکر کریں کہ وہ کس یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے کہ دُنیا کا تاج و تخت ہوتے ہوئے بھی نفس نے کہیں بے قابو نہ کیا۔ زندگی کا ایک ایک قدم اور ایک ایک سانس

اطاعت و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔ زندگی اُن پر رشک کرتی تھی۔ وہ دنیا میں عشق و محبت کے بے ساحل سمندر تھے کائنات کا گوشہ گوشہ اُن ہستیوں کے جسدِ خاکی کو ترستا تھا، وہ گلشن دہر میں بے مثل پھول ہیں اُن کی رنگ و بو ہر سُو قیامت تک پھیلی ہوئی ہے فلک کے ستاروں، شبنم کے موتیوں کی طرح اُن کی چمک ارض و سما کو روشن کر رہی ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں باکمال اور لازوال حیثیت کے مالک رہے، حکمرانی میں بھی بے مثال اور اعلیٰ بصیرت کے مالک رہے، تاریخ آج بھی شہادت دیتی ہے کہ قیصر و کسریٰ کو بھی اپنے پاؤں کی خاک بنا دیا، مگر سیم و زر کی طرف نگاہ بھی نہ کی۔

الغرض کہ وہ ایسی یونیورسٹی کے طالب علم کہ وہ دنیا میں عجیب اور نرالی یونیورسٹی تھی کہ جہاں کتاب و قلم بھی عام میسر نہ تھا کہ وہ السابقون الاوّلون اور عشرہ مبشرہ طالب علم (اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) جو رہتی دنیا تک کے لئے ہدایت کا سرچشمہ اور روشنی کا مینار ہیں

تیری فیاضی نے ذرّوں کو بنایا آفتاب
بن گئے اونٹوں کے چرواہے زمانے کے امام

سبحان اللہ! کیسی زندہ مثالیں آج بھی موجود ہیں۔ تاریخ شہادت دے رہی ہے اور قیامت تک کے لئے شہادتیں محفوظ ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت ہی کامل مسلمانی اور رضائے الٰہی کا منبع ہے

لکھیں تیرے شیدائیوں نے لہو سے
ایماں میں محبت کی رنگیں حکایت

گذشتہ پر افسوس! آج کو غنیمت سمجھیں! کل کو کون جانتا ہے
کس نے کل دیکھا ہے۔ کل کی اُمید شاید ساتھ نہ دے اور کل کی گھڑی
دھوکہ کا باعث بن جائے پھر وقت گذشتہ ہاتھ نہ آئے، دوبارہ
کی خواہش پوری نہ ہوسکے اور زندگی کا معاملہ دائمی طور پر ختم ہوجائے۔
اے مسلمان بھائیو! دُنیا سے ایک دن کُوچ کرنا ہے پتہ
نہیں کب اور کس وقت اور کس حال میں کُوچ ہوجائے اور سفر آخرت
شروع ہوجائے۔ سفر آخرت کی پہلی منزل قبر میں جانا ہے، کون اندھیری
اندھیری کوٹھڑی میں غمگسار ہوگا۔ قبر میں کس کی محبت کام آئے گی۔

قدر نبی معلم ہوسی
قبراں وچ پیاں نوں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے حقیقی الفت و محبّت و اطاعت
حقیقت میں زندگی اور بندگی ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی جہنّم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اور غلامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر روزِ محشر کو شرمندگی نہ اٹھانی
پڑے گی۔
جب قبر میں تین لازمی سوال من ربّک، من دینک، من نبیک

ہوں گے تو کیا سماں ہوگا۔ کیسی صورتِ حال سامنے پیش آئے گی جب کہ کوئی پاس نہ ہوگا صرف تنہائی ہوگی،

اس عارضی اور فانی دُنیا کی حقیقت ہر ایک کے سامنے عیاں ہے، کوئی غفلت کا پردہ آنکھوں پر نہ ہے کیونکہ ہر روز اس فانی دُنیا سے اُٹھتے ہوئے جنازے دیکھتے ہیں اور چند گھنٹوں میں قبرستان میں منوں مٹی میں سپردِ خدا کر کے چھوڑ آتے ہیں' غرض کہ ہر انسان کا واسطہ ایک دن اس دُنیا سے منقطع ہو جاتا ہے اور واپسی کا تصور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بالکل ختم ہو جاتا ہے

اور منکر نکیر قبر میں سوال و جواب کا سلسلہ شروع فرمائیں گے، ہر لازمی سوال کا جواب دینا ہوگا۔ کوئی رعایت نہ ہوگی اور نہ ہی کوئی سہارا ہوگا۔ جب منکر نکیر قبر میں تیسرا لازمی سوال آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق فرما دیں گے تو پھر کیا کریں گے ؟ کیا جواب دیں گے؟ کون اُس وقت ہمدرد ہوگا، تو پھر اس وقت اس دُنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہوئی اُلفت و محبت کام آئے گی اور اس طرح اللہ سے کی ہوئی محبت اپنا رنگ لائے گی اور دُنیا میں اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول پر بسر کی ہوئی حیات کام آئے گی اور اُس کے دامن کو خوشیوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھر دے گی اور سدا سلامتی خوش آمدید کہے گی' الغرض شیدائیوں اور فدائیوں کی حقیقت محبت کو ضبطِ تحریر میں لانا کسی انسان کے بس کا روگ نہیں کیونکہ اس کی وسعت وہاں تک نہیں، اور حقیقت سے آگاہ نہیں۔

Marfat.com

جیہڑے وی آقا دے ہون فدائی
شان اونہاں دی ویکھے خدائی

سوال ہوتے ہی اور چہرہ انور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھتے ہی زبانِ مومن پکار اُٹھے گی کہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ ہیں اور میرے محبوب نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ منکر نکیر کامیابی پر مبارکباد پیش کریں گے اور امن وسلامتی کا پیغام دیں گے۔

آئیے آج اس زندگی کے لمحات کی قدر کریں اور اپنے دامن کو اطاعت و اُلفت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز کریں جو کل کام آئیں گے، اور خوش بختی کا سامان قبر میں پیدا کریں گے قبر کو غنچہ بنائیں گے سوال وجواب کی منزل آسان ہوگی، رضائے الٰہی نصیب ہوگی، آخرت سدا سکون میں رہے گی۔

نمازِ تہجّد

اور وظیفہ عاشقاں (یعنی درُود وسلام)

سحرخیزی قتلِ نفس ہے اے مومن
مگر اس بِن کوئی بنتا نہیں گوہر یکتا

اللہ جل شانہ، نے سورۃ المزمل میں نماز تہجد کے وقت اور اُس کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔ کتاب مبین اس حقیقت کی عکاسی

یوں بیان فرما رہی ہے :

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا ؕ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ؕ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ؕ (سورہ المزمل آیت ۸-۱)

"اے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو کپڑے اوڑھنے والے ہو، رات کو قیام فرمایا کریں، مگر قلیل رات یعنی نصف رات یا اس سے کم یا کچھ زیادہ اور قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل فرمائیں گے (کریں گے) کچھ شک نہیں کہ رات کا اُٹھنا نفس کو سخت پامال کرتا ہے۔ (یعنی نفس کچلنا) اور اس وقت ذکر بھی خُوب درست ہوتا ہے دن کے وقت تو تمہیں اور بہت سے شغل ہوتے ہیں اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کریں اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اُسی کی طرف متوجہ ہو جائیں"۔ نصف شب کو نماز تہجد کے لیے ایک معیار تصور کیا جا سکتا ہے نصف الیل کو قیام کرنا انسان کے لیے انتہائی مشکل اور تکلیف دہ ہوتا ہے اس لیے کہ نفس حائل ہوتا ہے، مگر سحر کے وقت عبادتِ الٰہی ذکرِ الٰہی اور درود و سلام تلاوت قرآن بڑی دل جمعی اور سکون سے ہوتی ہے اس وقت کا لطف ہی کچھ نرالا ہوتا ہے۔ افراتفری کا کوئی سماں نہیں ہوتا اور نہ ہی دن کی مانند شور شرابہ ہوتا ہے۔ رات کی خاموشی اور تنہائی میں خضوع و خشوع سے سکون قلب حاصل ہوتا ہے۔ دربارِ الٰہی

سے استفادہ حاصل کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے اور درود و سلام مؤثر ترین وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ خیر و برکت میسر ہوتی ہے۔ نورِ ایمان میں پختگی پیدا ہوتی اور رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

اس وقت کی اہمیت حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عیاں ہے

ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخرۃ یقول من یدعونی فاستجیب من سالنی فاعطیہ و من یستغفرلی فاغفرلہ (متفق علیہ ضیاء القرآن جلد ۵ ص۴۰۷)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب رات کا تیسرا حصہ رہ جاتا ہے تو ہمارا پروردگار پہلے آسمان پر (اپنی شان کے شایان) نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا مانگ رہا ہے تا کہ میں اس کی دعائیں قبول کروں کون ہے جو مجھ سے سوال کر رہا ہے تا کہ میں اس کو دوں، کون ہے جو گناہوں کی بخشش چاہتا ہے تا کہ میں اس کو بخش دوں

ہر سحر سدا یہ صدا آتی ہے کوئی ہے جو رحمت سے دامن بھر لے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ذوق شوق سے ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں بسر فرماتے، جس کی تصدیق قرآن حکیم سے ہو رہی ہے

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ الدھر آیت ۲۶

رات کو اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ ریز ہوں اور رات کا طویل حصہ اس کی تسبیح کرتے ہوئے گزاریں۔

اور یہی دستور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کا تھا اُن کے اس عمل کو قرآن حکیم اظہر عیاں فرما رہا ہے وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ (اور ایک گروہ اُن سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ ہیں وہ بھی یونہی قیام کرتے ہیں۔)

اور یہی سلسلہ بزرگانِ دین اور اولیا کرام تک جاری و ساری چلا آرہا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۹)

اور رات کے بعض حصہ میں اٹھو اور نمازِ تہجد ادا کرو (تلاوت قرآن پاک کے ساتھ) یہ (نماز) زائد آپ کے لئے یقیناً آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

نقشہ دائمی اوقاتِ تہجد

تاریخ	بحساب جنوری: تہجد افضل وقت (منٹ گھنٹے)	بحساب جنوری: صبح صادق انتہائے سحری (منٹ گھنٹے)	بحساب فروری: تہجد افضل وقت (منٹ گھنٹے)	بحساب فروری: صبح صادق انتہائے سحری (منٹ گھنٹے)	بحساب مارچ: تہجد افضل وقت (منٹ گھنٹے)	بحساب مارچ: صبح صادق انتہائے سحری (منٹ گھنٹے)	بحساب اپریل: تہجد افضل وقت (منٹ گھنٹے)	بحساب اپریل: صبح صادق انتہائے سحری (منٹ گھنٹے)	بحساب مئی: تہجد افضل وقت (منٹ گھنٹے)	بحساب مئی: صبح صادق انتہائے سحری (منٹ گھنٹے)	بحساب جون: تہجد افضل وقت (منٹ گھنٹے)	بحساب جون: صبح صادق انتہائے سحری (منٹ گھنٹے)
1	3-32	5-36	3-33	5-32	3-17	5-10	2-51	4-32	2-19	3-50	1-58	3-21
2	3-32	5-36	3-33	5-31	3-17	5-9	2-51	4-30	2-19	3-49	1-58	3-21
3	3-32	5-36	3-33	5-31	3-17	5-8	2-51	4-29	2-19	3-48	1-58	3-20
4	3-32	5-36	3-33	5-30	3-17	5-7	2-51	4-27	2-19	3-47	1-58	3-20
5	3-32	5-36	3-31	5-30	3-17	5-6	2-51	4-26	2-19	3-46	1-58	3-20
6	3-33	5-37	3-31	5-29	3-15	5-5	2-45	4-24	2-15	3-45	1-58	3-30
7	3-33	5-37	3-31	5-29	3-15	5-4	2-45	4-23	2-15	3-43	1-58	3-20
8	3-33	5-37	3-31	5-28	3-15	5-3	2-45	4-21	2-15	3-42	1-58	3-20
9	3-33	5-37	3-31	5-28	3-15	5-2	2-45	4-19	2-15	3-41	1-58	3-20
10	3-33	5-37	3-30	5-27	3-15	5-00	2-45	4-18	2-15	3-40	1-57	3-19
11	3-34	5-37	3-30	5-27	3-9	4-59	2-38	4-16	2-10	3-38	1-57	3-19
12	3-34	5-37	3-30	5-26	3-9	4-58	2-38	4-15	2-10	3-37	1-57	3-19
13	3-34	5-37	3-30	5-26	3-9	4-57	2-38	4-13	2-10	3-36	1-57	3-19
14	3-34	5-37	3-30	5-25	3-9	4-56	2-38	4-21	2-10	3-35	1-57	3-19
15	3-34	5-37	3-28	5-24	3-9	4-54	2-38	4-9	2-10	3-34	1-57	3-19
16	3-35	5-37	3-28	5-23	3-6	4-53	2-32	4-8	2-7	3-33	1-58	3-19
17	3-35	5-36	3-28	5-22	3-6	4-52	2-32	4-6	2-7	3-33	1-58	3-19
18	3-35	5-36	3-28	5-21	3-6	4-51	2-32	4-5	2-7	3-32	1-58	3-19
19	3-35	5-36	3-28	5-21	3-6	4-50	2-32	4-4	2-7	3-31	1-58	3-19
20	3-35	5-36	3-25	5-20	3-6	4-48	2-32	4-3	2-7	3-30	1-58	3-19
21	3-35	5-36	3-25	5-19	3-2	4-47	2-28	4-2	2-4	3-29	1-58	3-19
22	3-35	5-36	3-25	5-18	3-2	4-46	2-28	4-1	2-4	3-28	1-58	3-19
23	3-35	5-36	3-25	5-17	3-2	4-44	2-28	3-59	2-4	3-27	1-58	3-19
24	3-35	5-35	3-25	5-16	3-2	4-43	2-28	3-58	2-4	3-27	1-58	3-19
25	3-35	5-35	3-25	5-15	3-2	4-41	2-28	3-57	2-4	3-26	1-58	3-20
26	3-35	5-35	3-25	5-14	2-57	4-40	2-23	3-55	2-1	3-25	1-59	3-20
27	3-35	5-34	3-25	5-12	2-57	4-39	2-23	3-54	2-1	3-25	1-59	3-20
28	3-35	5-34	3-25	5-11	2-57	4-38	2-23	3-53	2-1	3-24	1-59	3-20
29	3-35	5-33	انتہا	انتہا	2-57	4-36	2-23	3-52	2-1	3-23	1-59	3-21
30	3-35	5-33			2-57	4-35	2-23	3-51	2-1	3-22	1-59	3-21
31	3-35	5-32			2-57	4-33			2-1	3-22		

جولائی تاریخ	جولائی: شب کا چھٹا حصہ تہجد کا افضل وقت (منٹ گھنٹے)	جولائی: صبح صادق انتہائے تہجد (منٹ گھنٹے)	اگست: شب کا چھٹا حصہ تہجد کا افضل وقت (منٹ گھنٹے)	اگست: صبح صادق انتہائے تہجد (منٹ گھنٹے)	ستمبر: شب کا چھٹا حصہ تہجد کا افضل وقت (منٹ گھنٹے)	ستمبر: صبح صادق انتہائے تہجد (منٹ گھنٹے)	اکتوبر: شب کا چھٹا حصہ تہجد کا افضل وقت (منٹ گھنٹے)	اکتوبر: صبح صادق انتہائے تہجد (منٹ گھنٹے)	نومبر: شب کا چھٹا حصہ تہجد کا افضل وقت (منٹ گھنٹے)	نومبر: صبح صادق انتہائے تہجد (منٹ گھنٹے)	دسمبر: شب کا چھٹا حصہ تہجد کا افضل وقت (منٹ گھنٹے)	دسمبر: صبح صادق انتہائے تہجد (منٹ گھنٹے)
1	2-1	3-20	2-19	3-48	2-37	4-14	2-48	4-35	2-59	4-56	3-15	5-18
2	2-1	3-23	2-19	3-47	2-37	4-15	2-48	4-36	2-59	4-57	3-15	5-19
3	2-1	3-23	2-19	3-47	2-37	4-15	2-48	4-36	2-59	4-57	3-15	5-20
4	2-1	3-24	2-19	3-48	2-37	4-16	2-48	4-37	2-59	4-58	3-15	5-20
5	2-3	3-24	2-21	3-49	2-37	4-17	2-48	4-38	2-59	4-59	3-15	5-81
6	2-3	3-25	2-21	3-50	2-39	4-18	2-49	4-38	3-1	4-59	3-19	5-22
7	2-3	3-26	2-21	3-51	2-39	4-18	2-49	4-39	3-1	5-00	3-19	5-22
8	2-3	3-27	2-21	3-52	2-39	4-19	2-49	4-40	3-1	5-1	3-19	5-23
9	2-3	3-27	2-21	3-53	2-39	4-20	2-49	4-40	3-1	5-1	3-19	5-24
10	2-3	3-28	2-21	3-54	2-39	4-21	2-49	4-41	3-1	5-1	3-19	5-24
11	2-0	3-28	2-25	3-55	2-41	4-22	2-51	4-42	3-4	5-3	3-21	5-25
12	2-5	3-29	2-25	3-56	2-41	4-23	2-51	4-42	3-4	5-3	3-21	5-26
13	2-5	3-20	2-25	3-57	2-41	4-23	2-51	4-43	3-4	5-4	3-21	5-26
14	2-5	3-31	2-25	3-58	2-41	4-24	2-51	4-44	3-4	5-5	3-21	5-27
15	2-5	3-32	2-25	3-58	2-41	4-24	2-51	4-45	3-4	5-5	3-21	5-27
16	2-5	3-32	2-27	3-59	2-43	4-25	2-53	4-45	3-6	5-6	3-24	5-28
17	2-5	3-33	2-27	4-00	2-43	4-26	2-53	4-45	3-6	5-7	3-24	5-29
18	2-5	3-34	2-27	4-1	2-43	4-26	2-53	4-46	3-6	5-8	3-24	5-30
19	2-5	3-35	2-27	4-2	2-43	4-27	2-53	4-46	3-6	5-9	3-24	5-30
20	2-5	3-35	2-27	4-3	2-43	4-28	2-53	4-47	3-6	5-10	3-24	5-31
21	2-12	3-36	2-30	4-4	2-45	4-29	2-55	4-48	3-9	5-10	3-27	5-31
22	2-12	3-37	2-30	4-5	2-45	4-30	2-55	4-40	3-9	5-11	3-27	5-32
23	2-12	3-37	2-30	4-6	2-45	4-30	2-55	4-49	3-9	5-12	3-27	5-33
24	2-12	3-38	2-30	4-7	2-45	4-31	2-55	4-50	3-9	5-13	3-27	5-33
25	2-12	3-39	2-29	4-8	2-45	4-32	2-55	4-50	3-9	5-13	3-27	5-34
26	2-14	3-40	2-34	4-9	2-46	4-32	2-56	4-51	3-12	5-14	3-30	5-34
27	2-41	3-41	2-34	4-10	2-46	4-33	2-56	4-52	3-12	5-15	3-30	5-34
28	2-14	3-42	2-34	4-10	2-46	4-33	2-56	4-52	3-12	5-15	3-30	5-35
29	2-14	3-43	2-34	4-11	2-46	4-34	2-56	4-53	3-12	5-16	3-30	5-35
30	2-14	3-44	2-34	4-12	2-48	4-34	2-56	4-54	3-12	5-17	3-30	5-35
31	2-14	3-45	2-34	4-13			2-56	4-55			3-30	5-36

نوٹ: درود و سلام کا ہمہ وقت پڑھنا بہترین عبادت اور وسیلۂ نجات ہے
شب خیزی ذریعہ قربِ الٰہی ہے۔ دائمی نقشہ اوقات افضل وقت کی ابتدا و انتہا کی
راہنمائی ظاہر کرتا ہے۔

ہیں اُس کے ثنا خواں ارض و سما سُبحان اللہ سُبحان اللہ
پڑھتا ہے خُدا صلِ علیٰ سُبحان اللہ سُبحان اللہ

Marfat.com
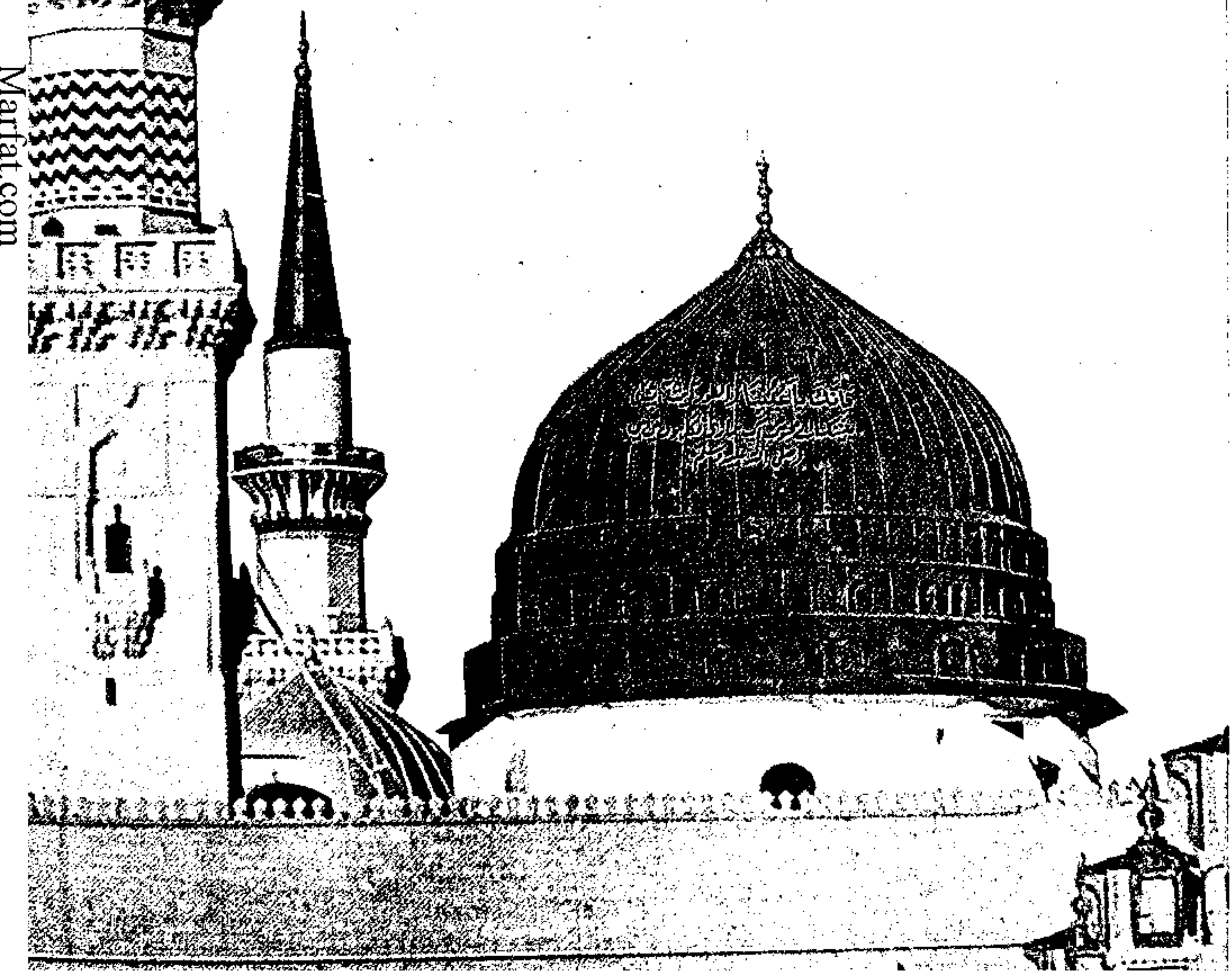
بسم اللہ الرحمن الرحیم
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا
اے نبی ہم نے تم کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن بنا کر بھیجا ہے اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہے
سورۃ الاحزاب:
آیت: ۴۵-۴۶-۴۷
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجالا کر دے